حصہ سویم

تاریخ جامع
۱۳۲۵ھ

حیات لودی

معروف بہ

شوکت افغانی

محتوی سلسلہ انساب و حالات برادران

عینی و علاتی لودی و اولاد

لودی

فہرست مضامین حصہ سوئم حیات لودی معروف بہ شوکت افغانی

صحت نامہ حصہ دوئم حیات لودی معروف بہ شوکت افغانی

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۱	۳	اجداد مادری لودی	اجداد مادری اُم لودی	۵۶	۱۳ حاشیہ	مدارسس	مدراسس
۳	۱۴	بسط	بسیط	۷۱	۸	سرجان ملکیم	سرجان میلکم
۱۰	۸	اوروہ بہی	اور وہ بہی	۷۵	۲	فتح علیخان قاچار	فتح علیخان قاچار شاہ ایران
۱۱	۳	امن کی تلاشش	امن کی تلاشش	۷۷	۷	کہ جس نے	کہ جس سے
″	۸	روح نبوت	اوج نبوت	″	۱۵	آنربل موسٹ الفنسٹن	آنربل مونٹ الفنسٹن
۲۳	۳	شاہو کو	شاملو کو	۷۸	۴	غرض اسی	غرض اس
″	۲	شاہو کو	شاملو کو	″	۷	موسٹ	مونٹ
″	۱۳	غوربال	غوریان	۸۲	۴	جہجر	چہچہ
″	″	عیفس	بادغیس	″	۹	سینگرہ	سنگیرہ
۲۴	۹	تزک	ترک	۸۴	۱۴	کام کے حوالے	کام کے جاے
۲۵	۱	پوشیدہ کرایا	پوشیدہ کرادیا	۸۹	۳	اوسی نے	اوس نے
″	۲	جان محمد خان	خان محمد خان	۹۲	۱۶ حاشیہ	سنہ ۱۲۳۰ھ سے لغایت سنہ ۱۲۶۱ھ ۱۸۱۵ء ۱۲۵۸ء	سنہ ۱۲۳۳ھ لغایت سنہ ۱۲۶۵ھ ۱۸۵۰ء ۱۲۵۸ء
″	۱۳	۱۱۴۲ھ	۱۱۴۲ھ	۱۰۷	۹	جہجر	چہچہ
۲۷	۹	اوڑاکر	اڈڑکر	۱۱۷	۵	شاہ کو سلام مسنون ادا کیا اور	سلام مسنون کے ابتہاج کی
″	۱۲	نور محمد خان غلزئی	نور محمد خان علیزئی	۱۱۹	۱۵	جنگ بہیجدون	جنگ بہیجے
″	″	والوزئی	والو نورزئی	۱۲۴	۱۳	گہوڑون کے	گہوڑون کو
۲۸	″	سپہلار بناکو	سپہسالار بناکر	۱۲۵	۴	مسٹر کر فیرزیر	مسٹر فریزر
۲۹	۱۰	از نظر انداخت	از نظر انداختہ	۱۲۸	۸	یہان اور آکر	یہان آکر
۳۲	۵	احمد خان	احمد شاہ	۱۲۹	۱۲	ملاقات سلیئے	ملاقات کے لیے
″	۷ حاشیہ	سربہند	سرہند	۱۳۰	۸	ملکون کی تباہی ہوئین	ملکون کی بنی ہوئین
۳۳	۴	شاہ دررانی	شاہ دُرانی	۱۳۱	۶	گورنر جنرل کو ادل	گورنر جنرل کو اول
۳۴	۱۱ حاشیہ	مرتضوی نیشاپوری سے	موسوی نیشاپور سے	″	″	کمانڈر انچیف کو سیرل کا	کمانڈر انچیف کو سیرن کا
۳۵	۱۲ حاشیہ	ہنگش	بنگش	″	۱۲	مثلاً افغانی	مثلاً شجاع الملک کا افغانی
۴۲	۴	ادینہ بیگ	آدینہ بیگ	۱۳۵	۴	گنہاریک	گندہ مک
۴۳	۸	سلہ	غلط ہے	″	۵	برف بازی	برف باری
″	۱۸ حاشیہ	شاید کہ سپیر	شاید کہ سپہر	۱۳۷	۷	ہندوستان	زائد ہے
۴۴	۱۰ حاشیہ	دکہن کے عازم ہوکر	عازم دکہن ہوئے	۱۴۲	۲	دولاکہہ روپیہ	ایک لاکہہ روپیہ
۴۵	۶ حاشیہ	حیدرہ آباد کو چہوڑکر	حیدر آباد چہوڑکر	۱۴۴	۴	ایسٹ انڈیا کی طرف سے	ایسٹ انڈیا کمپنی کیطرف سے
۵۳	۱۱ حاشیہ	اور بیلا	اور بیدر	″	۹	اور دشمن یا دشمنان	دشمن دشمنان
۵۵	۴ حاشیہ	۱۱۶۳ھ	۱۱۷۳ھ	۱۵۱	۱۴	ملاقات تاشقرخان	ملاقات کو تاشقرخان
″	۱۳ حاشیہ	اور شہر کے	شہر کے	۱۵۲	۳	قیدکرے	قید کرکے
۵۶	۱۱ حاشیہ	نقد ـــ کی	نقد روپئے کی	۱۵۳	۳	اوسس کی	روس کی

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۱۵۹	۶	بہاگ گئے	بہاگے
۱۶۰	۳	تاشقند مین بلایا	تاشقند مین بلاکر
”	۵	لبطن سے ۱۸۷۶ع	لبطن سے ۱۸۷۲ع
۱۶۳	۴	باعث بنا	باعث تہا ۔
”	۱۱	سرلا بیہ کے	سرلا بیہ
۱۶۸	۹	حالات برٹش	حالات کا برٹش
۱۷۰	۷	لیبریل	لیبرل
۱۷۱	۸	زینت افزا ہوئے	زینت دینگے
۱۷۳	۱۰	راستہ پر منزل مین	راستے مین منزل ہین
”	۱۱	محفوظ رہکر	محفوظ رہتے
”	۱۴	سردار خان	سرور خان
۱۷۴	۹	مشورہ لکھنے مین	مسودہ لکھنے مین
۱۷۸	۱۲	اوسی طرح کی کال	اوسی طرح کی کامل
۱۹۰	۶	انہون تصنیفہ	انہون نے تصنیفہ
۱۹۴	۳	جوالی سرحد کا	جوالی سرحد کا
۱۹۶	۴	لبغرض ملازمت	لبغرض ملاقات
۱۹۸	۲	اغراض شاہی	اعزاز بہی خطاب
۲۰۰	۱۱	اوس وعدہ	اوس عہدہ
۲۰۱	۴ حاشیہ	بگڑو الیسرائے	نگرو الیسرائے
۲۰۲	۶	مین بہی	مین نہی
۲۵۳	۷	ہنگ و تاز	تگ و تاز
۲۵۵	۱۱	دکہایا جایا	دیکہا یا جائے
۲۵۶	۵	نہین رکہا	نہین لکہا
”	”	بالکولی	باکولی
۲۵۹	۱،۲	حال افسردن	حال بے افسردن
۲۶۴	۱۰	المونڑہ کو	المونڑہ کا
۲۶۵	۱۴	بنگڈہ	نیگڈہ
۲۷۰	۴	عرض کیا اور	عرض کیا
۲۷۵	۱۳	فوج آباد	فرخ آباد
۲۷۷	۶	لکہا	بُلایا
”	۱۰	سپہ سالار	سپہ سالار
۲۷۸	۴	نواب عماد الملک	نواب علاد الملک
”	۱۱	شہزادون کے	شہزادون کو
۲۷۹	۶	اودرہ ہوکر	آوارہ ہوکر
۲۸۰	۹	متفقہ	متفقہ
”	۱۲	امدادی	امداد دی ۔
۲۸۲	۶	نواب فیض اللہ	نواب فیض اللہ خان
۲۹۲	۱	معاف کرین گے	معاف نکرین گے
”	۱۱	نواب احمد علیخان نے	نواب محمد علیخان نے
۲۹۷	۱۰	آنکہون مین سے خون	آنکہون مین خون
۳۰۱	۱	اوس نے خفا مضمون	اوس نے خفا کے مضمون
۳۰۲	۱۰	افاغنہ سے	افاغنہ نے
”	۱۲	مگر ہو ہون	مگر تو ہون
۳۰۳	۴	غلام محمد علیخان	غلام محمد خان
”	۱۲	غلام دہ خان	غلام محمد خان
۳۰۵	۱۱	بشنا لیشن	بسالیشن
۳۰۶	۹	ارغوانی کا دارتہا	ارغوانی کا دور تہا
۳۰۷	۱۳	۱۲۵۶ھ سند	۱۲۵۶ھ کو سند
۳۱۲	۹	گورنمنٹ نے	گورنمنٹ نے بموجب [illegible]
”	۱۰	سلامی ایزاد	سلامی ۱۳ سے ۱۵ ۔ ایزاد
۳۱۶	۷	دوبارا علان	دربار اعلان
۳۲۵	۷	کہکر اور	کہکر
”	۹	پچپن ہزار اور	پینسٹہ ہزار روپیہ
”	۱۱	فرزند دو خان	فرزندان دو خان
۳۳۴	۸	اونٹ ۔ کٹہر	اونٹ کہڑا
۳۵۵	۸	نشا و نند	نشا و نند
۳۵۸	۴	ریاست بہوپال سے جو مستوجب ہوئے	انتظام ملکی ریاست بہوپال سے علیحدہ ہوئے خطاب و اعزاز ذاتی موقوف ہوا ۔

حاشیہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

تیسرا حصہ

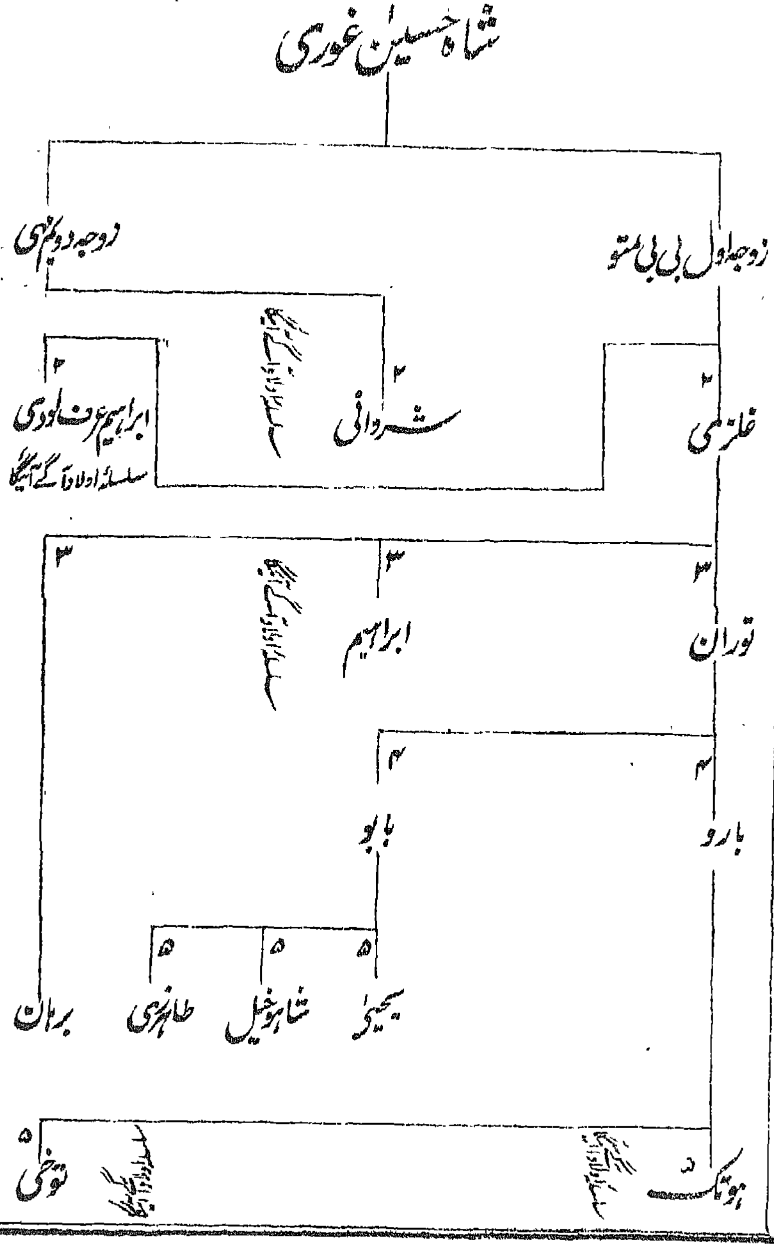
باب اول مشتمل حالات برادران عیسیٰ و علائی لودی

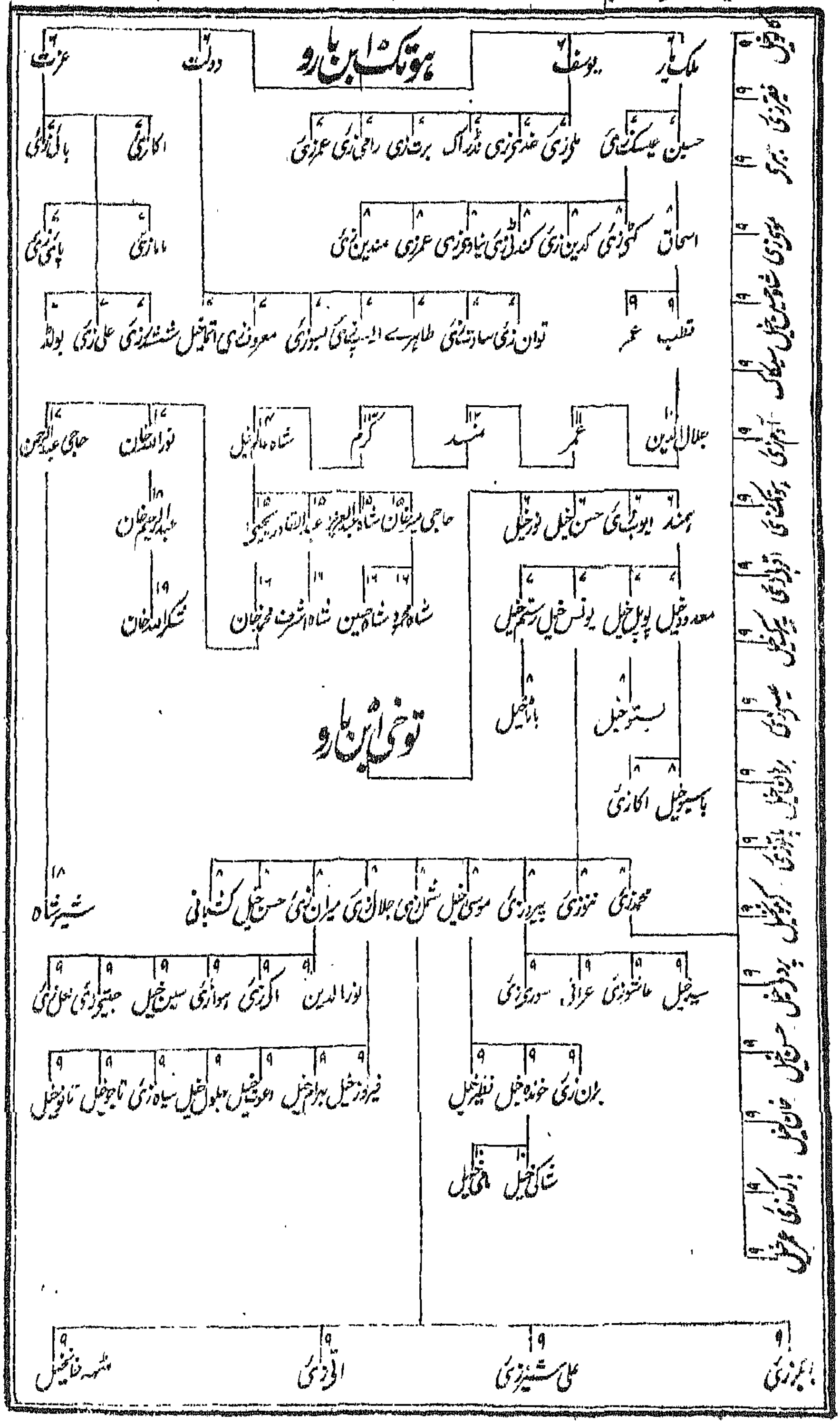
پہلے حصے مین جو حالات اجداد پدری و جدی پدری لودی پر مشتمل ہے لکھ آیا ہون کہ شاہ حسین جس کا سلسلہ نسب اوسی حصے مین درج ہے، حوادث روزگار و رنجش اقارب سے اپنے وطن غور سے آوارہ ہوکر شیخ بیٹن - ابن قیس عبد الرشید کے گھر آگیا شیخ بیٹن نے مثل فرزندون کے پالا - جب بڑا ہوا تو تمام کاربار خانگی پر حاوی ہوگیا - بی بی متو دختر شیخ بیٹن کا میلان خاطر شاہ حسین سے ہوگیا جس کا نتیجہ استقرار حمل ہوا - جب اس امر کی اطلاع والدہ بی بی متو کو ہوئی تو اوس نے یہ حال شیخ بیٹن کے پاس ظاہر کرکے - بی بی متو کا نکاح شاہ حسین سے کر دینا مناسب بیان کیا - شیخ بیٹن کو بوجہ لاعلمی حسب و نسب شاہ حسین نکاح مین تامل تھا ایکروز شیخ بیٹن نے باتون باتون مین شاہ حسین سے اوسکا حسب و نسب دریافت کیا -

جس کے جواب میں شاہ حسین نے اپنے آپ کو شرفائے غور سے ظاہر کر کے
کہا کہ اگر یقین نہو تو کسی کو غور میں بھیجکر دریافت کر لو۔ شیخ بیٹن نے اس کام کیلئے
ایک افغان کاغ ڈور کو تجویز کیا۔ شاہ حسین نے ایک خط اسمی شرفائے غورا ور
ایک انگشتری بطور نشانی کے دیکر کاغ ڈور کو غور میں بھیجدیا۔ کاغ ڈور نے غور
میں جاکر حسب نشاندہی شاہ حسین خط دیا اور انگشتری دکھاکر حال دریافت کیا۔
مکتوب الیہ اور اور مردمان نے شرافت اور نجابت شاہ حسین کا اعتراف کیا ۔
کاغ ڈور غور سے سیدھا شاہ حسین کے پاس آیا اور کہا کہ میں تمہارا حسب ونسب
دریافت کر آیا ہوں۔ مگر جب تک تم میری درخواست منظور نکروگے تمہارا اصلی
حال کسی پر ظاہر نکرونگا۔ شاہ حسین نے جب پختہ وعدہ کیا اوس وقت کاغ ڈور
نے کہا کہ اوسکی دختر مسمات مہی سے بھی شادی کر لو۔ شاہ حسین نے منظور کیا
کاغ دوڑ شیخ بیٹن کے پاس آیا۔ اور اصلی حال شیخ بیٹن کے پاس ظاہر کیا۔
شیخ بیٹن نے اوسی وقت نکاح بی بی متو کا شاہ حسین سے کر دیا۔
دوسرا نکاح شاہ حسین نے مسمات مہی دختر کاغ ڈور سے کیا۔ ان دونوں
بیویوں سے حسب ذیل اولاد پیدا ہوئی۔ جو بی بی متو کے نام پہ مستی مشہور ہے
پہلا فرزند۔ بی بی متو کے بطن سے غلزی ہوا

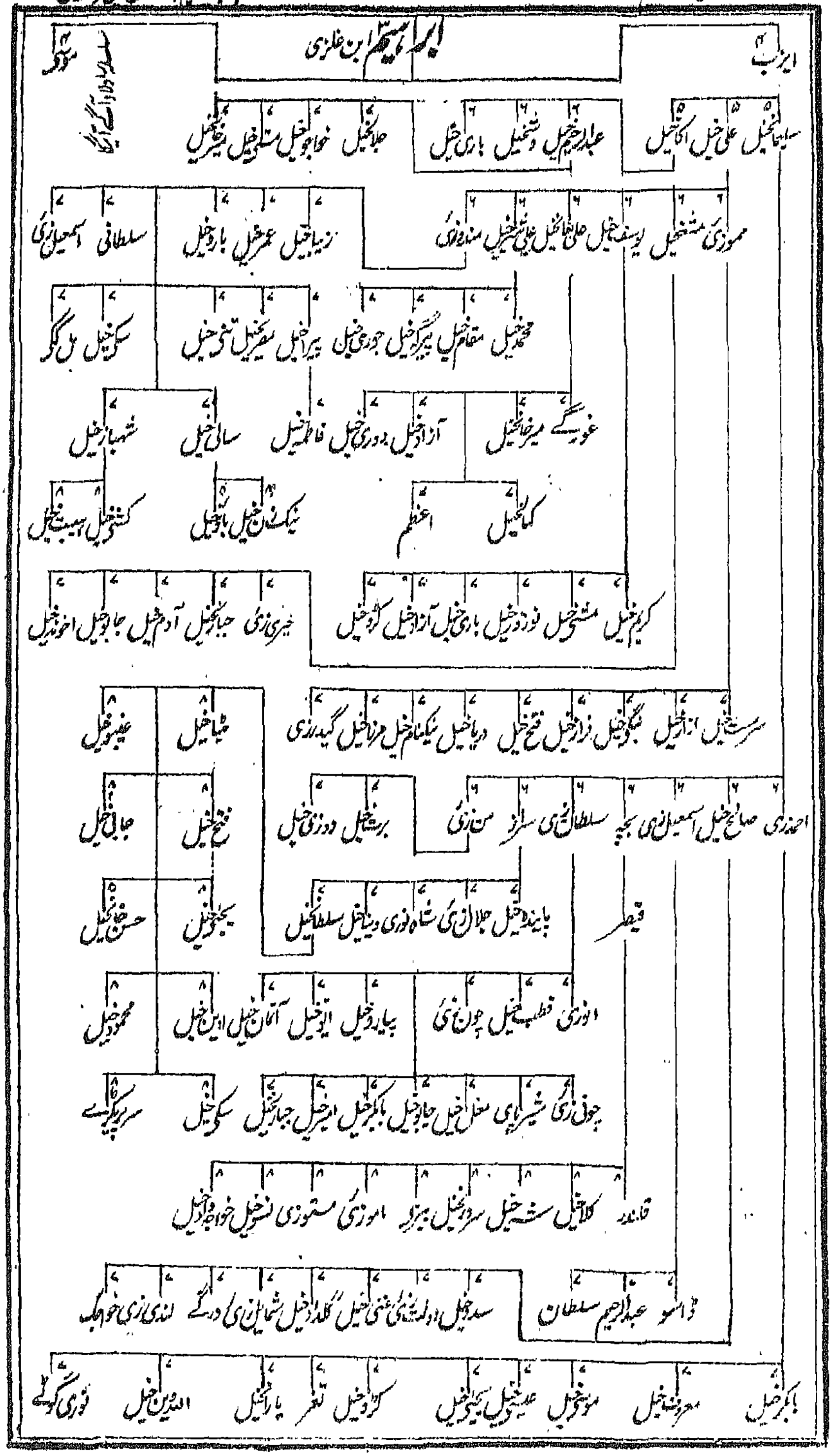
دوسرا[۲] فرزند ماہی دختر کاغ ڈور کے بطن سے شروانی ہوا۔

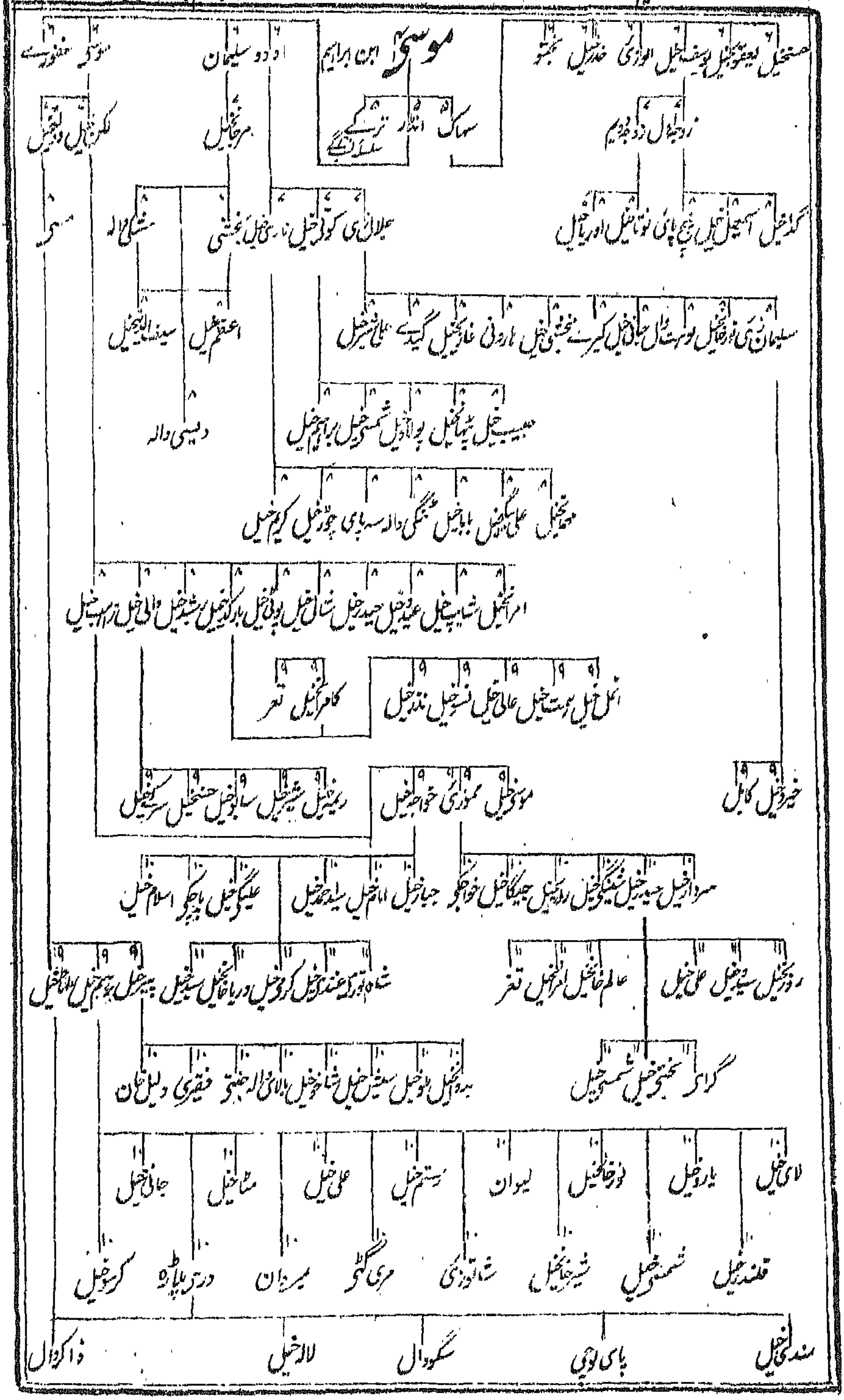
تیسرا[۳] فرزند بی بی متو کے بطن سے ابراہیم عرف لودی ہوا جو اس تاریخ کا ہیرو ہے

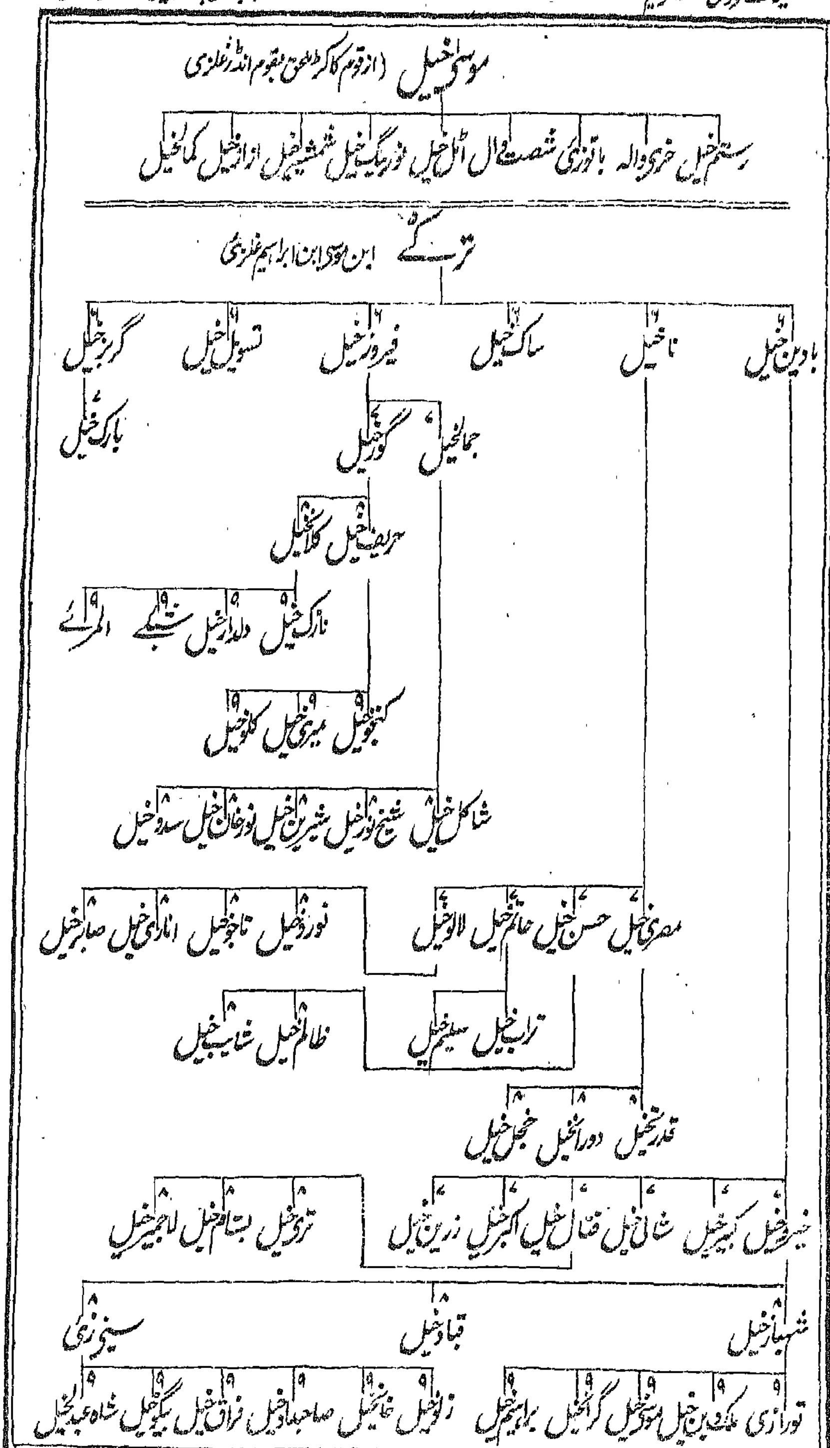




ہوتک ابن بارو
ملک یار
یوسف
دولت
عزت
حسین
اسحاق
قطب
عمر
جلال الدین
عمر
منسد
کرم
شاہ عالم خیل
نوراللہ خان
حاجی عبدالرحمن
عبدالرحیم خان
شکراللہ خان
ہمسند
ایوب زئی
حسن خیل
نور خیل
یونس خیل
رستم خیل
باتا خیل
بستو خیل
اکازئی
توخی ابن بارو
شیر شاہ
سید خیل
ملی خیل
شاکی خیل
علی شیر زئی


ابراہیم ابن غلزی
علی خیل
عبدالرحیم خیل
بارک خیل
یوسف خیل
عمر خیل
بارو خیل
سلطانی
اسمعیل زئی
محمد خیل
مقام خیل
پیر خیل
میرخان خیل
آزاد خیل
فاطمہ خیل
سالی خیل
شہباز خیل
اعظم
کریم خیل
خیبری زئی
آدم خیل
اخوند خیل
عیسی خیل
کلاچی خیل
سلطان
بابکر خیل
معروف خیل
پار خیل


موسیٰ ابن ابراہیم
حسن خیل یعقوب خیل یوسف خیل الوزئی خدر خیل بختو
ادو سلیمان
زوبخیل دادو جدیم
سہاک انڈار ترک
مرنج خیل
کند خیل اسمٰعیل خیل شیخ پانی نوتا خیل اوریا خیل
علانی کوٹ خیل نارنج خیل بختی
مشانی والہ
سلیمان زئی نور خیل لوہت خیل کیرے بختی خیل ہارونی غازی خیل گیدے
اعظم خیل
سیف اللہ خیل
حبیب خیل پٹھان خیل بولا خیل شمسی خیل براہیم خیل
دیپسی والہ
خیر خیل کابل
لالہ خیل
سکووال
بابی لودی
سندی خیل
ذاکروال


موسیٰ خیل (از قوم کاکر ملحق بقوم اللہ زئی غلزئی)
رستم خیل خرہ والہ باتوزئی شصت وال اٹل خیل توربیگ خیل شمشیر خیل ازاخیل کمال خیل
ترکی ابن موسیٰ ابن ابراہیم غلزئی
بادین خیل ناخیل ساک خیل فیروز خیل تسوی خیل گرز خیل
بارک خیل
جمال خیل گور خیل
شریف خیل کلا خیل
نارک خیل دلدار خیل شبلی الم زئی
کنجو خیل میری خیل کلو خیل
شاکل خیل شیخ نور خیل شیر خیل نوخان خیل سدو خیل
مصری خیل حسن خیل حاتم خیل لالو خیل
نور خیل تاجو خیل انار خیل صابر خیل
تراب خیل سلیم خیل
ظالم خیل شاہی خیل
قدر خیل دوران خیل مجل خیل
جنید خیل کبیر خیل غنی خیل قتال خیل اکبر خیل زرین خیل
ترہ خیل بستام خیل لاجبر خیل
شہباز خیل قباد خیل سینی زئی
تورازی ملک دین خیل موسیٰ خیل گراخیل براہیم خیل زلو خیل خانی خیل صاحبداد خیل فراق خیل سگو خیل شاہ عبد خیل

حالات قوم غلزی برادر عیسی لودی

قدیمی مسکن قوم غلزی کا کوہ سلیمان کی ایک شاخ ہے جسکا نام بوجہ سکونت اولاد قیس عبدالرشید کوہ قیس کے نام سے معروف ہے ۔

سلطان محمود غزنوی نے قوم غلزی کو کوہ قیس سے اٹھا کر افغانستان کے میدان مین آباد کیا اب اُنکے قبضہ مین دریاے کابل کی وادی ہے جو ننگرہار* تک چلی گئی ہے جس کا طول شمال سے جنوب بایل غرب تک ایک سو اسی میل اور عرض شرق سے غرب تک پچاس میل ہے یہ قوم مذہبا سنت جماعت اور خصلتا دلیر جنگجو ۔ اولی العزم ہے ایک دفعہ اپنی خصلت کے تقاضا سے سلطان محمود غزنوی کی باربرداری کو لوٹ لیا جسکے عوض مین بہت سے غلزئی قتل ہوئے اگرچہ پہلے بھی سرداران قوم غلزئی ذی وقعت اور ذی حوصلہ تھے مگر لغی توخی کے زمانہ سے جسکو تین سو ۳۰۰ برس سے کچھ زیادہ زمانہ گزرتا ہی پتہ لگتاہی کہ اس

* ننگرہار ۔ اصل مین نوانہار تھا کیونکہ اس ملک مین نو نہرین جاری تھین جس کے باعث اس تسمیہ کے ساتھ معروف ہوا چونکہ پشتو بولنے والون کی زبان پر یہ لفظ ثقیل تھا اسواسطے بگڑ بگڑا کر ننگرہار ہو گیا ۔

قوم کے سردار نہ صرف قوم کے نزدیک معزز تھے۔ بلکہ شاہان ہندوا ون کو
بلحاظ قومی طاقت کے معزز سمجھکر ملکی انتظام اون کے ہاتھون کراتے تھے
اور حسن انتظام کے صلہ مین لعطاے خطاب قدر افزائی فرماتے تھے۔
بادشاہ اورنگزیب عالمگیر نے ملخی توخی کو بذریعہ فرمان محررہ ۱۰۲۲ھ ہجری واسطے
محفوظ رکھنے راستہ قلات اور قرتو کے (جو ارغلزات مین ہے) قوم ہزارہ کے
راہزنون سے مقرر کیا تہا اور حسن انتظام کے صلہ مین خطاب سلطان عطا کیا۔
سلطان ملخائی توخی کے بعد حاجی میرویس ہوا جس نے قوم کو ایرانی حکومت
سے آزاد کیا۔ اسکا فرزند شاہ محمود باپ سے بہی سوا ہوا جس نے اصفہان
پایۂ تخت ایران پر نشان جا گاڑا جس کو کسی قدر تفصیل کے ساتھہ تبدیل حالات
شاخوار۔ قوم غلزی تحریر کرون گا۔

غلزئی کی مشہور شاخین حسب ذیل ہین

ا۔ غلزئی کے فرزند۔ توران کے نبیرون کے نام پر دو شاخین۔ ہوتک و توخی

ﷲ قوم ہزارہ ترکون کی ایک شاخ ہے اور بعض چرکس بیان کرتے ہین۔ اکثر اہل ہزارہ کا مذہب شیعہ اور
زبان فارسی ہے جس سے ترکی ہونے مین شبہ ہوتا ہے۔ انکا ملک مسکونہ بین کابل و ہرات کے ہے
جو ہزارستان یا ہزارہ جات کے نام سے مشہور ہے۔

۴- غلزی کے فرزند ابراہیم کے دو فرزند- اریب اور موسیٰ کے چھ فرزندوں کے نام پر چھ شاخیں سلیمان خیل- علی خیل- اکاخیل (فرزندان اریب) سہاک یا اسحاق- اندڑ- ترکی (فرزندان موسیٰ) ہیں-

شاخ ہوتک- این بار و این توران

یہ شاخ اس واسطے زیادہ مشہور ہے کہ اس میں قومی آزادی کا دلدادہ میرویس ہوتک تھا جس کو حاکم قندہار نے منظوری شاہ ایران- افاغنہ نواح قندہار کا سردار مقرر کیا-

مگر جب گرگین خان- گرجی- بگلربگی (صوبہ) قندہار اور اوسکے ہمراہی گرجیوں نے دست ظلم افغانوں پر دراز کیا جس کو میرویس برداشت نہ کرسکا اور دادخواہ ہو کر ایران میں شاہ حسین صفوی کے پاس پہونچا- مگر یہاں کون سنتا تھا آخر مایوس ہو کر بارادہ حج مکہ معظمہ پہونچا اور یہاں اکبر و زغایت حزن و ملال سے قومی آزادی کی دعا مانگ کر بیت اللہ میں سو گیا جب بیدار ہوا تو اپنی تلوار میان سے نکلی ہوئی پائی جو اس بات کی مبارک فال تھی کہ قومی آزادی تلوار سے حاصل کرو اس تفاؤل سے امیرویس کا حوصلہ بڑھا- لہذا واسطے حج سفر حجاز سے تہیہ حاصل کرتا

ہوا۔ قندہار میں پہونچا۔ اور بدستور افاغنہ قندہار کا سردار ہوا اور گرگین خان گرجی کو ظالمانہ برتاو میں بدستور سرگرم پایا۔ آخر حاجی میرویس نے قوم کو گرگین خان کے ظلموں سے نجات دلوانے کا تلوار کے ذریعہ مستحکم ارادہ کر کے۔ افاغنہ ابدالیون تر لیانیون کو اپنے ساتھ متفق کر لیا۔ اور ۱۱۲۰ہجری کو شیخ میں جہان گرگین خان گرجی بغرض تنبیہ افاغنہ کا کڑ گیا ہوا تھا پہونچا۔ اور جاتے ہی گرگین خان گرجی کو گرفتار کر لیا اور معہ دو خان افغان (ضخنتہ) نے قتل کر دیا سواران ہمراہی کے ساتھ بھی یہ ہی سلوک ہوا۔ اسکے بعد میرویس قندہار میں آیا۔ اور باقی ہمراہی گرگین خان کو قتل کر کے قلعہ قندہار پر قابض ہو گیا۔

مولف۔ واقعہ قتل گرگین خان کو میں نے تاریخ جہان کشا نادری سے ترجمہ کیا ہے اور تاریخ حیات افغانی سے بھی مدد لی ہے سرجان ملکم صاحب نے قتل گرگین خان کو اہانت آمیز واقعہ سے رنگت دی ہے۔

کہ امیر ویس نے ایک کنیز کو اپنی لڑکی قرار دیکر گرگین خان کے پاس بھیجدیا اور گرگین خان کو بہانہ دعوت کے بلا کر قتل کر دیا۔

اور افغانون کے عنایت فرما۔ سید محمد حسین اغلب مولانی۔ مولف تاریخ سیر گلستان نے سرجان ملکم کی تحریر کو بلحاظ تنقیح و تنقید واقعات محمد مہدی مولف تاریخ جہان کشا

کی تحریر پر ترجیح دی ہے۔

مجکو سر جان ملکم کے خیالی انقباط واقعہ پر تو افسوس نہیں۔ کیونکہ سر جان ملکم پر کیا موقوف ہے تمام یورپین مورخین کو تاریخی واقعہ کو رنگ دینے مین اعجاز مسیحائی حاصل ہے۔

البتہ سید صاحب کی تائید کا ذرا سی کھٹکتی ہے ؎

من از بیگانگان ہرگز نہ نالم　　کہ با من انچہ کرد آن آشنا کرد

سر جان ملکم کا محل تفتیش واقعات ایران ہے۔ اور اہل ایران غلزائیون کو جیسا اپنا دشمن سمجھتے ہین وہ محتاج بیان نہین اور سچ بھی ہے کہ غلزائیون سے اہل ایران کو سخت گزند پہنچا۔ جیسا کہ فاتحون سے اکثر پہونچا کرتا ہے۔ اس صورت مین اہل ایران نے جو کچھ اپنے ذاتی کاوش سے لکھا دیا۔ سر جان ملکم صاحب نے لکھ لیا۔ اگر سر جان ملکم غیرت افغانی سے باخبر ہوتے تو ضرور اس واقعہ کی چھان بین کی کوشش کرتے انہون نے اہل ایران کی زبانی جیسا کچھ سنا لکھ لیا یہ عام بات ہو گئی ہے کہ ہر شخص اپنے جانبداروں کی مغلوبی ایسے پیرایہ مین بیان کرتا ہے کہ جس سے بزدلی کا الزام عاید نہو اور مخالف کی شجاعت کی تعریف نہو۔

اگر فرض کیا جائے کہ گرگین خان کو دہوکہ سے قتل کیا گیا۔ تو اون کے بھتیجے کیخسرو خان کے قتل سے جو بڑی دہوم دہام سے چچا کا انتقام لینے کو قندہار پر چڑہ آئے تھے اس واقعہ کی تکذیب ہوتی ہے۔ محمد مہدی کو تنقیح واقعات کا پورا موقعہ حاصل تھا ایسرویس کی کارروائی اگرچہ اوسکے پیش نظر نہین ہوئی مگر اوس کا علم من وعن ضرور ہوا ہوگا۔ کیونکہ تمام واقعات کی کیفیت ضرور ایران مین پہونچی ہوگی۔ علاوہ اسکے نادر اور غلزیون کی لڑائی اوسکے سامنے ہوئی۔ اور قندہار مین بھی نادر کے ہمراہ آیا۔ اگر واقعی قتل گرگین خان۔ اس طرح ہوا ہوتا کہ جیسا سرجان میلکم کی تحریر سے ظاہر ہوتا ہے۔ تو محمد مہدی نادر کا خوشامدی مورخ اوسکے دشمنون کے عیبون پر اگر واقعی ہوتے پردہ نہین ڈال سکتا تھا۔ خدا جانے سید صاحب نے کس غرض سے سرجان میلکم کی تحریر کو محمد مہدی کی تحریر پر ترجیح بلا وجہ دی۔ اور تعجب اس بات کا ہے۔ کہ ایک واقعہ کو پیچ در پیچ بنانا۔ اور اوسپر اہانت آمیز حاشیہ لگانے کو سید صاحب تنقیح اور تنقید واقعات قرار دیتے ہین۔ خیر ع

عمرت دراز باد کہ این ہم غنیمت ست

جب قتل گرگین خان گرجی کی اطلاع ایران مین پہونچی تو وہان سے کیخسرو خان۔

برادر زادہ گرگین خان نے بڑی دھوم دھام سے قندھار پر لشکر کشی کی جس کا انجام یہ ہوا۔ کہ وہ بھی چچا کے آغوش شفقت میں ہمیشہ کے لئے جا سوئے۔ اس کے بعد شاہ ایران شاہ حسین صفوی نے محمد زمان خان شاملو کو تسخیر قندھار پر مامور کیا وہ ہنوز راستہ میں ہی تھا کہ اجل نے اوسکے قلعہ حیات کو تسخیر کر لیا۔

حاجی میر ویس نے براہ عاقبت اندیشی یہ حکمت عملی کی کہ بخلاف شاہ ایران اپنا تعلق شاہ ہند سے قایم کرنے کے لئے اپنے بھتیجے شاہ اشرف کو بھیجا جس نے سرہند کے متصل ملازمت شاہ عالم بادشاہ حاصل کی شاہ عالم نے حاجی میر ویس کو منصب پنجہزاری عطا کر کے اپنی طرف سے حاکم قندھار مقرر کیا۔ اور شاہ اشرف کو بھی منصب سہ ہزاری عطا کیا۔

حاجی میر ویس نے اثنائے حکمرانی میں یہ بڑی غلطی کی کہ شاخ توخی غلزی سے معاملہ اراضی وصول کرنا چاہا جس سے باہمی اتحاد و اتفاق۔ عداوت و مخالفت سے بدل گیا۔ حاجی میر ویس آٹھ سال حکمران رہ کر ۱۱۲۸ ہجری میں فوت ہوا اور اوسکا بھائی

شاہ عبد العزیز

جانشین ہوا مگر ایک سال کے اندر ۱۱۲۹ ہجری میں فوت ہوا۔ اس کے بعد حاجی میر ویس کا فرزند کلان۔

شاہ محمود

حکمران ہوا اور قلعہ فراہ کو اپنی حکومت میں اضافہ کیا۔ مگر سنہ ۱۱۳۰ھ میں اسداللہ خان ابدالی نے فراہ پر قبضہ کیا جس کی استرداد کو شاہ محمود عازم ہوا۔

سنہ ۱۱۳۲ ہجری میں مابین فراہ و زمین داور شاہ محمود غلزئی اور اسداللہ خان ابدالی میں معرکہ ہوا جس میں اسداللہ خان مارا گیا۔ شاہ محمود صرف قتل اسداللہ خان پر اکتفا کر کے بلا مقابلت فراہ قندہار واپس گیا اور شاہ ایران کو اپنی طرف سے مطمئن رکھنے کے لئے۔ شاہ حسین صفوی سے کہلا بھیجا کہ قتل اسداللہ خان

٭ شاہان صفویہ کا مورث اعلیٰ شیخ صفی الدین اردبیلی حضرت موسیٰ کاظم کی اولاد میں تھا صفی الدین کی نسبت سے یہ خاندان صفوی مشہور ہوا۔ صفی الدین کی پانچویں پشت میں حیدر ہوا جس نے آبائی پیشہ زہد و اتقا پر جنگجوئی کا سہرا ایزاد کیا۔ آق قیون نے ترکمانوں کے سردار زن خان سے لڑائی شروع کی بعد انتقال حیدر کے اوسکا تیسرا فرزند اسمٰعیل صفوی جانشین ہوا اس نے باپ کے تدابیر ملکی کو قائم رکھ کر سرداران پر قبضہ کر لیا سنہ ۹۰۶ھ ۱۵۰۱ء کو سروار کے میدان میں ترکوں کو شکست فاش دی اور تبریز کو دارالسلطنت قرار دے کر تمام ایران کو فتح کر لیا اسمٰعیل کے بعد طہماسپ صفوی بادشاہ ہوا جس نے ہمایون کو مدد دیکر قندہار پر قبضہ کرا دیا آخر بادشاہ اس خاندان میں شاہ حسین صفوی ۱۱۰۶ ہجری کو تخت نشین ہوا۔

شاہ حسین صفوی کے عہد میں شاہ محمود غلزئی نے اصفہان کا محاصرہ کیا۔ شاہ حسین صفوی نے بشادت اہل اصفہان اپنے فرزند طہماسپ صفوی کو واسطے اجتماع لشکر کے شان بھیج دیا۔ اہل اصفہان نے شاہ حسین

صرف بغرض خیر خواہی دولت ایران ہوا ہے۔ اگر اودھر سے شاہ عازم خراسان ہو۔ تو اودھر مین۔ ہرات پر یورش کرتا ہون تاکہ دونونکے اتفاق سے ابدالیون کا استیصال ہوجاوے۔

اس پیام نے حسب منشار شاہ محمود غلزئی شاہ حسین صفوی کے دل مین اثر کیا اور شاہ حسین صفوی نے محمود غلزئی کو اپنا ہوا خواہ سمجھکر خلعت معہ شمشیر مع خطاب حسین قلیخان شاہ محمود کے لیے بھیجا اور اپنی طرف سے حاکم قندہار مقرر کیا۔

شاہ محمود بارادہ یورش ہرات سیستان مین آیا۔ اتفاقاً شہداد خان بلوچ نے کرمان پر حملہ کیا۔ اہل کرمان نے شہداد خان بلوچ سے شاہ محمود کو بوجہ خیرخواہی شاہ ایران بہتر خیال کر کے بلایا اور کرمان حوالہ کیا۔

شاہ محمود کو کرمان پر قابض ہوئے نو مہینے ہوئے تھے کہ قندہار سے شورش فارسی

بقیہ حاشیہ صفحہ ۱۵۔ صفوی کو معزول کر دیا۔ شہزادہ طہماسپ صفوی بعد معزولی شاہ حسین قزوین مین تخت نشین ہوا۔ شاہ اشرف غلزئی نے شاہ حسین صفوی کو قتل کر دیا۔

طہماسپ صفوی۔ امداد کی تلاش مین پھرتا تھا۔ کہ نادر قلی افشار اوس کا سپہ سالار بنا۔ اور اوس نے ایران کو غلزیون سے خالی کرا لیا۔ کچھ عرصے کے بعد نادر قلی نے شاہ طہماسپ صفوی کو قتل کر دیا اور خود بادشاہ ہو بیٹھا۔

بانون کی خبر آئی جس کے فرو کرنے کو شاہ محمود قندہار کو واپس گیا۔

دوسرے سال ۱۱۳۴ہجری مین شاہ محمود کرمان مین گیا اب کی دفعہ اہل کرمان نے مزاحمت کی شاہ محمود نے محاصرہ کیا اہل کرمان نے شدت محاصرہ سے تنگ آکر امان چاہی اور بعد ادائے پیشکش حوالگی کرمان کو بعد فتح اصفہان مشروط کیا ۸ جمادی الاول ۱۱۳۵ہجری کو شاہ محمود کرمان سے روانہ ہوکر گلگون آباد مین جو اصفہان سے ۴ فرسخ ہے پہونچا یہان باہم شاہ محمود غلزئی اور لشکر ایران جنگ ہوئی لشکر ایران نے شکست کھائی۔ توپخانہ وغیرہ شاہ محمود کے ہاتھ آیا۔ اس فتح کے بعد شاہ محمود عازم اصفہان ہوا۔

غرہ جمادی الثانی کو محاصرہ اصفہان کیا۔ اہل اصفہان نے شہزادہ طہماسپ مرزا کو ولیعہد بناکر ۲۳ رمضان کو واسطے اجتماع لشکر کاشان کو روانہ کیا۔

۱۱ محرم ۱۱۳۶ہجری کو شاہ حسین صفوی کو فرح آباد اصفہان مین معزول کیا۔

۱۴ محرم ۱۱۳۶ہجری کو شاہ محمود نے بعد محاصرہ ساڑھے آٹھ ماہ کے اصفہان فتح کرکے سکہ وخطبہ اپنے نام کا جاری کیا۔

شہزادہ طہماسپ مرزا صفوی نے معزولی شاہ حسین صفوی کا حال سنکر قزوین مین تخت سلطنت پر جلوس کیا۔ شاہ محمود نے بغرض استیصال شاہ طہماسپ مرزا

کچھ فوج قزوین کو روانہ کی جب یہ فوج آٹھ کوس کے فاصلہ پر قزوین سے پہونچی شاہ طہماسپ صفوی قزوین سے آذربائیجان چلے گئے۔

فوج مرسلہ شاہ محمود نے قزوین میں داخل ہوکر دست درازی شروع کی جس کے جواب میں اہل قزوین نے بھی خوب ہاتھ دکھائے جس سے فوج مذکور کو اصفہان واپس آنا پڑا۔

شاہ محمود خود قزوین میں آیا اور یہاں کچھ فوج واسطے تسخیر شیراز کے روانہ کی۔ فوج مذکور نے شیراز کو تسخیر کرلیا شاہ محمود دو برس تک حکمران رہا اور پھر اختلال دماغ میں مبتلا ہوا محمود کا چچازاد بھائی۔

شاہ اشرف

باتفاق افغانوں کے جانشین ہوا۔ ۱۲ رجب ۱۱۳۷ہجری کو خفیہ محمود کو قتل کرادیا۔ شاہ اشرف نے تخت نشینی کے بعد کرمان تبریز۔ طہران وغیرہ کو تا حدود عراق وخراسان زیر حکومت کیا۔

۱۱۳۸ہجری کو بحکم دولت عثمانیہ احمد پاشا حاکم بغداد مع فوج کثیر باتفاق خانک پاشا حاکم وان وعبدالرحمٰن پاشا حاکم ہمدان وقرا مصطفٰے حاکم موصل بطلب شاہ حسین صفوی استرداد ملک ایران۔ افاغنہ غلزئی سے مامور ہوکر ہمدان میں آگئے۔ یہاں سے

قاصد بھیجکر شاہ اشرف سے شاہ حسین صفوی کو مانگا۔ اور ملک ایران کے چھوڑ دینے کی دھمکی دی۔

شاہ اشرف نے اسکے جواب میں شاہ حسین صفوی کو جو اصفہان میں تھا قتل کرا کر اوس کا سر احمد پاشا کے پاس بھیجدیا احمد پاشا اس جواب سے آشفتہ ہو کر آمادہ پیکار ہوا۔ شہر کردین تلاقی فریقین واقعہ ہوئی۔ احمد پاشا نے شکست کھائی اور ہمدان کو چلا گیا۔ شاہ اشرف اصفہان میں واپس آیا۔

سنہ ۱۱۴۰ ہجری کو احمد پاشا حاکم بغداد نے شاہ اشرف سے صلح کر لی۔ کچھ ملک دولت عثمانیہ کے اور ولایات سمت شرقی عراق و دار المرز۔ شاہ اشرف کے زیر حکومت رہے۔

اسی سال سلطان روم کی طرف سے ارشد پاشا واسطے استحکام صلح و اداے تہنیت جلوس شاہ اشرف اصفہان میں آیا۔ شاہ اشرف نے محمد خان بلوچ کو سفیر بنا کر دولت عثمانیہ میں روانہ کیا۔ انہی ایام میں۔ نادر قلی افشار بامداد شاہ طہماسپ صفوی

نادر امام قلی بیگ افشار باشندہ ابیورد کا فرزند ہے جو ۲۸ رمضان سنہ ۱۱۰۰ ہجری کو پیدا ہوا۔ اور نام نادر قلی بیگ رکھا گیا۔

امام قلی بیگ کے مرنے کے بعد اوسکی زوجہ یا نادر کی والدہ کے ساتھ بابا قلی بیگ سردار ایل افشار

آمادہ ہوگیا۔ اور اوسنے افاغنہ غلزئی کے قبضہ سے ملک ایران کو واپس لینے کی کوشش کی۔

پہلا معرکہ۔ بروز سہ شنبہ ربیع الاول سنہ ۱۱۴۲ ہجری کو باہم نادر قلی و اشرف غلزئی کے مہماندوست مین ہوا جس مین شاہ اشرف کو شکست ہوئی۔

دوسرا معرکہ۔ دوائین مین ہوا۔ اسمین بھی شاہ اشرف کو شکست ہوئی۔

بقیہ حاشیہ صفحہ ۱۹۔ (ترکون کی قوم) سے نکاح کرلیا۔ اور اپنی دختر کا جو دوسری زوجہ سے تھی۔ نادر کے ساتھ نکاح کردیا۔ جس کے بطن سے ۲۵ جمادی الاول سنہ ۱۱۳۱ ہجری کو رضا قلی مرزا پیدا ہوا۔

پانچ برس کے بعد۔ زوجہ نادر کا انتقال ہوگیا۔ نادر نے دوسرا نکاح اسکی بہن دختر بابا قلی بیگ سے کیا جس کے بطن سے دو فرزند پیدا ہوئے۔

بڑا۔ نصر اللہ مرزا۔ اور چھوٹا۔ امام قلی مرزا۔

شاہ طہماسپ صفوی جو امداد کی تلاش مین پھرتا تھا۔ نادر افشارون وغیرہ کی جمعیت بہم پہونچاکر شاہ طہماسپ صفوی کا سپہ سالار ہوگیا۔

سنہ ۱۱۴۲ ہجری کو افاغنہ غلزئی کے تصرف سے ایران کو نکالا۔

سنہ ۱۱۴۴ ہجری مین شاہ طہماسپ صفوی کو معزول کرکے اوسکے چار ماہ فرزند عباس ثالث کو۔

تیسرا معرکہ مورچہ خوار میں ہوا۔ یہاں بھی بدنصیب کو شکست ہوئی۔ آخر اصفہان کو چھوڑ کر شیراز گیا۔ اور ادھر ادھر مارا پھرا۔

شاہ حسین غلزئی برادر حقیقی شاہ محمود نے بانتقام اپنے بھائی کے شاہ اشرف کے قتل پر اپنے غلام ابراہیم کو مامور کیا۔ اتفاقاً۔ ابراہیم شاہ اشرف سے متصل شورابک ملا اور شاہ اشرف کو قتل کر دیا۔ بعد قتل شاہ اشرف کے میرویس کا دوسرا فرزند

شاہ حسین

قندہار میں مسندِ حکومت پر متمکن ہوا۔ ملک ایران تو شاہ اشرف کی زندگی میں نادر کی

بقیہ حاشیہ صفحہ ۲۰۔ تخت پر بٹھا کر مہمات ملکی کو خود انجام دینے لگا۔ اور اپنا لقب طہماسپ قلی اختیار کیا۔

سنہ ۱۱۴۸ہجری کو نادر نے بعد حصول محضر رضامندی اہل اصفہان خود تخت سلطنت پر جلوس کیا کسی مورخ نے الخیر فیما وقع سے استخراج۔ تاریخ جلوس کیا۔
کسی اوستاد نے مادہ تاریخی کو بدل کر یہ شعر موزون کیا۔

بریدیم از مال و از جان طمع　　　بتاریخ لاخیر فیما وقع

بعد تخت نشینی نادر نے اپنا لقب نادر شاہ اختیار کیا۔

سنہ ۱۱۵۰ہجری کو۔ نادر ہرات قندہار۔ کابل فتح کرتا ہوا۔ ہندوستان میں آیا۔ بمقام کرنال۔ محمد شاہ بادشاہ دہلی مقابل ہوا۔ برہان الملک سعادت خان کو ان کی سواری کا ہاتھی بے قابو ہو کر نادر کے

پامردی سے نکل گیا تھا - شاہ حسین نے بعوض اوسکے ڈیرہ غازیخان کو حکومت قندہار کا ضمیمہ بنایا - شاہ حسین سے بھی ایسی ہی غلطی ہوئی جو اوسکے والد حاجی امیر ویس سے توخیون سے معاملہ اراضی وصول کرنے کی بابت ہوئی تھی شاہ حسین نے توخیون سے اونکا قلعہ جو ترنک کے کنارہ بنا ہوا تھا چھین لیا - اور باصی نبیرہ ملخی توخی کو قتل کرکے اسوکاہی پر حملہ کیا اور بہت سے ترک خیلون کو قتل کر دیا - توخیون کے ملک یا سردار اشرف خان اور اوس کا بھائی اللہ یار خان ارغنداب گئے ہوئے تھے - اونہون نے ہوتکیون کی یہ زیادتی سنی تو وہ نادر سے جا ملے اور نادر کے فتح قندہار کے لئے رہنما بنے - غلزیون کی باہم مخالفت کا یہ اثر ہوا کہ نادر نے

بقیہ حاشیہ صفحہ ۲۱ - لشکر میں لے گیا جہان گرفتار ہوئے - مگر پھر دونو بادشاہون میں صلح ہوگئی محمد شاہ نادر شاہ کو دہلی میں لائے مشہور ہے کہ نادر شاہ مارا گیا قزلباشون وغیرہ لشکر نادری پر ہاتھ صاف کیا جب اس امر کی اطلاع نادر کو ہوئی وہ سوار ہو کر دہلی کی سنہری مسجد میں آ بیٹھا اور قتل عام کا حکم دیا جس کی تعمیل میں بہت سے آدمی قتل ہوا۔

آخر نظام الملک آصف جاہ میر قمر الدین خان بہادر وزیر الملک قمر الدین خان بہادر نے نادر کا غصہ فرو کیا - اور قتل عام موقوف ہوا۔

نادر نے اپنے فرزند - نصر اللہ مرزا کا نکاح صبیہ یزدان بخش فرزند داور بخش تیموری سے کیا جہیز میں دو کروڑ روپیہ کا مال پایا۔

بہت جلد قلعہ قندہار فتح کرلیا - اور ہوتکیوں سے جو زیادتی توخیون سے کی تہی - اوس کا نادر سے یہ بدلہ لیا - کہ پندرہ سو گہر ہوتکیوں کے ایران ترکستان - ہندوستان کو جلاوطن کردے - صرف دس بارہ ہزار گہر ہوتکیوں کے افغانستان مین رہگئے جو - مرغہ اور دونون طرف بازی غر اور سواغر کے آباد ہین جسکا فاصلہ قندہار سے چار منزل اور قلات غلزی سے ایک منزل ہے -

شاخ توخی - ابن بارو - ابن توران

اس شاخ مین مشہور سردار تلیمی توخی ہوا تہا جو کل قوم توران کا سردار تہا - اسکو اورنگ زیب عالمگیر نے واسطے حفاظت راستہ قلات و قرتو کے مامور کیا

بقیہ حاشیہ صفحہ ۳۲ - اس کے بعد امراؤن سے نذرانہ وصول کیا - برہان الملک سعادت خان کا انتقال ہوچکا تہا - اون کے صوبہ اودہ سے روپیہ لیا جسکی مجموعی تعداد ۱۵ - کروڑ تہی علاوہ اس کے تخت طاؤس و دیگر جواہرات نادرہ جن کی قیمت کی تعداد ستر کروڑ ہوگی لیکر ایران کو واپس ہوا -
کچہ عرصے کے بعد جنون مین مبتلا ہوا - طریقہ بیدادی و سفاکی اختیار کیا - بے گناہون کو ذبح کرکے اون کے کلہ مینار چنوانا - ایکدفعہ کرمان مین کلہ مینار بنوایا - مہتمم تعمیر کلہ مینار نے اطلاع دی کہ کلہ مینار تیار ہے صرف ایک سر کی کسر ہے - اسپر حکم دیا کہ مہتمم کا سر قلم کرکے کلہ مینار کو پورا

اور بصلہ حسن خدمات سلطان کا لقب عطا کیا۔ جیسا کہ پیچھے بھی لکھہ چکا ہون۔ سلطان ملحی توخی کا فرزند حاجی عادل اور اوسکا فرزند بائی ولاور و جنگجو تہا۔ جس کو ہوتکیون نے قتل کر دیا۔ اور ترک خیلون پر۔ امو کائی مین حملہ کر کے بہت سے ترک خیلون کو قتل کیا۔ بسمیان اشرف خان واللہ یار خان دونون بہائی نادر سے جا ملے۔ جس کی امداد سے قندہار فتح ہو گیا۔ اور ان پر جو انہون نے زیادتی کی تہی اسکی پاداش مین پندرہ سو گہر ہوتکیون کے جلاوطن ہوئے۔ قوم توخی زیادہ تر وادی نیرنگ مین پل سنگی سے لیکر علاقہ شیبار اور اوسکے نواح تک آباد ہین۔

سلیمان خیل۔ ابن اریب ابن ابراہیم

اس شاخ مین ایک اولوالعزم سردار آزاد خان تہا جس نے آذربائیجان۔ پر قبضہ کر لیا

بقیہ حاشیہ صفحہ ۲۳۔ کیا جاسے۔

امراو سپاہ یہ حالت دیکہکر اوسکے حکم سے سرتابی کرنے لگے۔ نادر نے اس تمام فساد کا باعث افشار وغیرہ کو سمجہا۔ اس لئے اوس نے افغانون پر اعتماد کیا۔ جس سے افشار وغیرہ اور بہی ناراض ہوئے۔ آخر پانچ آدمیون نے نادر کے مارنے پر اتفاق کیا۔

۱۔ محمد صالح خان قرخلو

۲۔ محمد قلی خان قرخلو سرکشک باشی یہ دونو نادر کے رشتہ دار تہے۔

اور کریم خان زند کی کے ساتھ لڑکر برابر رہا ہے۔

یہ شاخ کثرت تعداد میں دیگر شاخہا سے غلزئی سے بڑھی ہوئی ہے جس کی تعداد چھتیس ہزار گھر ہو گی جو ایک وسیع ملک پر قابض ہیں جو دو حصوں پر منقسم ہے۔ ایک جنوبی جس میں علاقہ کتہ واز اور کسی قدر حصہ زرمت کا ہے۔ دوسرا شمالی جس میں تمور شرقی ور لندرہ اور تمام میدان کا علاقہ جو کابل سے دو منزل ہے

۳۔ موسیٰ خان طارمی سپہ سالار لشکر۔

۴۔ محمد علی بیگ۔ سرایشاران۔

۵۔ سعادت قلیخان سرکشک باشی۔

ایکروز۔ قوچان میں مقام تھا۔ کہ یہ پانچوں آدمی بارادہ قتل نادر سراپردہ میں داخل ہوئے۔ نادر نے پاؤں کی آہٹ پاکر کہا رو سپاہی اشما کیستند یہ کہکر نادر اٹھا اور اوسکا پاؤں خیمہ کی طناب میں الجھا جسکے باعث نادر زمین پر گرا۔ محمد صالح نے تلوار کا ہاتھ مارا اور اوسکے بعد موسیٰ خان نے تلوار مار کر ۱۳ جمادی الاول سنہ ۱۱۶۰ھ میں کام تمام کر دیا۔

صبح کو اوس کا سر افاغنہ کی فرودگاہ میں پھینکدیا۔ باہم افاغنہ اور قزلباشوں کے لڑائی ہوئی۔ احمد شاہ درانی مارکوٹ کے راہی قندھار ہوا۔

علی قلیخان۔ ابن ابراہیم خان۔ برادر اعیانی نادر تخت نشین ہوا۔ اور اپنا لقب عادل شاہ اختیار کیا اور برادر خرد ابراہیم مرزا کو اپنے ساتھ شامل رکھا۔

علاوہ اسکے سلیمان خیل کی شاخون سے کے قبضہ مین التھور سے پینگہ سرخ آوجیدا من کوہ گبر ہے۔

علی خیل ابن انزب ابن ابراہیم

یہ شاخ علاقہ زرمت و علاقہ مقر و علاقہ خوست مین آباد ہے جنکی تعداد آٹھ ہزار گھر ہوگی۔

اکاخیل ابن انزب ابن ابراہیم

اس شاخ کے مردمان بہت تھوڑے ہین اور متفرق آباد ہین۔

انڈر - ابن موسیٰ ابن ابراہیم

یہ شاخ علاقہ شلگر نواح جنوبی غزنی مین آباد ہے اور کچھ انڈر - جامراد اور کچھ حصہ علاقہ

بقیہ حاشیہ صفحہ ۲۵ - چند روز کے بعد دونون بھائیون مین کدورت پیدا ہوئی۔

۱۱۶۱ ہجری کو ابراہیم مرزا اصفہان مین تخت نشین ہوا اور اپنا لقب ابراہیم شاہ اختیار کیا۔ پھر دونون بھائیون مین لڑائی ہوئی - ابراہیم شاہ غالب رہا۔

اہل خراسان نے بخلاف دونو بھائیون کے شاہرخ مرزا ابن رضا قلی مرزا ابن نادر کو بادشاہ بنایا - انھین بھی لڑائی ہوئی - شاہرخ مرزا نے ابراہیم کو گرفتار کر کے اندھا کر دیا۔ شاہرخ مرزا کو ۱۱۶۳ھ مین کریم خان زند نے تباہ کیا زند کے جانشینون سے آقا محمد قاچار نے ایران کو لیا - جو ایک قاچار کے خاندان مین سلطنت ایران ہے۔

زرمست مین آباد ہے جسکی تعداد اٹھارہ ہزار گھر ہوگی۔

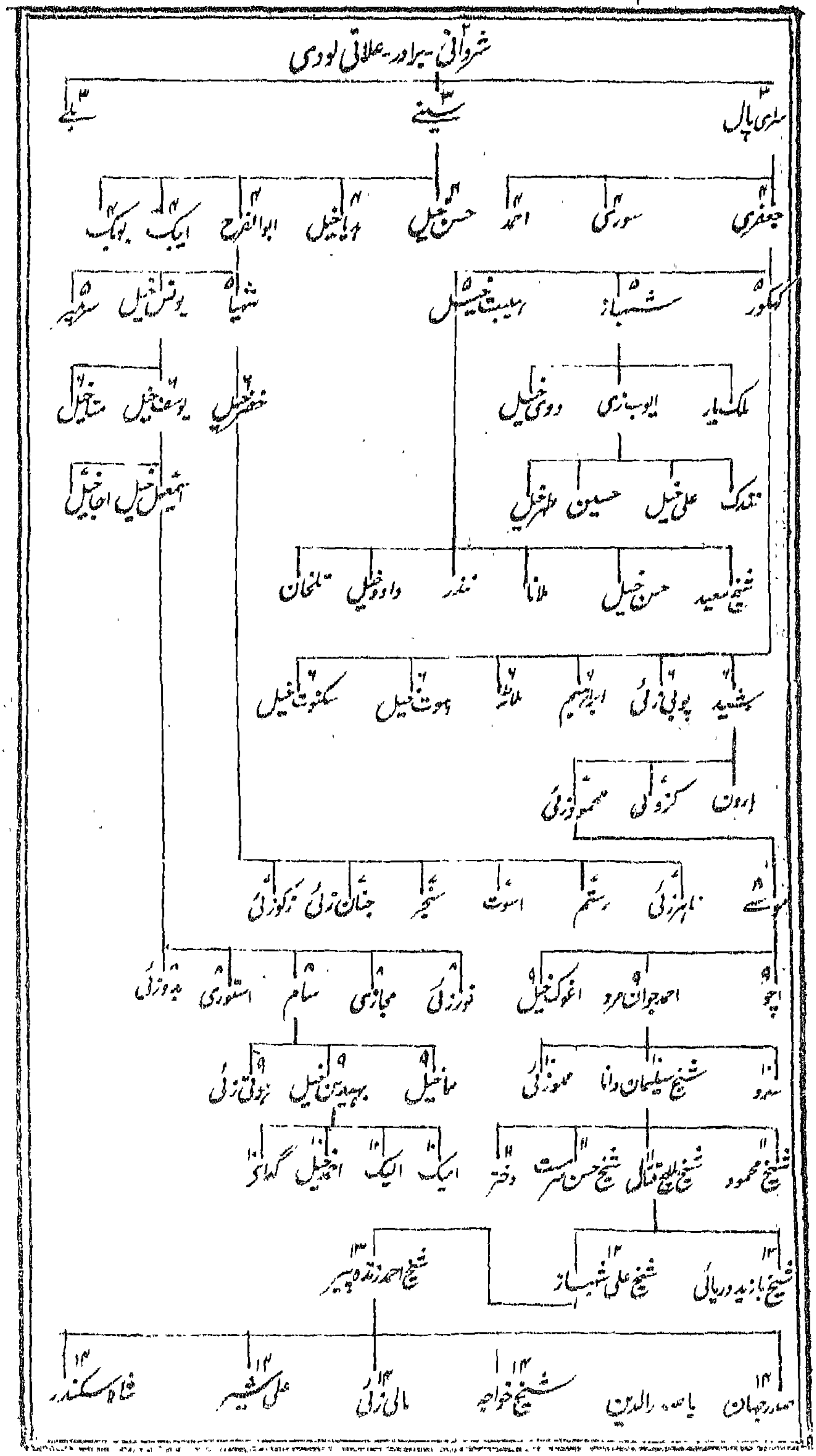
ترکے ابن موسیٰ ابن ابراہیم

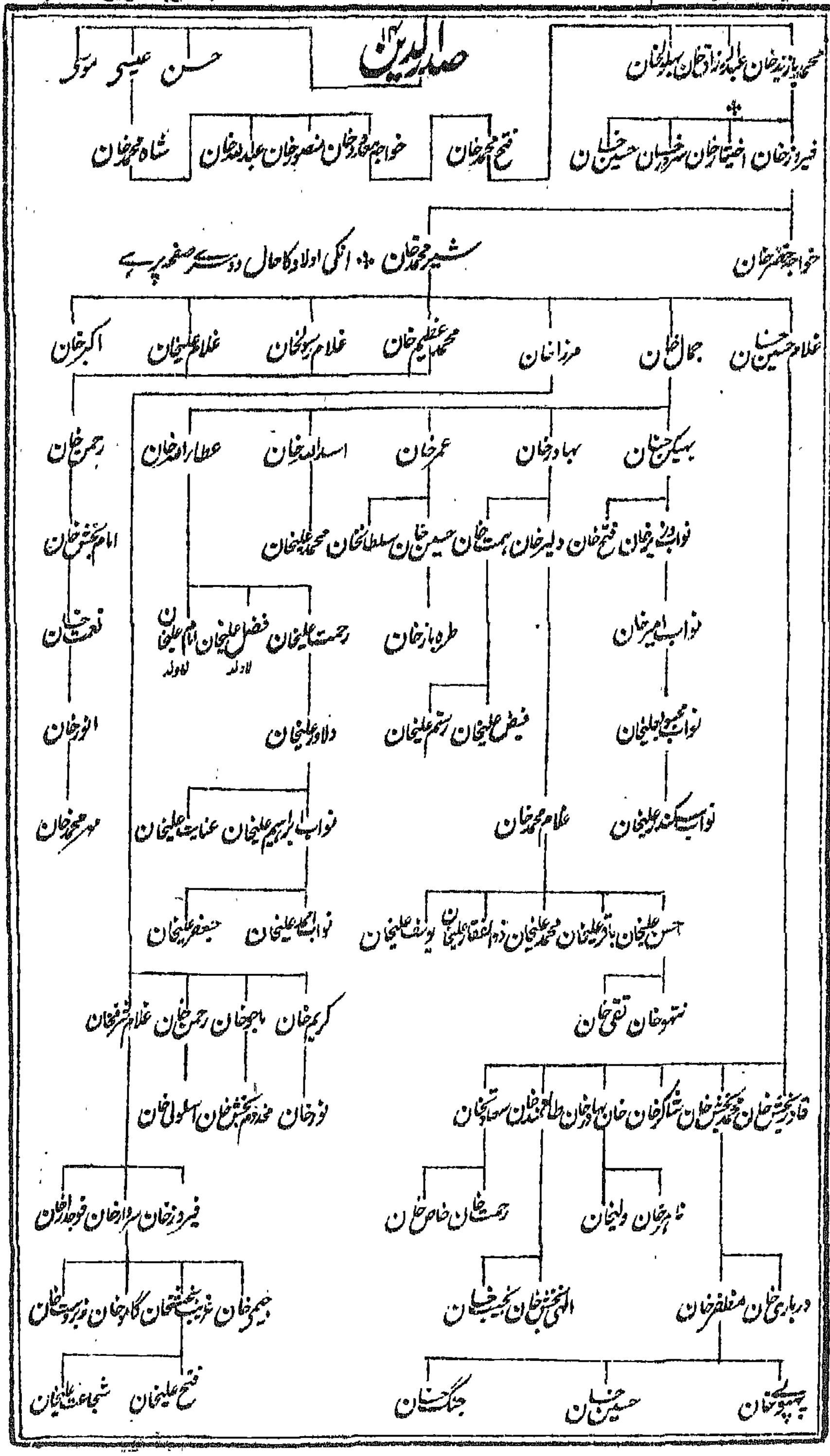
اس شاخ کے پندرہ ہزار گھر متفرق افغانستان مین ہون گے۔ علاقہ مقر مین تھوڑے سے آباد ہین۔

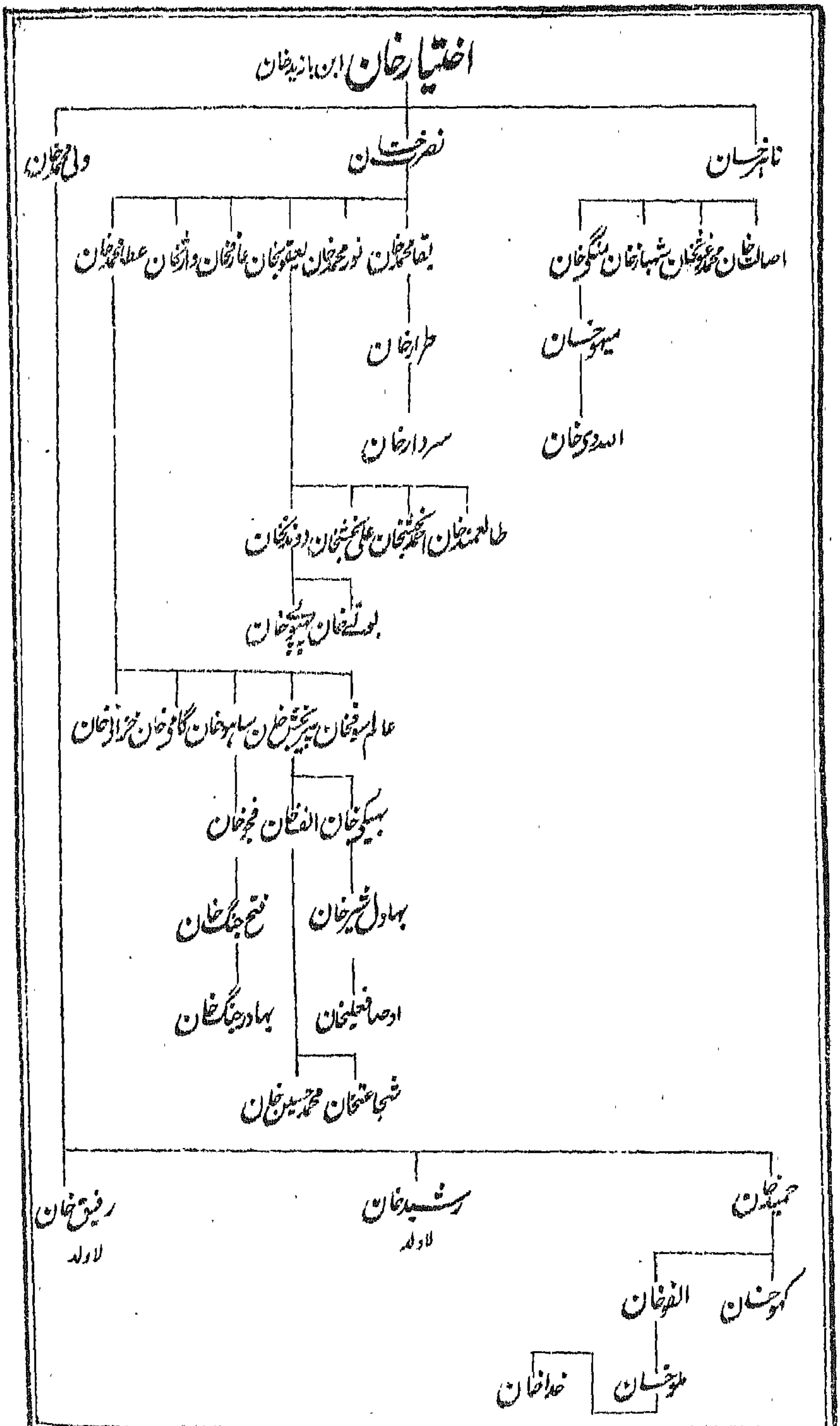
سماک یا اسحاق ابن موسیٰ ابن ابراہیم

اس شاخ کی تعداد ساٹھ ہزار گھر ہوگی۔ کچھ زرمست۔ پغمان۔ ملکوت زوگکاو۔ وغیرہ درہ جات جنوبی۔ کوہ ہندوکش مین آباد ہین۔

ناصر خروٹی خدری۔ غلزیون کے شامل رہتے ہین مگر سلسلہ نسب مین داخل نہین۔


شروانی - برادر علائی لودی
سلری پال
سینے
سیلے
جعفری
سوری
احمد
حسن خیل
ہاخیل
ابوالفرح
ایک
بوبک
کہکور
ششباز
رسبیت خیل
شہیا
یونس خیل
سرہر
ملک یار
ایوبازی
دوی خیل
یوسف خیل
متاخیل
نغفرخیل
تندک
علی خیل
حسین
طاہرخیل
اسمعیل خیل
اجاخیل
شیخ سعید
حسن خیل
ملانا
نندر
داود خیل
تلنخان
رشید
پوپلزئی
ابراہیم
ملاٹا
ہوت خیل
سکنوت خیل
اروت
کرزولی
ممن زئی
موسے
ناہرزئی
رستم
اسوت
سنجر
جنان زئی
زکوزئی
اچو
احمد جوان مرد
اغوک خیل
نورزئی
مجازی
سام
استوری
یدوزئی
سرو
شیخ سلیمان دانا
ممونزئی
ماخیل
بہادر خیل
ہزئی تازئی
شیخ محمود
شیخ ملیح قتال
شیخ حسن سرست
دختر
ایک
ایک
اخیل
گداکر
شیخ بازید دریائی
شیخ علی شہباز
شیخ احمد زندہ پیر
احمد جہان
یاصدرالدین
شیخ خواجہ
مالی زائی
علی شیر
شاہ سکندر


صدرالدین
محمد بایزید خان عبداللہ زاد خان بہلول خان
حسن عیسیٰ موسیٰ
فیروز خان اختیار خان شیر خان حسین خان
فتح محمد خان
خواجہ محمد خان منصور خان عبداللہ خان
شاہ محمد خان
خواجہ خضر خان
شیر محمد خان انکی اولاد کا حال دوسرے صفحہ پر ہے
غلام حسین خان جمال خان مرزا خان محمد عظیم خان غلام رسول خان غلام علی خان اکبر خان
بیکن خان بہادر خان عمر خان اسد اللہ خان عطاء اللہ خان رحمن خان
نواب زین خان فتح خان دلیر خان ہمت خان حسین خان سلطان خان محمد علی خان
امام بخش خان
نواب امیر خان
طرہ باز خان
رحمت علی خان فضل علی خان امام علی خان
لاولد لاولد
نعمت خان
نواب محبوب علی خان
فیض علی خان رستم علی خان
دلاور علی خان
انور خان
نواب سکندر علی خان
غلام محمد خان
نواب ابراہیم علی خان عنایت علی خان
مہر محمد خان
احسن علی خان باقر علی خان محمد علی خان ذوالفقار علی خان یوسف علی خان
نواب اکبر علی خان جعفر علی خان
نتھو خان تقی خان
کریم خان باجو خان رحمن خان غلام شیر خان
قادر بخش خان محمد بخش خان شاکر خان خان بہادر خان طالع مند خان سعادت خان
نو خان مخدوم بخش خان اسلم خان
ناہر خان ولی خان
رحمت خان خاص خان
فیروز خان سردار خان فوجدار خان
دربار خان مظفر خان
الٰہی بخش خان نجیب خان
جیمی خان غریب بخش خان گامو خان نور محمد خان
چھجو خان حسین خان جنگ خان
فتح علی خان شجاعت علی خان



اختیار خان ابن بازید خان
ناصر خان
نصر خان
ولی محمد خان
اصالت خان
محمد غوث خان
شہباز خان
منگو خان
میہو خان
اسدی خان
یقا محمد خان
نور محمد خان
یعقوب خان
عالم خان
وارث خان
عطا محمد خان
طراز خان
سردار خان
طالع مند خان
اخند خان
علی خان
دوند خان
بوتی خان
عالم
سیف خان
سبز خان
ساہو خان
گامی خان
حمزہ خان
بھیکی خان
الف خان
فجو خان
بہادل خان
فتح جنگ خان
بہادر جنگ خان
شجاع خان
محمد حسین خان
حمید خان
رشید خان
لاولد
رفیق خان
لاولد
کوہ خان
الفو خان
ملو خان
خدا خان

حالات قوم شروانی برادر علاقی لودی

شروانی - شاہ حسین کا دوسرا فرزند ہے جو بی بی دختر کاغ دوڑ کے بطن سے پیدا ہوا شروانی کی اولاد شروانی کے نام سے معروف ہے بعد انتقال شروانی اوس کا بڑا فرزند سری پال جانشین ہوا اگرچہ قوم کی تعداد مین ترقی ہوتی رہی مگر سرداری قوم کی سری پال کی اولاد مین محدود رہی شروانیون نے بعد شہاب الدین غوری تقریباً سنہ ۱۲۰۰ء مین اپنے قدیمی وطن کوہ سلیمان سے نکلکر ڈرابن پر معہ دیہات ملحقہ کے قبضہ کر لیا ڈرابن قدیم تو کسی وجہ سے ویران ہو گیا مگر اوسکے متصل بلیچ قتال نے جو شروانی کی بارہوین پشت مین تھا ایک گاؤن آباد کیا اور اوس کا نام بھی ڈرابن رکھا -

شیخ صدرالدین یا صدر جہان

بلیچ قتال کے پرپوتے اور احمد زندہ پیر کے بیٹے ۱۴۶۹ء مین ڈرابن سے بطور سیاحت ہندوستان مین آئے اور جب اس جگہ پہونچے جہان اب مالیرکوٹلہ آباد ہے تو یہان ایک ستلج کا نالہ بہتا تھا اور اوسکے کنارے ایک گاؤن بھومسی[+] آباد تھا آپ کو

[+] اس گاؤن کو بھیم سین راجہ جد شیخ طے کے بھائی نے آباد کیا تھا -

یہان کی فضا پسند آئی اور یہونس کا عبادت خانہ بنا کر یاد الٰہی مین مصروف ہوئے
ایک روز تقریباً ۸۵۵ھ مین سلطان بہلول لودی حمید خان وزیر کا بلایا ہوا۔ سرہند
سے دہلی کو جاتا تہا کہ اوسکا مقام آپ کی عبادت خانہ کے متصل ہوا آپ کے زہد
اتقیٰ کا حال سنکر بغرض حصول فیوضات باطنی زیارت کو آیا اور جب جانے لگا
تو دل مین نیت کی کہ اگر وہ دہلی کا بادشاہ ہوجاسے تو اپنی دختر کا نکاح آپ سے
کر دیگا دہلی پہونچنے پر سلطان کی مراد پوری ہوئی۔ سلطان نے ایفا سے عہد کیا۔ اور
اپنی دختر کا نکاح آپ سے کرکے گذارہ کے واسطے چھپن دیہات چہوٹے اور بارہ
دیہات بڑے نذر کئے بعد نکاح کے آپنے ایک گاؤن آباد کیا اور اوسکا نام مالیر رکہا۔

وجہ تسمیہ مالیر

لکھتے ہین۔ (مصنف گوشۂ پنجاب وحیات افغانی) کہ آپ نے اپنی ایک معتقدہ
ضعیفہ قوم مالی مسلمان کی یادگار کے طور پر اوسکے نام کے آخر حرف (ر) جو حرف
اول خدا کے نام رب کا ہے۔ ایزاد کرکے اوسکا نام مالیر رکہا۔ کوئی لکہتا ہے (اہالیان
ریاست مالیر کوٹلہ بروقت افتتاح موتی بازار شہر کوٹلہ مالیر) کہ بہوم سے ہین جس کا حال
اوپر لکہہ آیا ہون۔ رائی براہ کے خاندان مین ایک راجہ ملہیر سنگہ گزرا ہے اوسنے ایک
قلعہ تعمیر کیا جسکا نام ملہیر گڈہ رکہا۔ چونکہ یہ گاؤن بہی اوسکے متصل آباد ہوا ہے اسواسطے

اسکا نام ملہیر گڈھ ہوکر۔ مالیر رہ گیا۔

مگر یہ دونو وجہ تسمیہ ناقابل قبول ہین۔ اول تو نام مقتدرہ کا۔ مالی نہین ہے۔ قوم کا نام
مالی ہے اس صورت مین اگر یادگار ہوسکتی ہے تو قوم کی ہوسکتی ہے نہ کہ ضعیفہ کی
دوسری ملہیر سنگھ کا نام خیالی ہے اگر ہو بھی تو کیا یہ سمجھ مین آتا ہے کہ گاؤن تو حضرت
شیخ صاحب آباد کرین اور نام ہو ملہیر سنگھ کا۔

یہ شاخسانے اون لوگون کی من گھڑت ہین جو آپ کے خاندان سے لاعلم ہین
یہ مسلمہ رواج ہے کہ ہر شخص نوآباد گاؤن کا نام اپنے کسی بزرگ خاندان کے نام پر
رکھتا ہے جیسا کہ شروانی کوٹ اس لئے یقیناً یہ نام اونکے کسی بزرگ خاندان کا ہے
خواہ مرد ہو یا عورت اگرچہ مردون مین کوئی نام مالی نہین شاید عورت ہو۔ مگر عورتون مین
ضرور ہوگا کیونکہ آپ کے بھائی کا نام مالی زئی تھا۔ جسکے معنی ہوئے مالی کا بیٹا
اس نام سے فیصلہ کر دیا کہ یہ نام اونکے کسی بزرگ خاندان کا ہے۔ اوسکے آگے
حرف (یر) جو رب ہند کے نام کا جزو اول ہے ایزاد کرکے اوس کا نام مالیر رکھا۔

آپ نے بعد مناکحت دختر سلطان بہلول لودی دوسرا نکاح دختر راے بہرام رئیس
کپورتھلہ کے ساتھ کیا شہزادی کے بطن سے حسن اور دختر راے بہرام کے بطن
سے عیسی و موسی پیدا ہوئے شیخ صدر الدین نے بعمر اکثر سال ۹۲۱ھ ۱۵۱۵ع کو رحلت

فرمائی مزار آپکا الیر میں زیارت گاہ خاص و عام ہے۔

بعد انتقال شیخ صمد الدین کے اونکے فرزند حسن سے جو اپنے پدر بزرگوار کی طرح فقیرانہ

مشرب رکھتے تھے۔ آپ کے مزار کی خدمت اختیار کی اور عیسیٰ و موسیٰ نے انتظام

ریاست سنبھالا۔ موسیٰ نے لاولد انتقال کیا۔ اسکے بعد عیسیٰ نے ۱۵۳۸ء میں وفات

پائی۔ ان کے اکلوتے فرزند۔

شاہ محمد خان

جانشین ہوئے انکے تین فرزند خواجہ مسعود خان معروف خواجہ اسحاق و منصور خان

و عبداللہ خان تھے۔ شاہ محمد خان نے ۱۵۴۵ء میں رحلت کی اور آپ کے

بڑے فرزند۔

خواجہ مسعود خان معروف خواجہ اسحاق

جانشین ہوئے اور ۱۵۶۶ء میں رہگرائے عالم بقا ہوئے ان کے اکلوتے

فرزند۔

فتح محمد خان

مسند نشین ہوئے اور ۱۶۰۴ء میں انتقال کیا ان کے تین فرزند محمد بایزید خان

عبدالرزاق خان اور بہلول خان تھے۔ بعد انتقال فتح محمد خان کے ان کے

بڑے فرزند۔

محمد بازید خان

مسند نشین ہوئے اور کچھ عرصے کے بعد بھائیون سے ناراض ہو کر دہلی مین
بحضور محی الدین عالمگیر بادشاہ ہند چلے گئے اور مورد عنایت ہوئے۔ ایکروز بادشاہ
شکار کے لیے سوار ہوئے یہ بھی ہمرکاب تھے شکارگاہ مین ایک شیر نمودار ہوا
بادشاہ نے حکم دے رکھا کہ کوئی شیر پر حربہ نکرے۔ بہ نفس نفیس شیر کے مقابل ہوئے
اتفاقاً بادشاہ کا وار خالی گیا قریب تھا کہ شیر بادشاہ کو گزند پہونچاتا کہ اتنے مین بازید خان
تلوار سوت کے مقابل ہوئے اور شیر کو ہلاک کر دیا۔ بادشاہ اس قابل قدر شجاعت سے
بہت خوش ہوئے اور اسکے صلہ مین دو پرگنہ قادرآباد اور نوگانون جاگیر مین دیکر خطاب
نوابی عطا کیا۔ وہان سے بازید خان نے واپس آکر ۱۰۶۸ھ ۱۶۵۷ء مین مالیر کے متصل کوٹلہ
آباد کیا اور اسکے دو برس بعد ۱۰۷۰ھ ۱۶۵۹ء مین انتقال کیا ان کے چار بیٹے۔ فیروز خان
اختیار خان۔ سرور خان۔ حسین خان تھے انمین سے

نواب فیروز خان

* ان دونون پرگنون مین سے اب صرف دو گانون ۔ بنجو کی اور اوپو کی ریاست کوٹلہ مین ہے اور باقی دیہات علاقہ پٹیالہ مین شامل ہے۔

جانشین ہوئے۔ ان کے دو فرزند شیر محمد خان اور خضر خان تھے ۱۶۷۲ع / ۱۰۸۳ھ مین انکا انتقال ہوا اور ان کے بڑے فرزند

نواب شیر محمد خان

جانشین ہوئے۔ ان کی شجاعت کا شہرہ سنکر عالمگیر بادشاہ ہند نے یاد کیا اور ایک سرکش روہیلہ بدایون کی گرفتاری پر مامور کیا۔ شیر خان نے روہیلہ مذکور کو گرفتار کرکے بادشاہ کے روبرو حاضر کیا جس کے صلہ مین بادشاہ نے ستر سوا صدی جاگیرین دیے منجملہ ان کے ایک گاؤن مین شیر محمد خان نے ایک قلعہ تعمیر کیا اور اوسکا نام شیر پور رکھا۔ شیر محمد خان کے سات فرزند غلام حسین خان جمال خان فیروز خان محمد عظیم خان۔ غلام رسول خان غلام علی خان۔ اکبر علی خان تھے ۱۷۱۴ع / ۱۱۲۴ھ مین شیر محمد خان نے انتقال کیا اور ان کے بڑے فرزند۔

نواب غلام حسین خان

جانشین ہوئے مگر چند روز کے بعد اونھون نے ریاست اپنے چھوٹے بھائی۔ جمال خان کو دیکر ۱۷۱۹ع / ۱۱۳۱ھ مین انتقال کیا۔

نواب جمال خان

مسند نشین ہوئے آپ بے مثل بہادر تھے اوس زمانہ مین آپ کی شجاعت کے

رستم سپہ دار مشہور ہوئے تھے جب نواب محمد علی خان ناظم سرہند ہو کر آئے اونہوں نے سرکشوں کے دبانے میں نواب علی محمد خان کو امداد دی ۱۱۶۰ھ ۱۷۴۷ء میں جب احمد شاہ درانی کی ہندوستان میں آمد آمد ہوئی اور محمد شاہ بادشاہ دہلی نے اپنے فرزند احمد شاہ کو مقابلہ پر بھیجا تو یہ بھی شہزادہ کے لشکر کے ساتھ شامل ہو گئے مگر دوبارہ شاہ درانی کے آنے پر شاہ درانی کے مورد عنایت ہوئے جب آدینہ بیگ خان نے صوبہ جالندھر سے بیدخل ہو کر روپڑ پر قبضہ کر لیا تو احمد شاہ بادشاہ دہلی کے ایما سے جمال خان اوسکے استیصال پر مامور ہوئے جب بمقام روپڑ باہم لڑائی شروع ہوئی تو تقدیراً ایک گولی جمال خان کے لگی جس سے ۱۱۶۹ھ ۱۷۵۵ء میں شہید ہوئے۔* جمال خان کے پانچ فرزند بھیکن خان بہادر خان عمر خان۔ اسد اللہ خان عطاء اللہ خان تھے بعد شہادت جمال خان اونکے بڑے فرزند

نواب بھیکن خان

جانشین ہوئے جب شاہ درانی اخیر دفعہ ہندوستان میں آیا تو بھیکن خان کٹرہ بوانہ شاہ درانی کی خدمت میں حاضر ہوئے شاہ درانی نے بعد عطائے خلعت فاخرہ انکو

* سال انتقال میں نے ایک معتبر تحریر سے لکھدیا ہے۔ مگر مجھکو اسمیں شبہ ہے کیا معنی کہ سر لیپل گریفن صاحب نے اپنی تاریخ میں ۱۷۶۱ء میں زندہ ہونا تحریر کیا ہے وہ لکھتے ہیں کہ زین خان (صوبہ دار سرہند) کو اپنا منصب سنبھالنا دشوار ہو جاتا اگر جمال خان مددگار ہوتے۔

اجازت ابدالی نے سکہ کی دی جسپر یہ سجع منقوش تہا۔

حکم شد از قادر بیچون بہ احمد بادشاہ   سکہ زن بر سیم و زر از اوج ماہی تا بماہ

بیکن خان نے ۱۱۷۶ھ ۱۷۶۳ء میں مہاراجہ آلا سنگہ والی پٹیالہ سے بمقام ساماند لڑکر واپس آرہے تھے کہ راستہ میں بمقام کالا جہاڑ کسی نے پیچھے سے گولی مارکر شہید کر دیا ان کے بعد بجائے ان کے فرزند نواب وزیر خان کے ان کے بہائی۔

بہادر خان

جانشین ہوئے انکے عہد میں شیرپور کے کارندہ خلیل بیگ نے ناراض ہوکر سرکار پٹیالہ کا تہانہ شیرپور میں بٹہا کر اون کا قبضہ کرادیا اسپر باہم بہادر خان اور مہاراجہ امر سنگہ کے لڑائیاں ہوئیں۔

۱۷۶۶ء میں مہاراجہ امر سنگہ نے بمعیت سردار جسا سنگہ اہلووالیہ و دیگر سرداران سکھ علاقہ کوٹلہ پر چڑہائی کی جس میں بہادر خان بہی مقابل ہوئے۔ اور بمقام جہل ایک خونریز لڑائی ہوئی جس میں بہادر خان شہید ہوئے اور مہاراجہ امر سنگہ نے پرگنہ پائل اور اسیرہ پر قبضہ کر لیا اور علاقہ ملو سرداران سنگہ نے دبالیا انکے بعد ان کے بہائی

عمر خان

جانشین ہوئے ان کے عہد میں معلوم ہوتا ہے کہ مہاراجہ امر سنگہ سے روسای

کوٹلہ کے تعلقات دوستانہ قایم ہوگئے تہے کیونکہ ۱۷۷۱ء مین جب کنور ہمت سنگہ نے مہاراجہ امر سنگہ سے بغاوت کرکے پٹیالہ پر قبضہ کیا تو اس وقت وزیر خانصاحب اور عمر خان صاحب واسطے امداد مہاراجہ امر سنگہ کے پٹیالہ گئے تہے وزیر خانصاحب نے تو تحصیل سکون کے زچ کرتے ہین جنہون نے پٹیالہ کے علاقہ کوڑامی ہنگر پر قبضہ کرکے فوج مہاراجہ پٹیالہ کو شکست دی تہی خوب جوہر شجاعت دکہائے جس سے وہ اوس روپیہ کو لیکر جو کنور صاحب نے اونکو دینا کہا تہا واپس چلے گئے کچہہ دور وزیر خانصاحب ساتہ گئے تاکہ راہ جاتے ہوئے کچہہ فساد نہ کرنے پائین ۔ علاوہ اسکے ۱۷۸۰ء مین جب سیالبہ کے مقام سردار ہری سنگہ کے مقابلہ مین فوج پٹیالہ نے شکست کہائی اور دیوان نانومل زخمی ہوا تو مہاراجہ امر سنگہ والی پٹیالہ کی استمداد پر عمر خان صاحب ۔ اسد اللہ خان صاحب ۔ عطاء اللہ خان صاحب بہی سیالبہ گئے تہے ۔

۱۷۸۱ء کو عمر خانصاحب نے انتقال کیا اور اونکے بعد ان کے بہائی ۔

اسد اللہ خان

جانشین ہوئے اور ۱۷۸۱ء مین فوت ہوئے ان کے بہائی ۔

عطاء اللہ خان

جانشین ہوئے۔ ۱۷۹۲ء میں بیدی صاحب سنگہ اونہ والی نے سکہہ سردارونکو اپنے شامل کر کے کوٹلہ میں گاؤکشی ہوتی ہے بابت سکہ سردارونکو ہمراہ لیکر کوٹلہ پر چڑہ آئے اور لوٹ کھسوٹ کے چلتے ہوئے ۱۸۰۸ء میں مہاراجہ رنجیت سنگہ نے فریدکوٹ کے کوٹلہ پر دہاوا کیا سفیر انگریزی مٹکاف صاحب بھی ساتھ تھے۔ آتے ہی عطاء اللہ خانصاحب سے ایک لاکھ روپیہ نذرانہ مانگا۔ ان کے پاس اتنا روپیہ کہاں تھا جس قدر روپیہ بہم پہونچا وہ لیا اور پانچ دیہات آہرا پہنیرہ جیبل۔ کلار سیار پر قبضہ کرلیا اور پھر بھی مطالبہ جاری رہا۔ باقی کی بابت رؤسا رہپو لکیاں ضامن بنے عطاء اللہ خان نے اپنے معتمد سفیر انگریزی مٹکاف صاحب کے پاس بہیجکر التجا کی کہ گورنمنٹ اون کو اپنی حمایت میں لے لے۔ مٹکاف صاحب نے اسوقت اس بات میں مداخلت کرنے سے انکار کیا۔ کوٹلہ سے آگے جب انبالہ جانیکا مہاراجہ نے ارادہ کیا۔ اور مٹکاف صاحب بھی انبالہ چلے اور وہاں عہدنامہ پر دستخط کرنے کی بابت کہا۔ تو مٹکاف صاحب نے انکار کیا کیونکہ جو کچھ برتاؤ مہاراجہ کا عطاء اللہ خان کے ساتھ ہوا اوس سے وہ سمجھ گئے کہ مہاراجہ رنجیت سنگہ نے اونکو اپنی کامیابی کا ذریعہ بنا لیا ہے اس لئے آگے جانے سے اونہوں نے صاف انکار کیا اور کوٹلہ سے فتح آباد میں آگئے جو اونکے قیام کے واسطے تجویز ہوا تہا۔ مہاراجہ رنجیت سنگہ کے جانے کے بعد

کرنل آخترلونی صاحب بغرض استحکام سرحد این روے ستلج لودہانہ جاتے ہوئے کوٹلہ مین ٹھہرے اور ضامنون کے تہانہ جو بغرض وصول اقبایا نذرانہ مطلوبہ مہاراجہ رنجیت سنگہ قایم تہے حکماً اُٹھوا دئے - اور عطا اللہ خان کو مسند حکومت پر بٹہایا - انھی دنون مین وزیر خانصاحب نے دعوی ریاست کوٹلہ بذریعہ کرنل صاحب گورنمنٹ انگریزی مین اس بنا پر دائر کیا کہ وہ بہکن خان فرزند جمال خان کے بیٹے ہین در صورت موجودگی اولاد نرینہ کے بہائیونکا کچہہ حق نہ تہا - ہنوز دعوی دائر تہا کہ عطا اللہ خان کا انتقال ہو گیا اور پیشگاہ گورنمنٹ سے ۱۸۱۰ء مین وزیر خان صاحب نسلاً بعد نسلاً بطناً بعد بطناً رئیس کوٹلہ تسلیم کئے گئے -

رحمت علی خان فرزند عطا اللہ خان نے بخلاف اس تجویز کے کلکتہ جا کر پیروی کی مگر انکا کلکتہ مین مئی ۱۸۲۹ء کو انتقال ہوا - اور جنازہ کوٹلہ مین لا کر دفن کیا گیا -

نواب وزیر خان

۱۸۱۰ء مین مسند نشین ریاست ہوئے - اور اپنے فرزند امیر خانصاحب کو بغرض امداد کرنل آخترلونی صاحب کے پاس بہیجا - جو گورکہون سے لڑنے کے لئے جانے کو بمقام نالہ گڑہ ٹہرے ہوئے تہے وہان سے امیر خانصاحب ہمراہی کرنل صاحب قلعہ ملون کے محاصرہ مین شریک ہوکر خدمات گورنمنٹ کو کامیابی سے انجام دیتے رہے

سنہ ۱۸۲۱ء کو نواب وزیر خان صاحب نے انتقال کیا۔ انکے فرزند

نواب امیر خان

مسند نشین ہوئے انکے زمانہ مین سنہ ۱۸۲۶ء کو فیض علیخان برادر رحمت علیخان مرحوم گورنمنٹ انگریزی کی بقاعدہ فوج کے سپہ سالار بنا کر بھرت پور و جن سال کی تنبیہہ کو بھیجے گئے۔

سنہ ۱۸۴۵ء کو نواب امیر خان نے بوقت ہنگامہ ستلج اپنے فرزند محبوب علیخان اور رحمت علیخان فرزند عطار اللہ خان کو فوج دیکر گورنمنٹ انگریزی کی مدد کو بھیجا۔ ان دونون صاحبون نے وہان پہونچکر پوری امداد دی جس کے صلہ مین تین گاؤن فتحپور مہیرتہ۔ رسولپور منجانب گورنمنٹ عطا ہوئے۔

سنہ ۱۸۴۶ء کو نواب امیر خان نے انتقال کیا انکے فرزند۔

نواب محبوب علیخان

مسند ریاست پر متمکن ہوئے۔ انکے عہد مین سنہ ۱۸۵۷ء کو غدر ہوا۔ نواب صاحب فوج لیکر لودہانہ پہونچے اور گورنمنٹ کی خدمات کی انجام دہی مین مصروف ہوئے۔ اثنائے مصروفیت مین بمقام لودہانہ ۳۰ نومبر سنہ ۱۸۵۷ء کو انتقال کیا۔ آپ کے فرزند۔

نواب سکندر علی خان

رئیس ہوئے اور ۲۶ جولائی ۱۹۱۱ء کو لاولد انتقال کیا۔ ان کے انتقال کے وقت دعویداران ریاست مین منجملہ پانچ شاخون نواب جمال خان کے صرف دو شاخین حی القایم تھین۔

۱۔ شاخ بہادر خانصاحب کی جس مین اونکے پوتے غلام محمد خانصاحب تھے۔

۲۔ شاخ عطااللہ خان صاحب کی جس مین اون کے پرپوتے ابراہیم علیخان تھے دونون صاحبون نے اپنے اپنے استحقاق کو معہ دلائل ترجیحی کے گورنمنٹ مین پیش کیا ہنوز جانشینی کا معاملہ زیر تجویز تھا۔ اور یہ دونو صاحب پیروی مین مصروف تھے کہ کوٹلہ مین کوکے آگئے اور آتے ہی وندہ مچا دیا۔ کوتوال شہر کوٹلہ مقابل ہوا اور مردانہ وار لڑکر معہ دس سپاہیون کے کام آیا۔ کوکون مین سے بھی۔ نو نفر قتل ہوئے۔ یہان سے کوکے شیرپور کی طرف چلے گئے اور وہان اہلکاران سرکار پٹیالہ کے ہاتھ گرفتار ہوئے۔ گورنمنٹ نے بھی معاملہ مسند نشینی جلد طے کرنا مناسب خیال کیا۔ اور جانبین کے دلائل رسم و رواج خاندان و احکام شرع شریف پر غور کر کے مستحق جانشینی ابراہیم علی خان صاحب کو باختیارات کامل تسلیم کیا۔ غلام محمد خان صاحب کو بھی چالیس ہزار کا علاقہ ریاست دلوا دیا۔ اور تجویز کیا کہ تاحیات اختیارات

دیوانی و فوجداری غلام محمد خانصاحب کو حاصل رہین گے اور اون کے انتقال
کے بعد بجز وصول مالگذاری تمام اختیارات دیوانی و فوجداری رئیس کو منتقل
ہون گے۔

سنہ ۱۸۷۸ء مین غلام محمد خان صاحب نے انتقال کیا۔ اون کا علاقہ اون کے
فرزند احسن علیخان صاحب۔ باقر علیخان صاحب۔ محمد علیخان صاحب۔ ذوالفقار علیخان
صاحب۔ اور یوسف علیخان صاحب کے قبضہ مین ہے۔ افسوس کہ یوسف علیخان
عین جوانی مین سنہ ۱۹۰۲ء کو لاولد فوت ہوئے۔

نواب ابراہیم علیخان

سنہ ۱۹۰۴ء مین مسند نشین ریاست کوٹلہ ہوئے۔ اور انتظام ریاست و داد دہی
رعایا مین مصروف ہوئے۔ مگر افسوس کہ چند سال کے بعد عارضہ اختلال دماغ
مین مبتلا ہوئے جو ابتک لاحق ہے۔

نواب صاحب کے دو فرزند۔ ولی عہد احمد علیخان صاحب اور جعفر علیخان
صاحب ہین۔ ولی عہد احمد علیخان صاحب چیف کالج لاہور کے تعلیم یافتہ ہین۔
بوجہ بیماری نواب صاحب اور نابالغی ولی عہد صاحب کو جانب گورنمنٹ
کے ایجنٹ کوٹلہ کے مقرر ہوتے رہے۔ اگرچہ اب بھی جانب گورنمنٹ

شمس امیر الدین احمد خانصاحب نواب لوہارو ایجنٹ کوٹلہ تھے۔ مگر گورنمنٹ نے

نواب صاحب بالقابہ مغل بخارائی ہیں خواجہ احمد یسوی کی اولاد میں۔ خواجہ عبد الرحمن ایک رئیس عالی خاندان بخارا میں تھے۔ اونکے تین فرزند قاسم جان عالم جان۔ عارف جان تھے۔ تینوں بھائی بہ تقاضائے شجاعت جبلی کچھ سوار ازبک وغیرہ ملازم رکھکر بخارا سے عازم ہندوستان ہوئے۔ جب لاہور میں پہونچے تو یہاں معین الملک عرف میر منو۔ فرزند قمر الدین خان وزیر الممالک صوبہ لاہور تھے۔ اونھوں نے تینوں بھائیوں کو اپنی مصاحبت میں لے لیا۔ بعد انتقال میر منو کے تینوں بھائی لاہور سے دہلی کو چلے آئے۔ یہ زمانہ شاہ عالم بادشاہ کا تھا جب دہلی میں پہونچے تو معلوم ہوا کہ شاہ عالم بادشاہ دہلی میرن کے مقابلہ کو بنگال گئے ہوئے ہیں۔ اونھوں نے بھی وہان کا قصد کیا اور وہ بھی جہاں شاہی لشکر مقیم تھا خیمہ زن ہوئے اور اس فکر میں تھے کہ بادشاہ کی نذر کے لئے کیا تجویز کیا جا کہ اسی اثنا میں زبانی مردمان یہ سنا کہ لشکر میرن کے لئے رسد و غلہ جا رہا ہے اور آج اوسکا مقام ایک گاؤں میں ہے جو یہاں سے چار پانچ کوس کے فاصلہ پر ہے قاسم جان نے جو سب سے بڑے تھے یہ سنکر اپنے دوسرے بھائی عالم جان کو دو سو سواروں کے ساتھ رسد مذکور کے لانے کو بھیجا اونھوں نے چھاپا مارکر تمام رسد چھین لی اور دو فیل چار سو شتر اور پچاس راس گاوان لیکر واپس آئے اور بادشاہ کے حضور میں پیش کئے۔ علی گوہر شاہ عالم قاسم جان کی اس کارگذاری سے بہت خوش ہوئے اور خطاب شرف الدولہ۔ خلعت عطا کیا اسکے کچھ دنوں کے بعد خبر میں ہستی میرن پر بجلی گری اس خوشخبری کو قاسم جان نے بادشاہ کے گوش گذار کیا جس پر اور بھی مسرور و خوشنود ہوئے غرض شاہ عالم نے ان کی بہادرانہ کوششوں کے صلہ میں منصب ہفت ہزاری اور خطاب اشرف الدولہ سہراب جنگ

ولیعہد صاحب کی لیاقت سے اگست ۱۹۰۳ء میں بموقعہ دربار اعلان تاجپوشی

بقیہ حاشیہ صفحہ ۴۵ - عطا فرمایا جب بادشاہ بعد فتح جنگ میرن نہضت فرمائے دہلی ہوئے تو یہ تینوں
بھائی بھی ہمرکاب بادشاہ دہلی مین آئے اور یہان سکونت مستقل اختیار کی ان کی سکونت کے باعث
دہلی مین قاسم جان کی گلی مشہور ہے - نواب قاسم جان اور عارف جان کا ایک ساتھ انتقال ہوگیا
عارف جان نے چار فرزند یادگار چھوڑے - نبی بخش خان - احمد بخش خان - محمد علی خان - الہی بخش خان
احمد بخش خان - ایک رسالہ ملازم رکھکر لارڈ لیک صاحب بہادر کے ساتھ اکثر مہمون مین شامل رہے
جس کے صلہ مین گورنمنٹ کی طرف سے دو علاقے فیروزپور وجھرکہ اور لوہارو اور بادشاہ کی طرف سے
خطاب فخر الدولہ دلاور الملک رستم جنگ بذریعہ رزیڈنٹ عطا ہوا - نواب احمد بخش خان کے تین فرزند
نواب شمس الدین خان ایک بیوی سے اور نواب امین الدین خان اور نواب ضیاء الدین خان دوسری
بیوی سے تھے نواب احمد بخش خان نے فیروزپور وجھرکہ نواب شمس الدین خان کو اور لوہارو امین الدین خان
کو دیا نواب شمس الدین خان کا زمانہ نے ورق حیات غیر طبعی طور پر چاک کیا یعنی ۱۸۳۵ء مین مسٹر
فریزر ایجنٹ دہلی کے قتل کی پاداش مین پھانسی دی گئی اور اونکی جاگیر فیروزپور جھرکہ ضبط ہوئی نواب
امین الدین خان ریاست لوہارو پر حکمران رہے اور اٹھارہ سو روپیہ ماہوار اپنے بھائی ضیاء الدین خان
کو دیتے رہے نواب امین الدین خان کی ایک بہن کے دو فرزند نواب محمد حسن خان میان خضر اور
نواب حسین خان میان بڈھے ہین ان دونو صاحبون سے مجھکو بھی شرف ملاقات حاصل ہے خاندانی
شرافت مین تو ان دو صاحبون کے کچھہ شک نہین مگر اخلاق اور مروت بھی ان دونو صاحبون پر ختم ہے جو

شاہنشاہ ہند و انگلینڈ ایڈورڈ ہفتم بمقام دہلی اختیارات حکمرانی کوٹلہ بمشاورت نواب صاحب لوہارو عطا کئے اور جب ولی عہد صاحب کی لیاقت اور حسن انتظام سے ثابت ہو گیا کہ وہ بخوبی بار انتظام ریاست کو متحمل ہو سکتی ہیں تو سنہ ۱۹۰۵ء میں ولیعہد صاحب بلا مشاورت نواب صاحب لوہارو ایجنٹ ریاست کوٹلہ منجانب گورنمنٹ قرار پائے اور نواب صاحب لوہارو شکریہ کے ساتھ سبکدوش کئے گئے ولیعہد صاحب خود انتظام ریاست میں مصروف ہوئے اور علمی تجربوں کو عملی طور پر استعمال فرمانے لگے اثنائے مصروفیت کاروبار ریاست میں آپ کا خیال ترقی تجارت کی طرف مائل ہوا اور ایسا خیال روسا کو بیحد ضروری اور فائدہ مند ہے کیونکہ اس میں نہ تنہا رعایا کا فائدہ ہے۔ بلکہ ترقی ریاست بھی شامل ہے اور اس مقصد کی تکمیل کے لئے بازار کا وسیع اور دوکانوں کا اس طرز وضع پر ہونا کہ جو تمام ضروریات تجارت کو کافی ہو۔ ضروری تھا تاکہ بیوپاری جنس تجارت کو اس میں لاسکیں اور

بقیہ حاشیہ صفحہ ۴۶۔ انتقال نواب امین الدین خان کے نواب علاء الدین خان ان کے فرزند مسند نشین ہوئے اور انکے بعد انکے فرزند نواب سر امیر الدین احمد خان مسند نشین ریاست لوہارو ہیں اور ایک لایق اور ہوشیار رئیس ہیں اپنی لیاقت کیوجہ سے کئی بار گورنمنٹ کی لیجس لیٹو کونسل کے ممبر رہ چکے ہیں ۱۹۰۳ء میں بموقعہ دربار اعلان تاجپوشی حضور ایڈورڈ ہفتم بمقام دہلی نواب صاحب ممدوح کو گورنمنٹ کیطرف سے

بحفاظت رکھ سکیں نگران دونو امور کی تکمیل بغیر طے کیے ایک تیسرے مرحلہ کے جو واقعی دشوار گذار تھا نا ممکن تھی اور وہ موقعہ کا انتخاب تھا جس میں بازار مرکز تجارت بنایا جاتا جو لوگ کہ اصول تمدن سے واقف تھے اون لوگوں کی نظریں ولیعہد صاحب بہادر کی طرف تھیں کہ دیکھیں ولی عہد صاحب بہادر اپنے ارادہ کی تکمیل میں کیا تجویز کرتے ہیں۔ کیا پرانا بازار شہر کوٹلہ کا کشادہ کیا جاتا ہے یا کسی حصہ شہر میں چھوٹا۔ موٹا گنج تعمیر ہوتا ہے جیسا اگر گنج ہے مگر ولی عہد صاحب بہادر نے ہر ایک پہلو پر غور کرکے اوس میدان کو منتخب کیا جو مالیر اور کوٹلہ کے مابین حد فاصل تھا واقعی یہ انتخاب کئی وجہ سے لاجواب تھا قطع نظر اس بات کے یہ موقع تجارت کے لحاظ سے بہت موزون ہے ایک تاریخی پہلو اس میں ایسا نمایان ہے کہ جس کے باعث مورخ بھی بے اختیار ولی عہد صاحب بہادر کی دانائی پر تحسین کے پھول نثار کرنیکی مبادرت کرتا ہے میرا ارادہ تھا کہ تاریخی پہلو کو پہلے عرض کرتا مگر پہلے موقعہ کی پسندیدگی پر ریمارک کرتا ہوں موقعہ واقعی ہر طرح موزون ہے اس موقعہ کے بازار سے جیسا کہ سکنا ئے کوٹلہ کو فائدہ ہے اوس سے زیادہ

بقیہ حاشیہ صفحہ ۴۲ - نو توپون کی سلامی کا ذاتی طور پر اعزاز حاصل ہوا ریاست لوہارو کا رقبہ اٹھائیس میل مربع اور آبادی بیس ہزار اور آمدنی ایک لاکھ ہے۔

اہل مالیر کوٹلہ کی تجارت عرصہ سے زوال پذیر تھی کوٹلہ والوں کے ساتھ اس بازار کی تجارت میں سکنائے
مالیر بھی برابر کے حصہ دار ہوگئے۔ تقدیر نے اس میدان کو اسی کام کیلئے محفوظ رکھا تھا جسکا انتخاب ثابت
کرتا ہے کہ ولیعہد صاحب بہادر کو تجارت کے اصولوں سے کامل واقفیت ہے غرض کہ اس میدان منتخبہ میں حسب
تجویز ولیعہد صاحب بہادر ملازمین و رعایا نے اپنی صرف سے ایک گنج جسکا نام ولیعہد صاحب بہادر کے نام
پر احمد گنج اور ایک بازار جسکا نام موتی بازار رکھا گیا تعمیر کیا جسکی خوبصورتی اور نقشہ کی واقعی ایسی ہے کہ چشم بازار
نگہ رو لگاہا نہ دیوار۔ مگر جو لوگ کہ تجارت کے دلدادہ ہیں وہ یہ دیکھتے ہیں کہ قطع نظر خوبصورتی عمارت کے احمد گنج
اور موتی بازار ایسا وسیع ہے یا نہیں کہ جس میں کئی کئی گاڑیاں جنس کی بھری ہوئی ادھر سے
اودھر گذر سکیں اور ایک ایک جگہ دس بیس گاڑیاں جنس کی بھری ہوئی کھڑی
ہو سکیں دوکانداروں کو ترقی تجارت کی غرض سے کچھ مراعات و بحالی ہے یا نہیں
اس غرض سے کبھی وہ احمد گنج اور موتی بازار کی وسعت اور اوسکے دوکانوں کی فراخی
کو دیکھتا ہے جب اون کو تجارت کے لئے کافی سمجھتا ہے تو پھر وہ دوکانداروں
سے سوال کرتا ہے کہ ریاست سے تمکو کیا مراعات و بحالی ہیں جسکا جواب ملتا
ہے کہ کسی کو بالفعل بالکل محصول چونگی معاف ہے اور کسیکو کمی محصول کی رعایت
دی گئی ہے۔ اس طرز عمل سے وہ یقین کرتا ہے کہ احمد گنج اور موتی بازار کی
تجارت میں بہت جلد معقول ترقی ہو جائیگی۔

اب تاریخی پہلو عرض کرتا ہون۔ معزز ناظرین آپ اس ناچیز تاریخ مین دیکھین گے کہ شیخ صدر الدین صاحب نے مالیر آباد کیا اور بایزید خانصاحب نے کوٹلہ ولیعہد صاحب نے احمد گنج اور موتی بازار۔ دونو آبادیون کے درمیان بناکر دونو شہرون کو ایک وسیع شہر بنا دیا گویا دو مختلف شہرون کو موتی بازار کی ایک لڑی مین پرو کر۔ مالیر کوٹلہ یکجائی نام سے معروف ہونیکا مستحق بنا دیا اور اختلاف کو اتفاق سے بدل دیا جو اس زمانہ کی رفتار کے موافق نہایت پاکیزہ خیال ہے۔

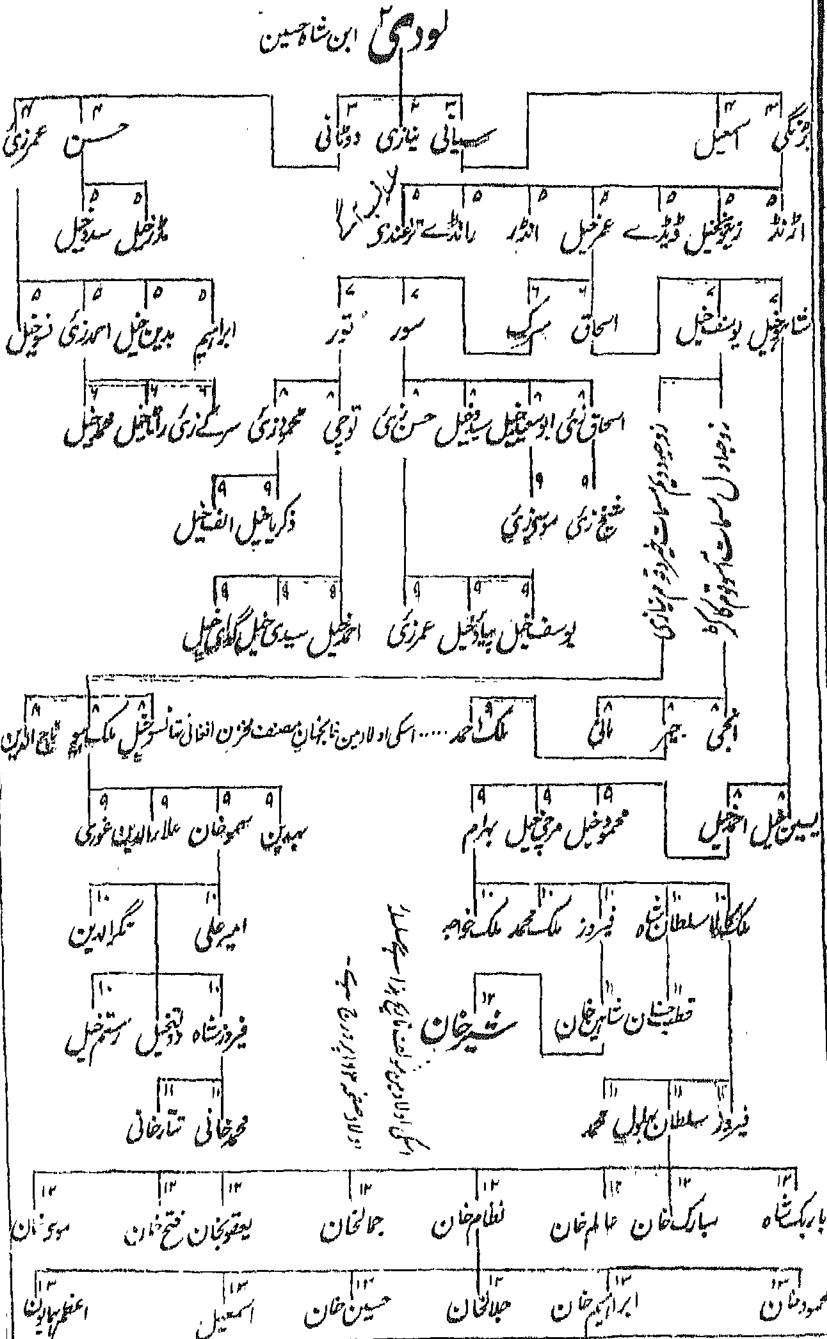
غرض کہ ولیعہد صاحب بہادر نے شب و روز کی مصروفیت ایکزکٹو و جوڈیشل معاملات سے ثابت کر دیا کہ آپ بہت جلد قابل قدر انتظامات ریاست سے مزید خوشنودی گورنمنٹ حاصل کرین گے اور داخل اور خارج ریاست پر پورا قابو کرین گے ریاست کوٹلہ کا دستہ امپیریل سپرمانیر ادائے خدمات گورنمنٹ مین بہت نیکنام ہے مہم کابل۔ وزیرستان چین پر گورنمنٹ کی خدمتون کو کامیابی سے انجام دیا اگرچہ اس دستہ کے قابل ادائے خدمات گورنمنٹ بنانے مین سابق کرنل محمد خان نے جو محمد عظیم خان چوتھے فرزند جمیعت خانصاحب نوابان کی اولاد مین ہین بہت کوشش کی مگر وہ عہدہ کرنیلی سے علیحدہ ہو کر اور معزز خدمات ریاست پر مامور ہوئے اور اونکی جگہ اوصاف علی خان جو اختیار خان فرزند بایزید خان صاحب کی اولاد مین ہین

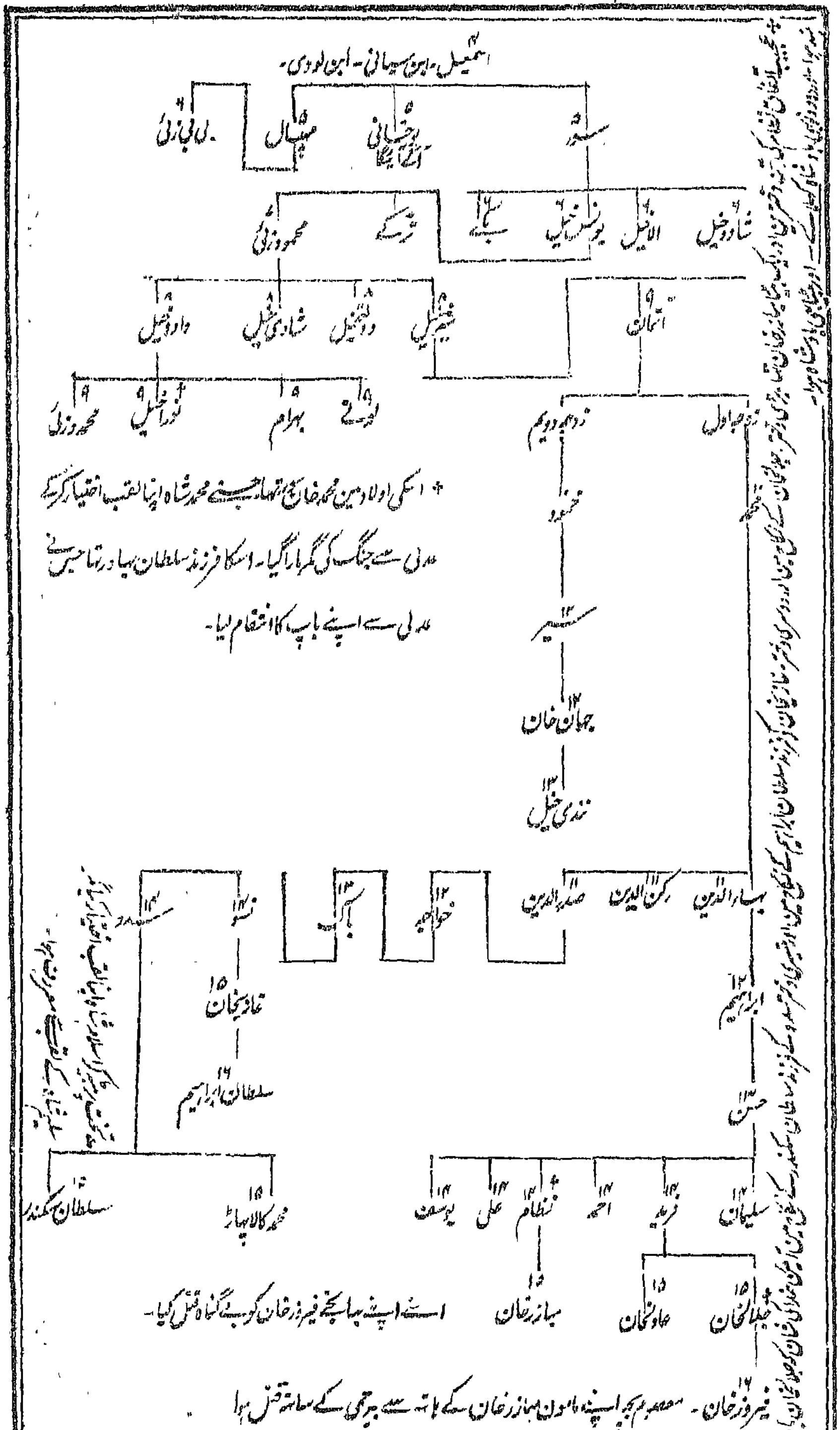
کرنل مقرر ہوگئے اور اس دستہ کی خدمات پسندیدہ کے صلہ مین پیشگاہ گورنمنٹ خطاب سی - آئی - اے - سے سرفراز ہوئے -

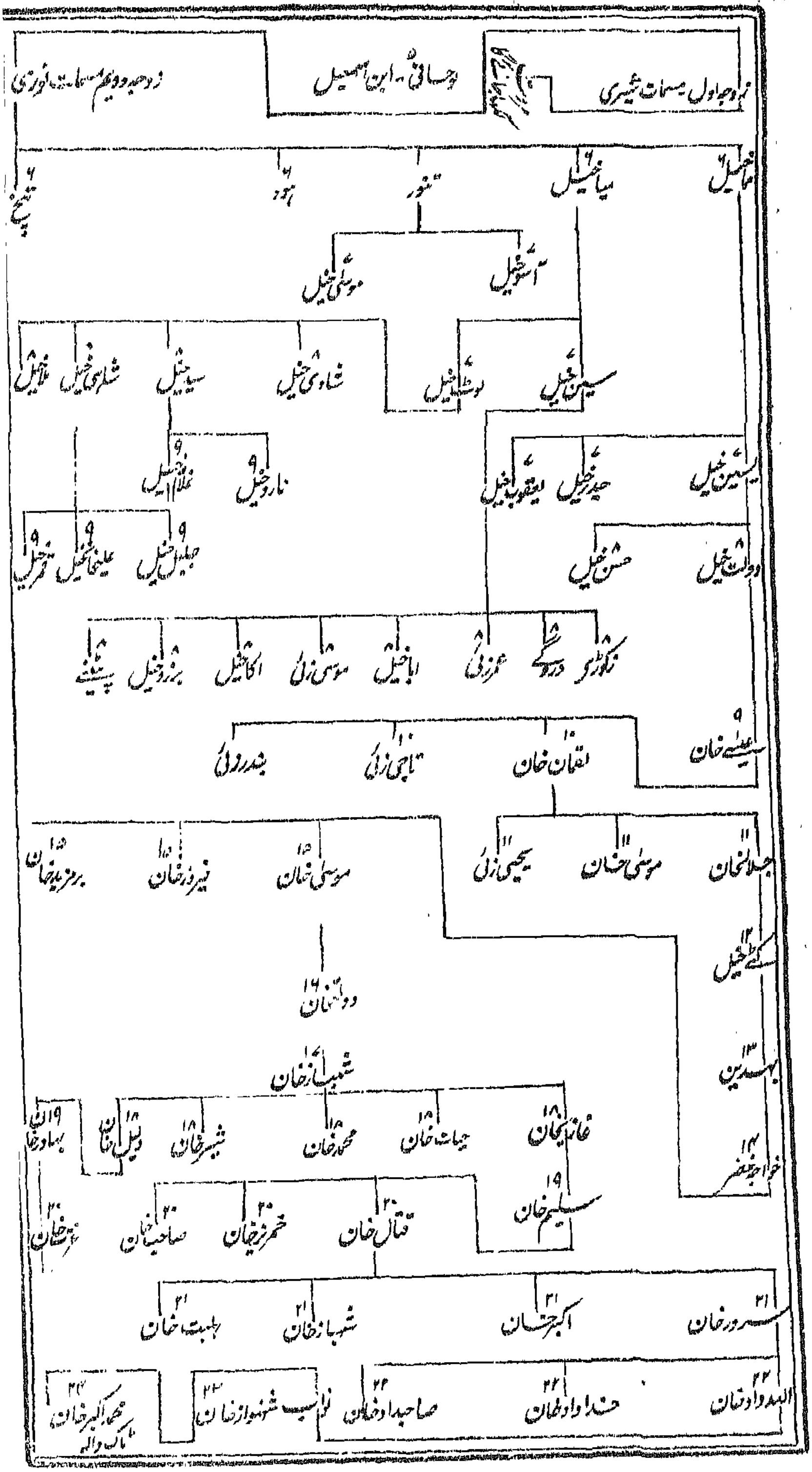
مالیر کوٹلہ مین اور بھی خوانین عالی شان ہین - احسن علیخان صاحب اور ان کے بھائیونکا حال اوپر کچھہ لکھہ آیا ہون اعادہ فضول ہے -

نواب ابراہیم علیخانصاحب کے بھائی عنایت علیخان صاحب اپنے عادات حمیدہ کے باعث میرے اللہ دوست کے خانصاحب جن سے مجھکو بھی نیاز حاصل ہے - تاہر خان صاحب بڑے فرزند - اختیار خانصاحب ابن بازید خانصاحب کی اولاد مین لائق اور منتظم ہین - ان کے دو فرزند منصب علی خان اور حشمت علی خان تھے منصب علیخان نے دو فرزند یادگار چھوڑ کر سنہ ۱۹۰۲ء مین انتقال کیا ریاست کوٹلہ کا رقبہ ایکسو ستاسٹھہ میل مربع ہے اور آبادی ایک لاکھہ اور آمدنی پانچ لاکھہ ہے -

باب دوم سلسلہ نسب وحالات ابراہیم عرف لودی واولاد لودی



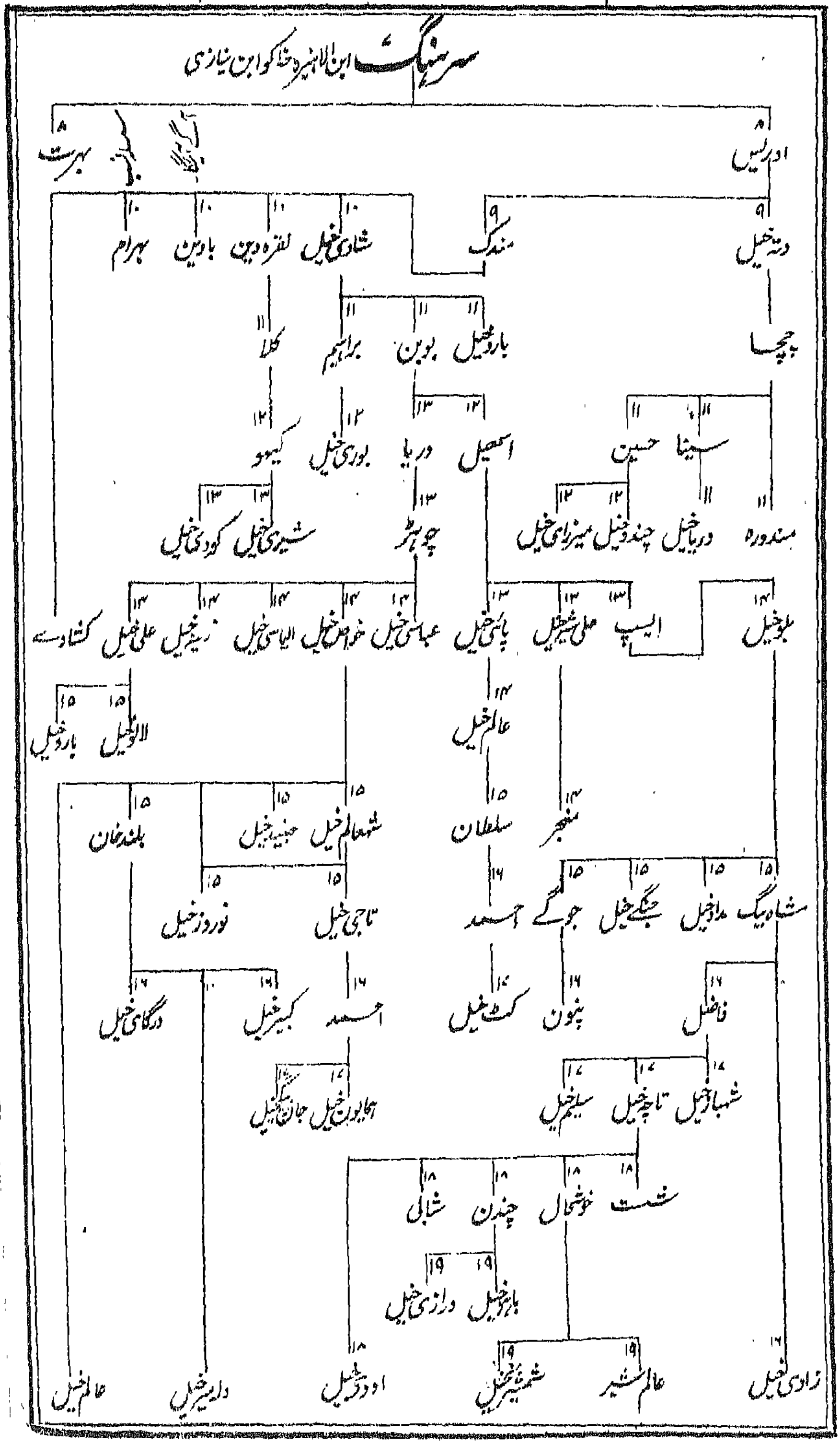

اسمٰعیل ابن سیانی ابن لودی
بی بی ازی
میہال
سنور
محمود زئی
شادوخیل
الایخیل
یونس خیل
وادوخیل
شادی خیل
شیخ خیل
اتمان
نوراخیل
بہرام
محمود زئی
جہان خان
بہادر الدین
رکن الدین
صدر الدین
خواجہ
تاتار خان
سلطان ابراہیم
سلطان سکندر
محمد کالا پہاڑ
ابراہیم
حسن
سلیمان
فرید
احمد
نظام
علی
یوسف
مبارز خان
عادل خان
جلال خان
* اسکی اولاد میں محمد خان تھا جسنے محمد شاہ اپنا لقب اختیار کر کے دہلی سے جنگ کی مگر مارا گیا۔ اسکا فرزند سلطان بہادر تھا جسنے دہلی سے اپنے باپ کا انتقام لیا۔
اسنے اپنے بھانجے فیروز خان کو بے گناہ قتل کیا۔
فیروز خان۔ معصوم بچہ اپنے ماموں مبارز خان کے ہاتھ سے بیرحمی کے ساتھ قتل ہوا

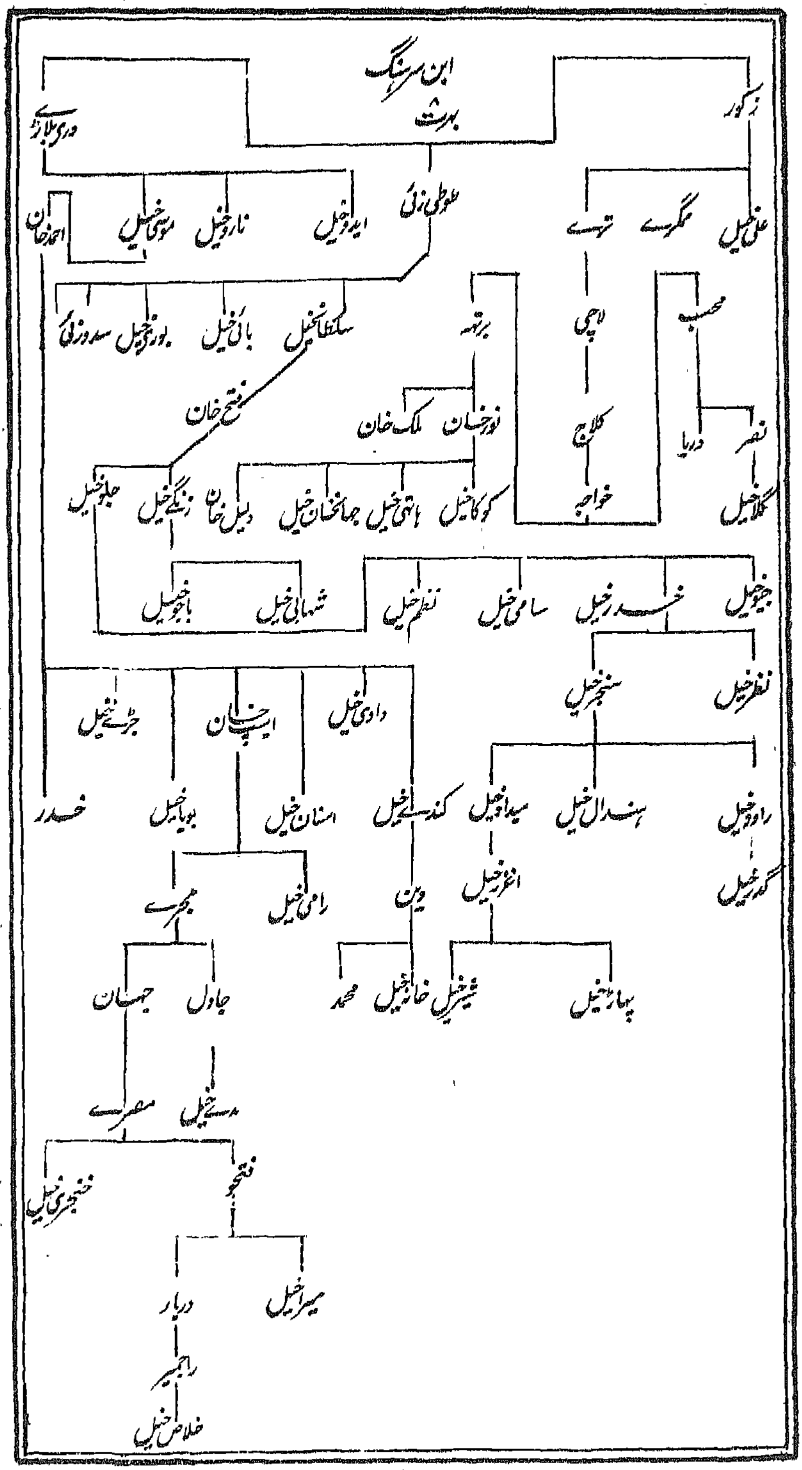

زوجہ اول مسمات شیری
لوحسانی ابن اسمعیل
زوجہ دوم مسمات تاوزی
میاخیل
تتور
ہود
آشوخیل
موسیٰ خیل
لوٹاخیل
شادی خیل
ملاخیل
یسین خیل
حیدرخیل
یعقوب خیل
ناروخیل
نظام خیل
دولت خیل
حسن خیل
جلیل خیل
قمرخیل
نکوزی
درویشی
عمرزی
اباخیل
موسیٰ زی
اکاخیل
بزرخیل
لقمان خان
تاجی زی
جلال خان
موسیٰ خان
یحییٰ زی
نیروز خان
دولت خان
شہباز خان
بہاء الدین
خواجہ خضر
غازی خان
حیات خان
محمد خان
شیر خان
دلیل خان
بہادر خان
سلیم خان
قتال خان
صاحب خان
سرور خان
اکبر خان
شہباز خان
ہیبت خان
الہ داد خان
خداداد خان
صاحبداد خان
نواب شہنواز خان
محمد اکبر خان

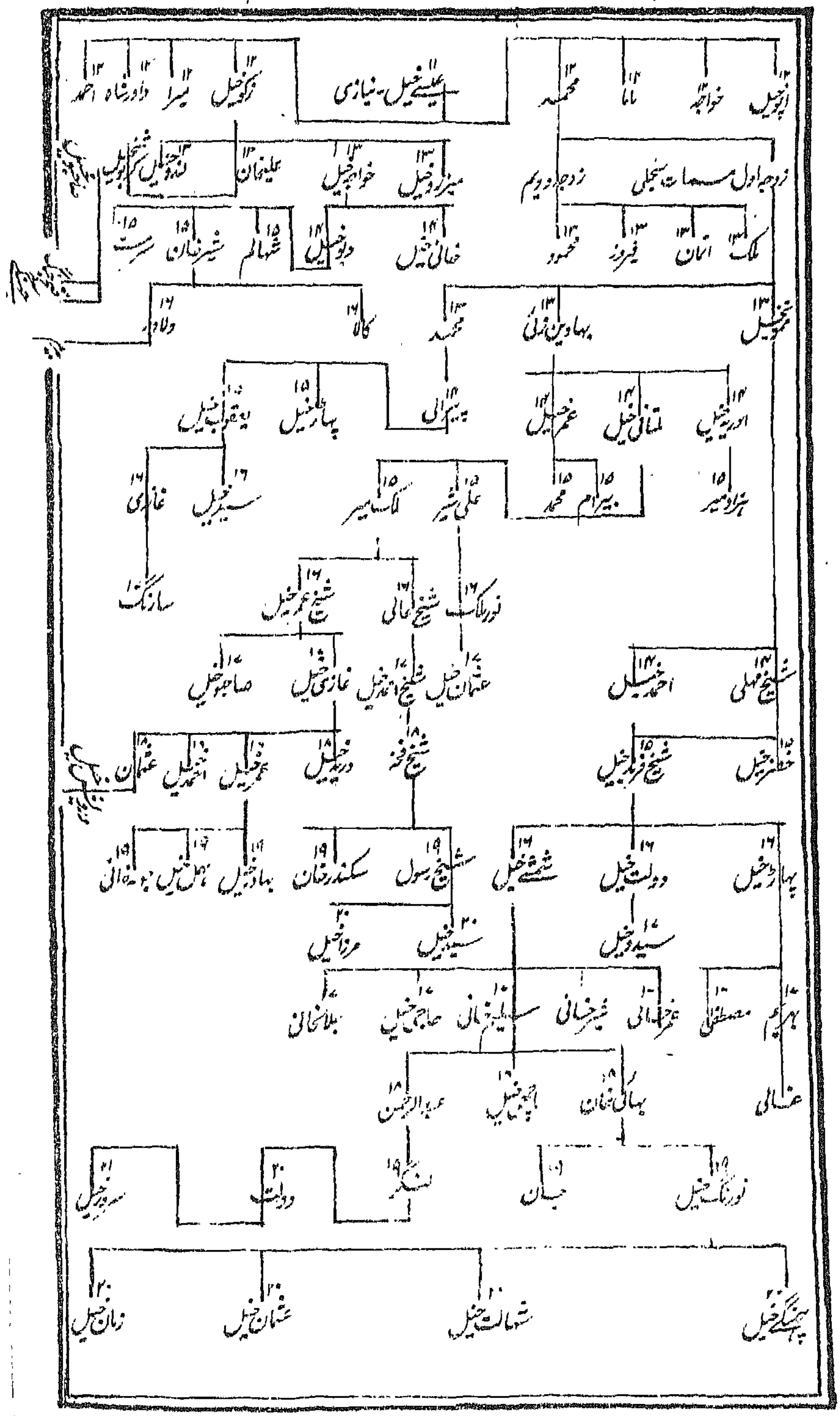
نیازی [3] ابن لودی

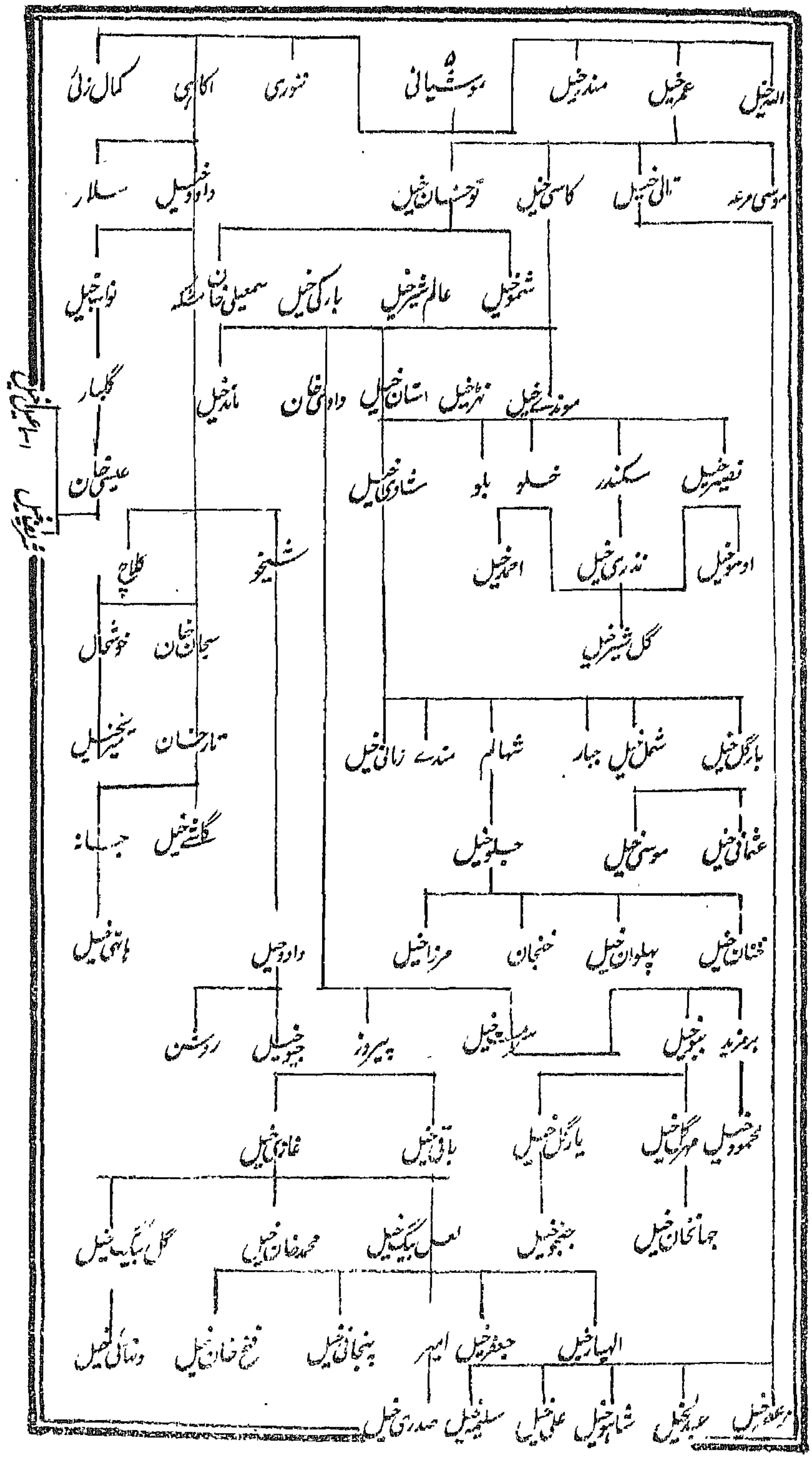
- زوجہ اول قوم شیروانی
  - باہی [4]
    - جام خیل [8]، تارہ خیل [8]، سہل [8]، اکا خیل [8]، اسمعیل زی [8]، جام [8]
      - خر [9]، شنل [9]، دولت خیل [9]، بہندار [9]
        - ہرونک [10]، بابوزی [10]، تاجوزی [10]، خواجہ [10]
          - عمر [11]
            - ادہم [12]
            - سرہست [13]
            - ابراہیم [14]
              - بیزل [15]
                - دلاور [16]، فتح خیل [16]، عمرخانی [16]، ناصر [16]، منصور [16] اولاد موجود ہے
                  - علی [16]، عمر [17]
                  - ہمایون، حکیم خانی [17]، عیسی خانی [16]، حسن خیل [17]
      - عمر [10]، علی خیل [10]، شادو خیل [10]
        - عیسی خیل [11]
- زوجہ دویم مسمات زکیہ قوم بڑنگی
  - جمال [4]
    - وکن [5]، بگا [5]، حیدر [5]، مہار [5]، موشیانی [5]
      - جیسم [6]، نصر خیل [6]، خان خیل [6]، مڑہیل [6]، جکو [6]
        - تورا [7]، لیلی [7]، مڑہم [7]
- زوجہ سویم قوم بیٹنی
  - خاکو [4]
    - عیسی [5]، سیانی [5]
      - الا [6]، کوندی [6]
        - سود [7]، سرہنگ [7]
          - جام [8]، سور [8]
            - مچن خیل [9]
            - نیکو [9]

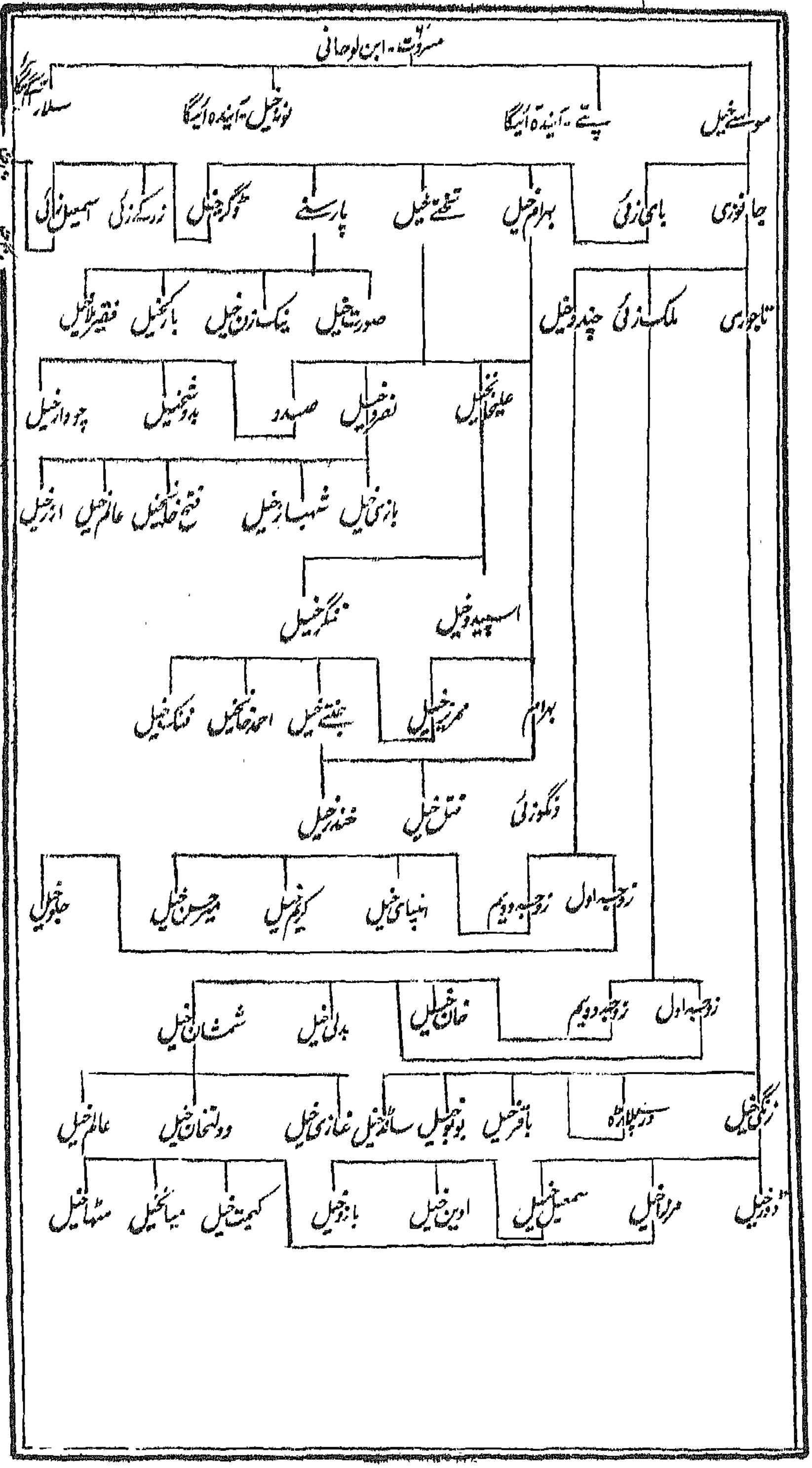
اس قوم کے دو ہزار آدمیون کو ہیبت خان نیازی نے شیرشاہ کی بدگمانی رفع کرنیکو ناحق قتل کردیا تھا اس فعل ناروا کی پاداش مین خود معہ دو ہزار نیازیون کے سلیم شاہ سے بغاوت کرکے کاشمیر مین مارا گیا عیسی خان نیازی نے بغاوت مین ہیبت خان نیازی کا ساتھ نہین دیا تھا اسواسطے اوسکی اولاد موجود ہے

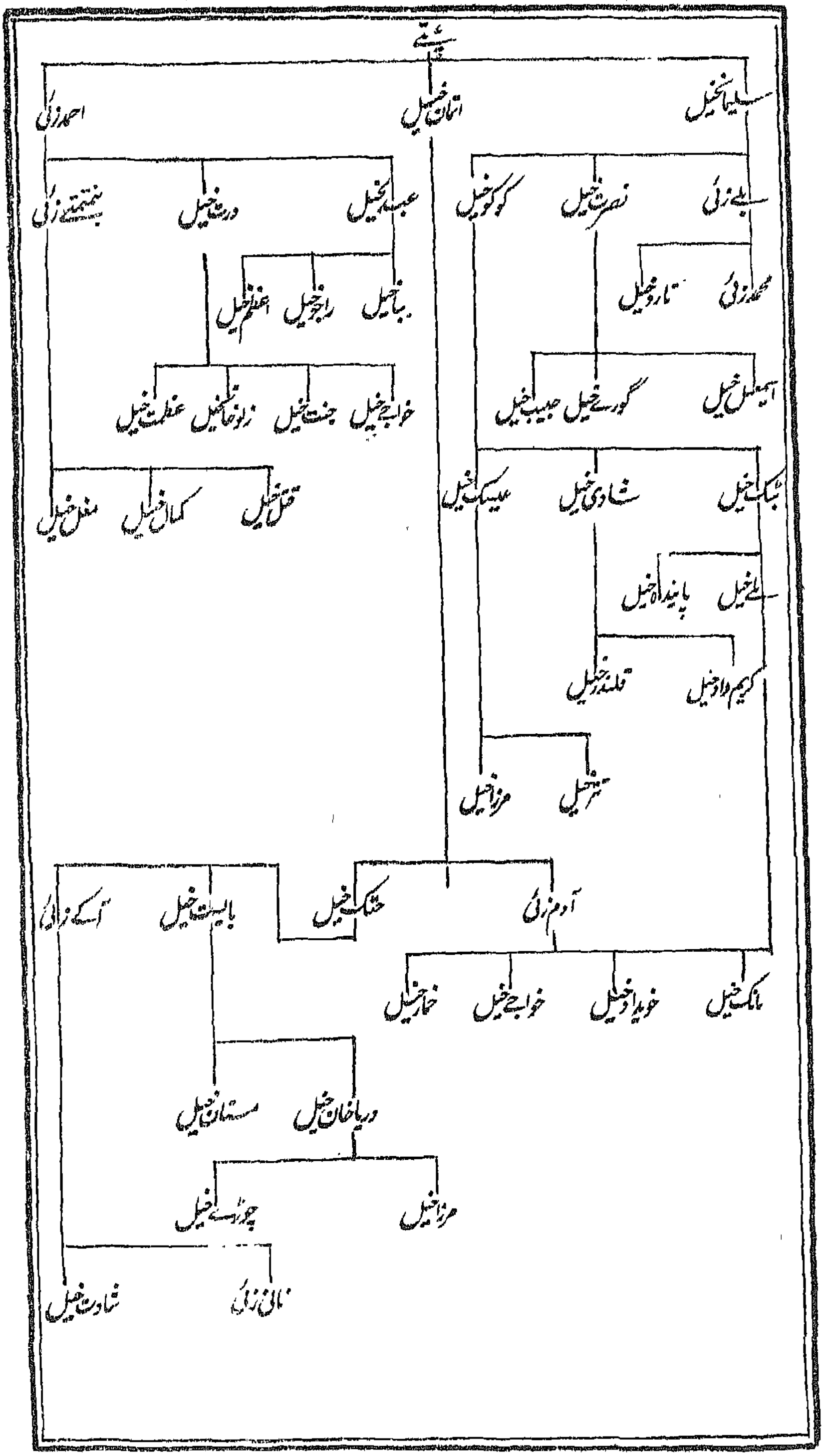

سرسنگ ابن لاہیر دختا کو ابن نیازی
ادریس
بہرت
دنہ خیل
مندک
شادی خیل
لقرہ دین
بادین
بہرام
پچھا
بارو خیل
بوبن
براہیم
کلا
سینا
حسین
اسمٰعیل
دریا
بوری خیل
کیہو
مندورہ
دریا خیل
چندو خیل
میرزا خیل
چوہڑ
شیری خیل
کودی خیل
ملو خیل
ایسپ
علی شیر خیل
بائی خیل
عباسی خیل
خواص خیل
الیاسی خیل
زینہ خیل
علی خیل
کشادہ
لالو خیل
بارو خیل
عالم خیل
منجر
سلطان
شہ عالم خیل
جنید خیل
بلند خان
شاہ بیگ
مدا خیل
جنگی خیل
جوگے
احمد
تاجی خیل
نورد خیل
فاضل
بنون
کٹ خیل
احمد
کبیر خیل
درگاہی خیل
شہباز خیل
تاج خیل
سلیم خیل
ہمایون خیل
جان خیل
شست
خوشحال
چندن
شابلی
بابر خیل
درازی خیل
زادی خیل
عالم شیر
شمشیر خیل
اودر خیل
دامیر خیل
عالم خیل

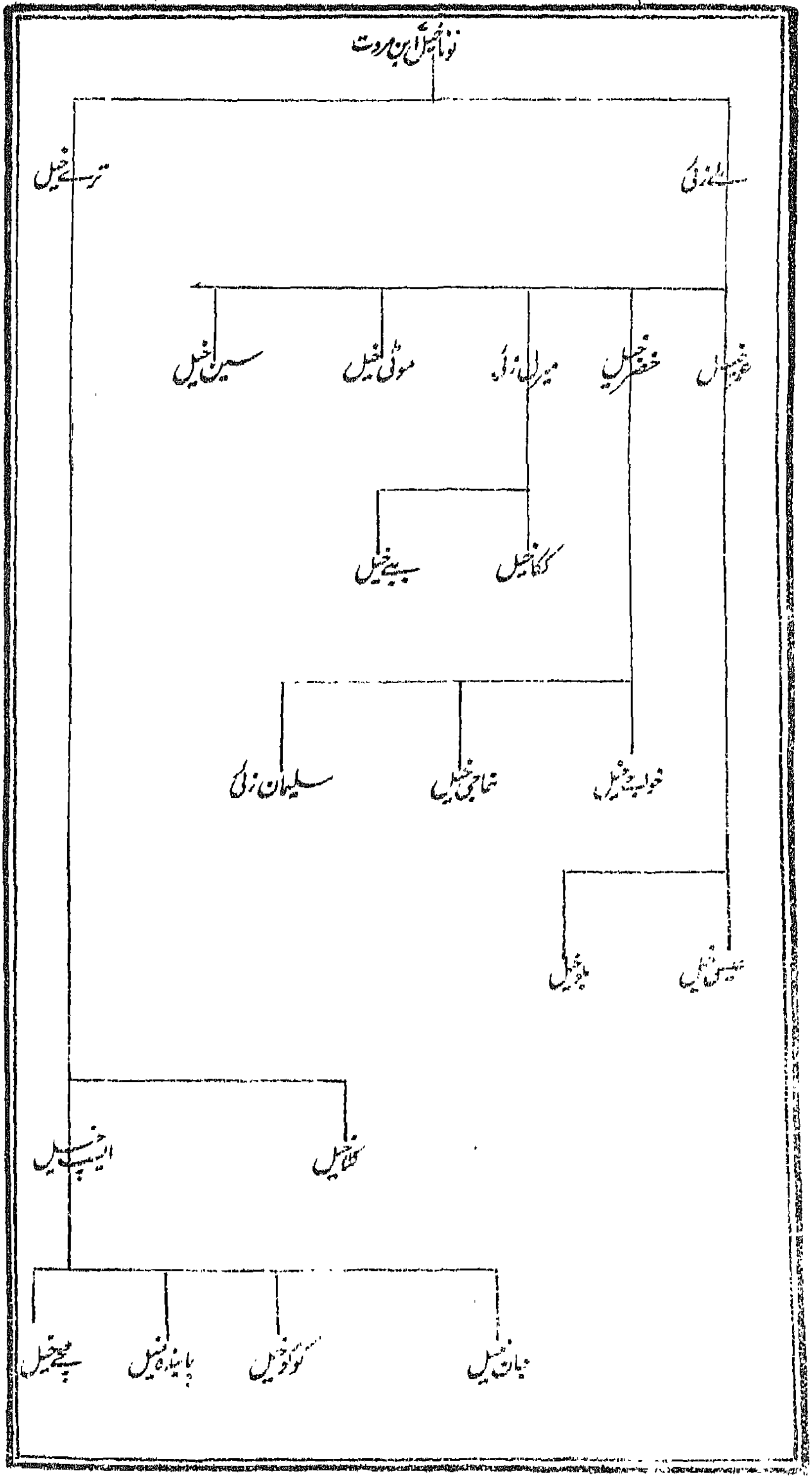

ابن سرسنگ
بہرث
زکور
دری ملازی
علی خیل
مکرے
تہے
طوطی زئی
ایدو خیل
نارو خیل
موسی خیل
احمد خان
محب
اچی
کلاچ
خواجہ
برتھہ
نور خان
ملک خان
نصر
دریا
کلا خیل
سلطان خیل
بائی خیل
بور خیل
سدوزئی
فتح خان
جلو خیل
زنگے خیل
دلیل خان
جہانخان خیل
ہاتی خیل
کوکا خیل
شہابی خیل
باجو خیل
نظم خیل
سامی خیل
خدر خیل
جیو خیل
نصر خیل
سنجر خیل
جڑنے خیل
ایسپ خان
دادی خیل
خدر
بویا خیل
اسنان خیل
کندے خیل
میدا خیل
ہندال خیل
راود خیل
گدر خیل
مجرے
رامی خیل
دین
انغر خیل
جیسان
جاول
محمد
خانہ خیل
شیر خیل
پہار خیل
مسرے
دے خیل
خنجری خیل
فتحو
دربار
میرا خیل
راجہ میر
خلاص خیل

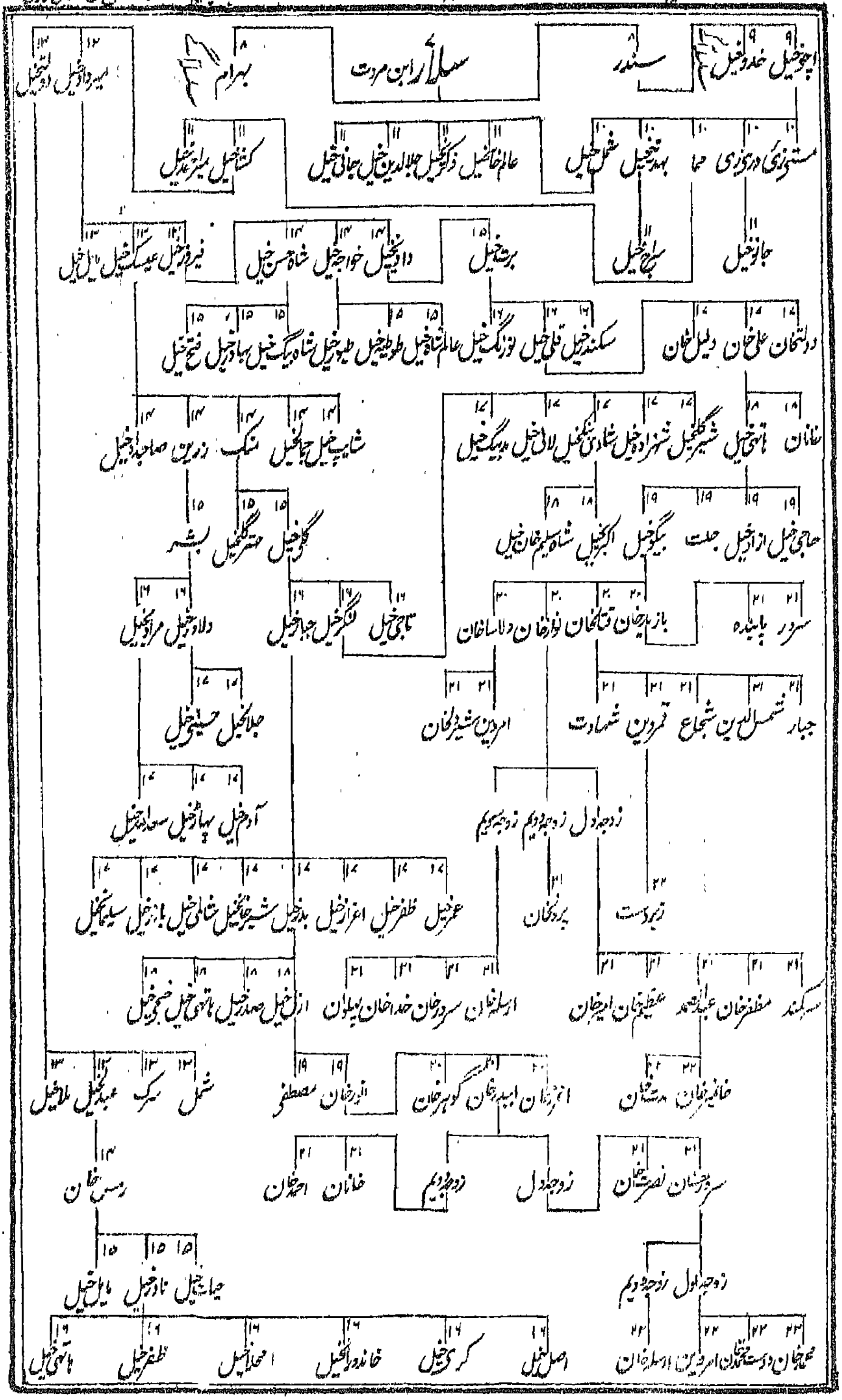

زیرک خیل
خواجہ
ماما
محمد
عیسیٰ خیل نیازی
ترکو خیل
لیسرا
داؤد شاہ
احمد
زوجہ اول مسماۃ سنجلی
زوجہ دوم
میرزا خیل
خواجہ خیل
علیخان
لندر خیل
شیخ بولی
ملک
اتمان
فیروز
محمود
خانی خیل
دریو خیل
شہ عالم
شیر زمان
سرست
محمود خیل
بہادین زئی
محمد
کالا
ولادر
اوریہ خیل
ملتانی خیل
عمر خیل
پیر الی
بہار خیل
یعقوب خیل
ہزارومیر
بیرام محمد
علی شیر
ملک امیر
سید خیل
غازی
نور ملک
شیخ الہی
شیخ عمر خیل
ساز رنگ
شیخ عیلی
اخند خیل
عثمان خیل
شیخ احمد خیل
غازی خیل
صاحب خیل
خضر خیل
شیخ فرید خیل
شیخ فخر
دریا خیل
محمد خیل
اسمعیل خیل
عثمان
بہار خیل
دولت خیل
ششے خیل
شیخ رسول
سکندر خان
بہاؤ خیل
ہمل خیل
سید خیل
مرزا خیل
بہرام
مصطفیٰ
عمر خانی
شیر خانی
سلیمان زئی
حاجی خیل
بلانخانی
بہائی خان
اچھا خیل
عبدالرحمن
نور ملک خیل
جیلان
سکند
دولت
سرپر خیل
پہنگے خیل
شہامت خیل
عثمان خیل
زمان خیل

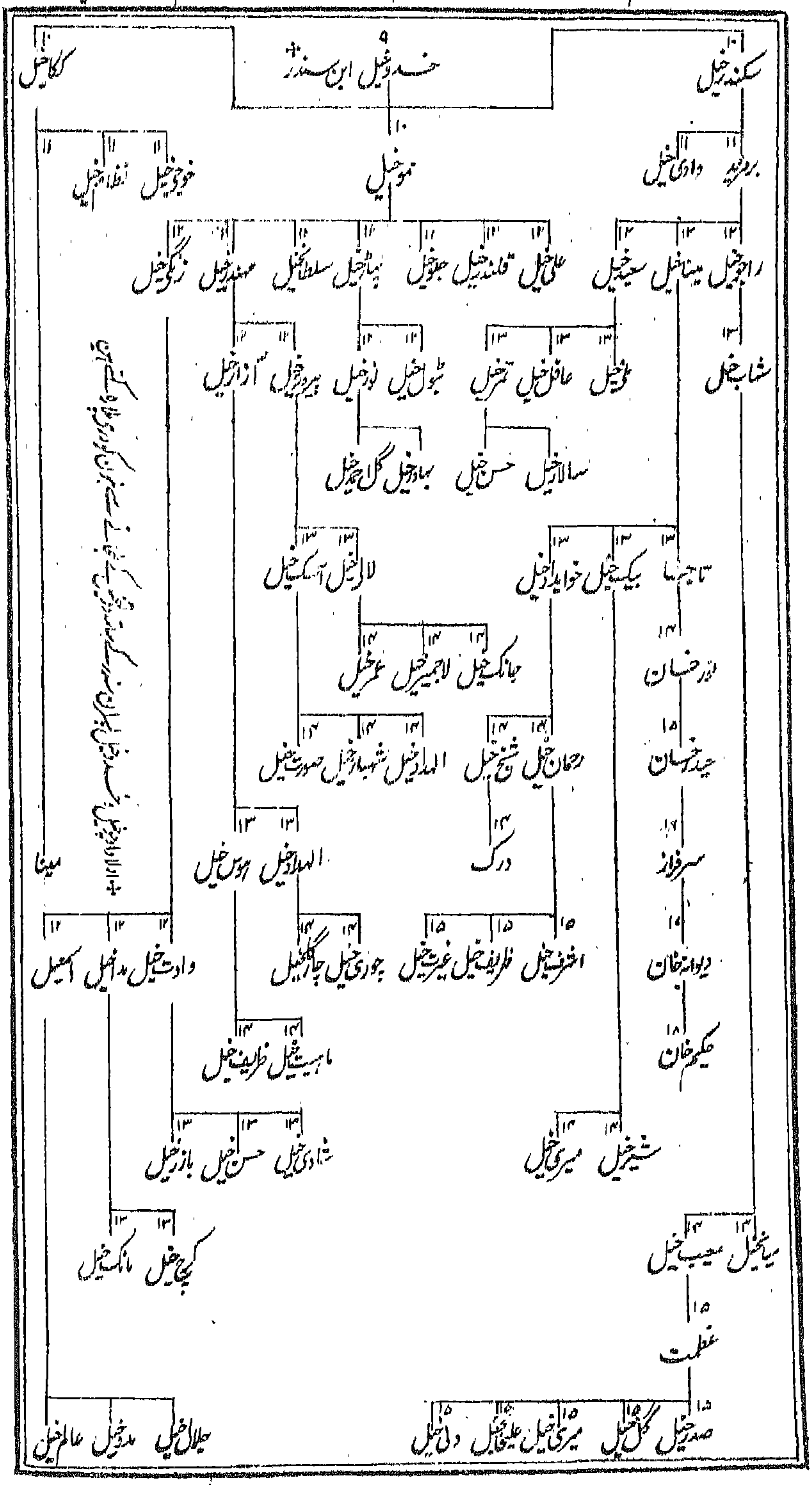

الیفخیل
عمرخیل
مندخیل
موسٰی شیانی
تنوری
اکاہی
کمال زئی
موسی مرعہ
تالی خیل
کاسی خیل
توحسان خیل
داؤدخیل
سلار
شمو خیل
عالم خیل
بارکی خیل
سمعیل خان سکنہ
نواب خیل
موندے خیل
نہڑ خیل
استان خیل
داوی خان
ماندخیل
گلبار
علیشی خان
نصیرخیل
سکندر
خلو
بلو
شادی خیل
ادمو خیل
نندری خیل
احمدخیل
گل شیر خیل
کلاچ
شیخو
سجان خان
خوشحال
تارخان
میرخیل
گلشے خیل
جسانہ
باگن خیل
شمل خیل
بہار
شہالم
مندے
زانی خیل
عثمانی خیل
موسی خیل
جبلو خیل
ختنان خیل
پہلوان خیل
ختنجان
مرزا خیل
ہاتھی خیل
داؤد خیل
برمزید
بخیرخیل
سبار خیل
پیروز
جیو خیل
روشن
محمود خیل
مہرگل خیل
یاگل خیل
باتی خیل
عماد خیل
جہانخان خیل
جنبو خیل
لعل بیگ خیل
محمد خان خیل
گل بیگ خیل
الہیار خیل
جعفرخیل
امیر
پنجانی خیل
فتح خان خیل
وسائی خیل
سلیم خیل
صدری خیل
علی خیل
شاہو خیل
سعید خیل
مرعلا خیل
اسمعیل خیل
نیاز خیل

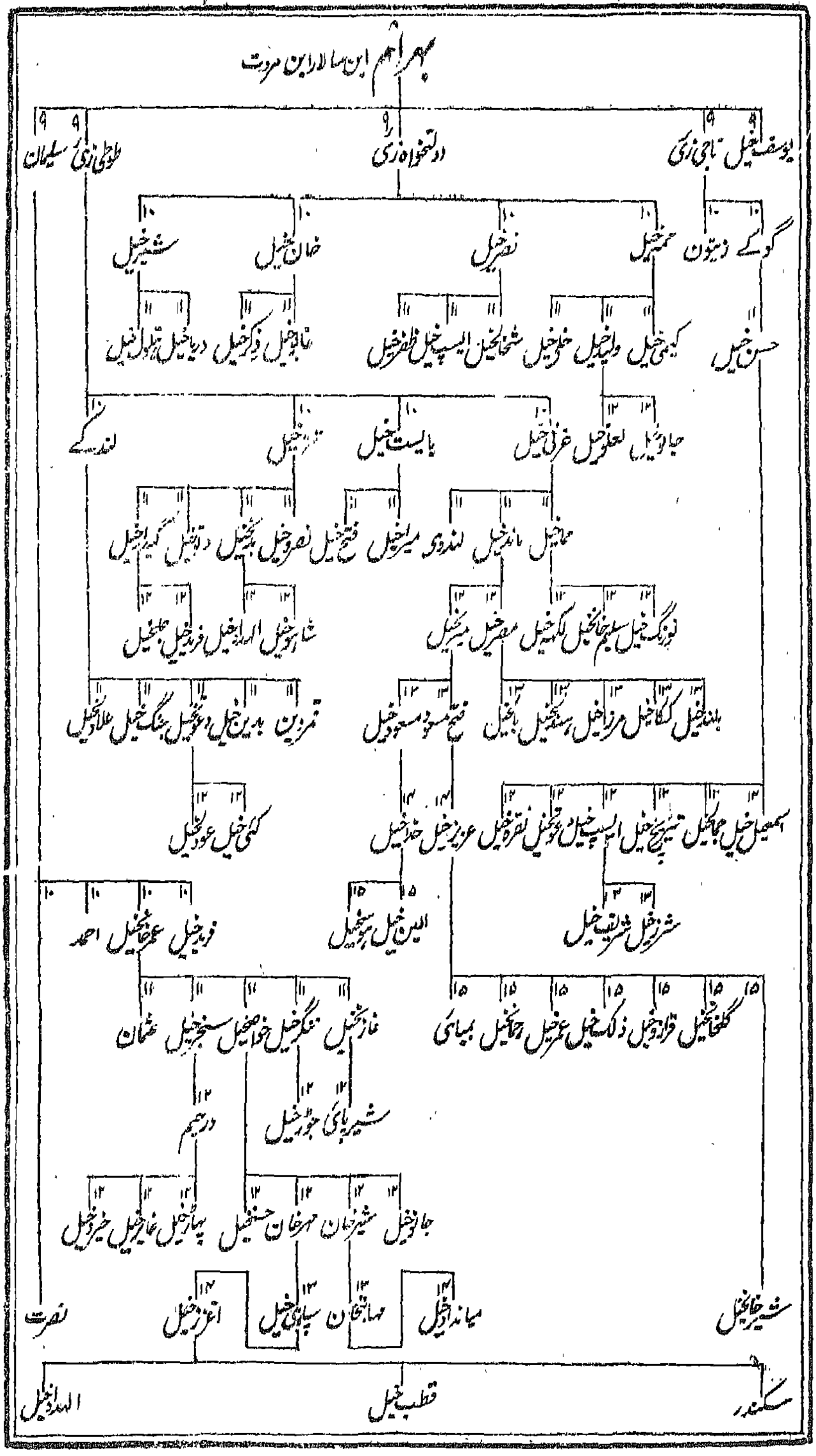

مسرونؔ ابن لوحانی
موسے خیل
سپتے آئندہ آئیگا
نونر خیل آئندہ آئیگا
سلار آئندہ آئیگا
جانوزی
باہی زی
بہرام خیل
تتھے خیل
پارسنے
ہوگر خیل
زرککزی
اسمعیل زی
تاجوزی
ملک زی
چندر خیل
صورت خیل
نیک زن خیل
بارک خیل
فقیرا خیل
علی خان خیل
نصر و خیل
صدو
پرو شخیل
چووار خیل
بازی خیل
شہباز خیل
فتح خان خیل
عالم خیل
ازخیل
اسپیدو خیل
ننگر خیل
بہرام
مہر خیل
ہنتے خیل
احمد خان خیل
ننکا خیل
ونگوزی
تتن خیل
خندر خیل
زوجہ اول
زوجہ دویم
ہنپای خیل
کریم خیل
میرحسن خیل
جانو خیل
زوجہ اول
زوجہ دویم
خان خیل
بدل خیل
شمشان خیل
زنگی خیل
باقر خیل
بوبو خیل
سانڈ خیل
غازی خیل
دولتخان خیل
عالم خیل
دوز خیل
مرزا خیل
سمعیل خیل
اورین خیل
بازو خیل
کیمت خیل
میا خیل
مٹھا خیل


پنی
سلیمان خیل
اسمان خیل
احمد زئی
بلے زئی
نصرت خیل
کوکو خیل
عبد الخیل
درے خیل
بنیتے زئی
محلہ زئی
تارو خیل
بنا خیل
راجو خیل
اعظم خیل
آیمل خیل
گورے خیل
حبیب خیل
خواجے خیل
جنت خیل
زلوخان خیل
عظمت خیل
نیک خیل
شادی خیل
عیسک خیل
قتل خیل
کمال خیل
مغل خیل
بلے خیل
پائندہ خیل
کریم داد خیل
قلندر خیل
تیر خیل
مرزا خیل
آدم زئی
خٹک خیل
بابست خیل
آسکے زائی
مانک خیل
خوید اد خیل
خواجے خیل
خمار خیل
دریا خان خیل
مستان خیل
مرزا خیل
چوڑے خیل
مانی زئی
شادت خیل


نوناخیل ابن مروت
ترسے خیل
سین اخیل
موٹی خیل
خضر خیل
ککا خیل
سلیمان زی
تماجی خیل
پاینده خیل


سکندر
سلار ابن مروت
بہرام
ستی زی
درہ زی
حما
بھڑنج خیل
شل خیل
جانی خیل
جلال الدین خیل
عالم خان خیل
میر خیل
سلیمان خیل
جانو خیل
برہ خیل
شاہ حسن خیل
خواجہ خیل
داؤد خیل
فیروز خیل
عیسیٰ خیل
سکندر خیل
قلی خیل
فتح خیل
دلیل خان
علی خان
دولت خان
شادی خیل
لالی خیل
شہزادہ خیل
شبیر خیل
زرین
سنگ
بشر
گگو خیل
اکبر خیل
شاہ سلیم خان خیل
بیگو خیل
جلت
حاجی خیل
تاج خیل
مراد خیل
دلاور خیل
جلال خیل
حسین خیل
سرور
پایندہ
باز خان
نور خان
ولاسا خان
شیر خان
جبار
شمس الدین
شجاع
قمرین
شہادت
آدم خیل
پہاڑ خیل
زوجہ اول
زوجہ دوم
زوجہ سوم
زبردست
عمر خیل
ظفر خیل
اعزاز خیل
شیر خان خیل
سلیمان خیل
سرور خان
خدا خان
پہلوان
مظفر خان
عبدالصمد
امیر خان
سکندر
شمل
عبد اللہ خیل
مصطفیٰ
انور خان
گوہر خان
امیر خان
خانان
احمد خان
رستم خان
نصر خان
ناز خیل
حیات خیل
ظفر خیل
اصل خیل
کری خیل
خاندو خیل
اسلم خان


سکندر خیل
خدو خیل ابن سکندر
کرکا خیل
برہنید
وادی خیل
ممو خیل
نظام خیل
خوجو خیل
راجو خیل
بینا خیل
سعید خیل
علی خیل
قلندر خیل
جبو خیل
بہاؤ خیل
سلطان خیل
سندر خیل
زنگی خیل
شہاب خیل
عاقل خیل
تمر خیل
ٹبول خیل
لور خیل
بیرو خیل
آزاد خیل
سالار خیل
حسن خیل
بہادر خیل
گل احمد خیل
تاج خان
بیگ خیل
خواجد خیل
لال خیل
آسک خیل
جانگ خیل
لاجمیر خیل
عمر خیل
اور خان
حیدر خان
رحمان خیل
شیخ خیل
اللہداد خیل
شہباز خیل
صورت خیل
درک
اللہداد خیل
موسیٰ خیل
مینا
سرفراز
اشرف خیل
ظریف خیل
غیرت خیل
چوری خیل
جاگا خیل
واوت خیل
مدہ خیل
اسمٰعیل
دیوانہ خان
ماہیت خیل
ظریف خیل
حکیم خان
شادی خیل
حسن خیل
باز خیل
شیر خیل
میری خیل
کچو خیل
مانک خیل
مینا خیل
سعیب خیل
عظمت
جلال خیل
مدو خیل
عالم خیل
صدر خیل
گل خیل
میری خیل
علی خیل
دلی خیل


بہرام ابن سالار ابن مروت
یوسف خیل
تاجی زی
دولتخواہ زی
طوطی زی
سلیمان
گوسے
زیتون
عمر خیل
نصر خیل
خان خیل
ششی خیل
حسن خیل
لندکے
غزنی خیل
بایست خیل
نصرت
سکندر
قطب خیل
الہداد خیل

حالات ابراہیم عرف لودی

بہت دیر سے تاریخی دربار میں آپ کا انتظار تھا مسند صفحہ - بہادری کی جدولون سے آپ کے جلوس کے لیے آراستہ ہے - زندگان قوم - لفظون کا لباس پہنے ہوئے ورق تاریخ کے پردہ اوٹھا اوٹھا کر دیکھ رہے ہین کہ کب تاریخی ہیرو تاریخی دربار مین جلوس کرتا ہے - اسی اثنا مین نقیب قلم نے باواز صریر پکار کر کہا - نگاہ روبرو دست تاقون کی نظر نے سامنے کی طرف توجہ کی دیکھا کہ ننھا سا بچہ جو آگے چلکر ابراہیم کے نام اور لودی کے لقب سے ملقب ہوگا مسند قرطاس پر چمکن ہوا قوم نے شجاعت کے پہولون کو نثار کیا - والدین کی آنکھون مین نور دل مین سرور ہوا - یہ بھی بہادرانہ ادا اون سے والدین کے دلون کو تسخیر کرنیگا والدین کو بھی اسکے ساتھ خصوصیت سے محبت تھی یہ بھی اگرچہ عمر مین چھوٹا تھا مگر دونو بھائیون خلزئی اور شروانی سے خاص طور پر ممتاز تھا -

جب سات دن کا ہوا والدین نے اس نام کا ابراہیم رکھا اور جب عمر کے پانچ یا چھ سال مرحلے طے کرچکا تو ایک روز شیخ بیٹن اس کا نانا اپنے مسکن کوہ سلیمان مین قشلاق (جہان سردی بسر کرنے کو جاتے ہین) سے آیا اور غالباً

یہ زمانہ اوسکے بڑھاپے کا تھا اور چاہتا تھا کہ اخیر عمر کی دعا اوسکے نواسون کے حق مین مستجاب ہو آتے ہی اپنی اہلیہ سے کہا کہ قدیمی ونگیدان سے روٹی پکاکر لاؤ آج مین اپنے نواسون کو اپنے ہاتھ سے روٹی تقسیم کرکے امتحان کرون گا کہ کون انمین صاحب اقبال ہے اہلیہ شیخ بیٹن نے روٹی پکاکر رکھی تھی کہ ابراہیم نے جلدی سے اوٹھاکر نانا کے سامنے جا رکھی نانا نے خوش ہوکر کہا ابراہیم لودی (ابراہیم بڑا ہے) اور اوسکے حق مین دعا کی جب ابراہیم کے دو توہبنا ئی غلزئی اور شروانی آکر نانا سے روٹی مانگنے لگے نانا نے کہا کہ ابراہیم سے روٹی مانگو وہ تمکو دیگا یہ ایک پیشین گوئی تھی اگرچہ لودی کے وقت مین نہین مگر اوسکی اولاد کے وقت مین پوری ہوئی جسکی کیفیت اولاد لودی کے حالات مین معلوم ہوگی ابراہیم کے تین فرزند ہوئے جیسا کہ سلسلہ نسب مین ظاہر کیا گیا ہے۔

حالات اولاد لودی

ان مین سے بڑے بیٹے سیانی کے دو فرزند پرنگی اور اسمٰعیل ہوئے۔ پرنگی کی اولاد لودی کے نام سے اور اسمٰعیل کی اولاد اوسکے فرزند سوری کے نام پر سوری مشہور ہوئی جس کا حال بعد اولاد لودی کے لکھا جائیگا پہلے سیانی کی اولاد مغربی

افغانستان مین آبا وہی وھان سے اوٹھکر کوہ سلیمان سے مشرق علاقہ
دامان مین بمقام اک ورودی آبا دہوئی بڑنگی کی اولاد آگے چلکر دو ناموں سے
علیحدہ ہوئی۔ ایک شاہو خیل لودی اور دوسرا یوسف خیل لودی۔ یوسف خیل
کی اولاد مین حمید لودی جس کو راجہ جے پال والئے لاہور نے سبکتگین کے حملے
روکنے کے لیئے بلایا اور ملتان اور لمغان کا حاکم مقرر کیا۔
اور دولت خان لودی جس نے محمود شاہ تغلق کے بعد ۱۴۱۳ء مین دہلی کی
بادشاہت کی۔
اور خانجہان لودی مصنف مخزن افغانی جو جہانگیر کے زمانہ مین حاکم بنگالہ تھا۔
شاہو خیل کی اولاد مین بہرام تھا جس کے پانچ فرزند محمد کالا سلطان شاہ۔ ملک فیروز
ملک محمد۔ ملک خواجہ تھے ملک بہرام معہ اپنے پانچون بیٹون کے اپنے وطن
کوہ سلیمان سے بعہد فیروز شاہ باربک ملتان مین آکر
ملک مردان حاکم ملتان کا نوکر ہوا اور جب خضر خان بجائے ملک مردان ملتان
کا حاکم ہوا تو اوس نے سلطان شہ فرزند بہرام کو افغانون کا افسر مقرر کیا اوسی زمانہ مین
خضر خان اور ملو اقبال خان کی لڑائی ہوئی۔ سلطان شاہ نے پہلے ہی حملہ مین ملو
اقبال خان کو مار لیا خضر خان نے سلطان شاہ کی بہادری سے خوش ہوکر اسلام خان

کا خطاب عطا کر کے حاکم سرہند مقرر کیا۔ سلطان شاہ کے ساتھ اوسکے بھائی
ملک فیروز۔ ملک محمد۔ ملک خواجہ بھی سرہند مین چلے آئے۔ صرف ملک کالا
ملتان مین رہا۔ جب نصیر خان حاکم ملتان ہوا تو اوسنے ملک کالا کو افغانون کا
افسر مقرر کیا۔

اتفاقاً جس گھر مین ملک کالا رہتا تھا اوسکی چھت گر پڑی اور اوسکے نیچے ملک کالا
کی اہلیہ جو پورے دنون سے تھی دب کر مر گئی بچہ پیٹ مین پھرتا ہوا معلوم ہوا اسلیے
شکم چاک کر کے بچے کو نکالا ملک کالا نے اوسکی پرورش کی اور نام اوس کا بہلول
رکھا کچھ عرصہ کے بعد ملک کالا نیازیون کی لڑائی مین مارا گیا بہلول اپنے چچا
سلطان شاہ کے پاس سرہند مین چلا آیا۔

یہان آکر بہلول کی شجاعت کے جوہر نمایان ہونے لگے ایک معرکہ مین تو ایسی بہادری
کی کہ اسلام خان نے خوش ہو کر بہلول کی تربیت پر توجہ کی اور اپنی دختر کی شادی
بہلول سے کر دی۔

ایک روز ملک بہلول چچا کے پاس سے سامانہ مین آیا اور چند دوستون کے

٭ ایک زمانہ وہ تھا کہ سامانہ شاہ نشین شہر تھا یا آب سوائے کھنڈرون کے اور کچھ نظر نہین آتا۔
اگر سامانہ کو فخر و مباہات اس ٹوٹے پھوٹی حالت مین ہو سکتا ہے۔ تو ذات عالی ممتاز الدولہ

ساتھ سیدا مجذوب کے پاس گیا سیدا نے بہلول کو دیکھتے ہی کہا۔

کہ کوئی دہلی کی بادشاہت دو ہزار ٹنکہ کو خریدتا ہے۔

ملک بہلول کے پاس اوسوقت سولہ سو ٹنکہ تھے اوس نے وہ ہی پیش کر کے کہا کہ اس قیمت کو تو مین خریدار ہوں سیدا نے اسی قیمت پر تبادلہ منظور کیا اور کہا۔

جاؤ سلطنت دہلی مبارک ہو

ملک بہلول جب سیدا کے پاس سے واپس آیا تو اوسکے دوستون نے اس حرکت پر مذاق اوڑایا۔ ملک بہلول نے جواب دیا کہ یہ امر دو صورتون سے خالی نہین۔ یا تو جیسا کہ سیدا نے کہا ہے ہوگا یا نہوگا۔ اگر ہوا تو سولہ سو ٹنکہ کو سودا مفت خریدا اگر نہوا تو فقیرون کی خدمت کا اجر ضرور ملے گا۔

کچھہ دنون کے بعد سلطان شاہ یا اسلام خان مرض الموت مین مبتلا ہوا اور مرتے وقت بہلول کی جانشینی کی وصیت کر گیا۔

بہلول کا حاکم سرہند ہونا معہ دیگر سوانح

بقیہ حاشیہ صفحہ ۷۶۔ خلیفہ محمد حسین صاحب ممبر کونسل ایجنسی ریاست پٹیالہ کے اوپر ہو سکتا ہے جن کی ازدیاد عمر کا مین ابھی صدق دل سے دعا گو ہون۔

بعد انتقال اسلام خان کے بارہ ہزار افغان جو اسلام شاہ کے ذاتی ملازم تھے تین تیرہ ہوگئے کچھ تو حسب وصیت اسلام خان ملک بہلول کے اور کچھ اسلام خان کے فرزند قطب خان کے اور کچھ اسلام شاہ کے بھائی ملک فیروز کے طرفدار ہوگئے۔

مگر چند روز مین ملک بہلول نے سبکو اپنا بنا لیا۔ بہلول کی جانشینی سے ناراض ہوکر قطب خان فرزند اسلام خان سید محمد شاہ بادشاہ دہلی کے پاس پہونچا اور کہا کہ سرہند مین افغان بہت جمع ہوگئے ہین جن سے ملک مین خلل ہونیکا اندیشہ ہے۔ سید محمد شاہ نے سنتے ہی ایک جرار لشکر زیر حکم ملک سکندر تحفہ قطب خان کے ساتھ سرہند کو روانہ کیا اور حکم دیا کہ افغانون کو گرفتار کرکے دہلی مین بھیجدیے۔ اگر سرتابی کرین تو سرہند سے نکالدے اور اسی مضمون کا فرمان جسرت گکھڑ کے نام بھیجا۔

ملک بہلول لشکر کے آنیکا حال سنکر معہ دیگر افغانون کے پہاڑون مین چلا گیا۔ ملک سکندر تحفہ نے سرہند مین آکر مشورہ جسرت گکھڑ افغانون کو دم جہانسہ دیکر بلانا چاہا اور بذریعہ قاصد کے کہلا بھیجا کہ تم ناحق چلے گئے ہمکو تم سے کچھ پرخاش نہین۔ بہتر ہے کہ تم واپس چلے آؤ افغانون نے جواب دیا کہ اگر ہمارے ساتھ

عہد و پیمان کیا جاے کہ ہکو گزند نہ پہونچایا جائیگا تو ہم آ سکتے ہین اسپر باہم
عہد و پیمان ہوئے۔ مگر ملک فیروز کو اس عہد و پیمان پر اعتبار نہ تہا اسلئے
وہ خود معہ دیگر چند مسن افغانون کے ملک سکندر تحفہ کے پاس آنے پر آمادہ ہوا
ملک بہلول اور اپنے فرزند شاہین خان کو اہل و عیال کی خبرداری پر چہوڑ آیا۔ ملک
فیروز ملک تحفہ کے پاس آتے ہی خلاف عہد و پیمان گرفتار ہوا اور دیگر افغان
ہمراہی قتل ہوئے اور فوراً لشکر واسطے گرفتاری باقیماندہ افغانون کے بہیجا گیا۔
ملک بہلول آمد لشکر کا حال سنکر قبایل کو لیکر پہاڑ کی گہاٹیون مین چلا گیا اور شاہین
خان کو واسطے آگا روکنے کے چہوڑ گیا۔ جب بادشاہی لشکر پہاڑ پر پہونچا۔ شاہین خان
نے بہادرانہ مقابلہ کیا مگر مارا گیا۔ اسکے مرتے ہی باقی افغان کچہہ قتل ہوئے کچہہ
قید ہوئے لشکر مقتولون کے سر اور قیدیون کو ساتہہ لیکر سرہند مین واپس آیا۔
جسرت گکہڑ مقتولون کا ایک ایک سر ملک فیروز کو دکہا دکہا کر پوچہا جاتا تہا کہ یہ سر
کس کا ہے ملک فیروز نام بنام بیان کئے جاتا تہا جب شاہین خان اوس کے
فرزند کا سر دکہایا گیا۔ تو ملک فیروز نے کہا کہ اسکو مین نہین جانتا مردمان لشکر نے کہا
کہ تعجب ہے تم اسکو نہین جانتے حالانکہ یہ بڑی بہادری سے لڑکر مارا گیا ہے یہ
سنکر ملک فیروز کی آنکہون مین آنسو بہر آئے۔ جسرت گکہڑ نے رونے کا سبب

پوچھا تو کہا کہ یہ سر میرے فرزند شاہین خان کا ہے پہلے اس شرم سے کہ شاید اسنے لڑائی مین سستی کی ہو مینے نام ظاہر نہین کیا تھا۔ اب بہادری کے ساتھ لڑکر مارے جانے کا حال معلوم ہوا تو اس کا نام ظاہر کر دیا۔ ساتھ ہی یہ بھی کہا کہ ملک بہلول کا سر ان مین نہین ہے معلوم ہوتا ہے کہ وہ بچکر نکل گیا وہ ضرور تم سے بدلا لےگا اسکے بعد جسرت گکھڑ قیدیون کو دہلی بھیجکر اور ملک سکندر تحفہ کو حکومت سرہند سپرد کر کے لاہور کو چلا گیا۔

ملک بہلول نے پہاڑون سے نکلکر اپنے دوست آشناؤن سے روپیہ قرض دام لیکر افغانون مین تقسیم کیا اور ملک کو تاخت کرنیلگا اس ذریعہ جو کچھ ہاتھ بھی پڑتا افغانون مین تقسیم کر دیتا تھا چند روز مین اس ذریعہ ملک بہلول کی طاقت بڑھگئی اور بہت سے افغان اور مغل اوسکے پاس جمع ہو گئے قطب خان اپنی حرکت سے پشیمان ہوکر اور ملک فیروز قید سے بھاگ کر ملک بہلول کے پاس آگئے ملک بہلول نے ملک سکندر تحفہ کو لڑکر شکست دی اور سرہند پانی پت تک قبضہ کر لیا۔

ملک بہلول کے مقابلہ کو وزیر حسام خان کا آنا اور شکست کھانا

سید محمد شاہ بادشاہ دہلی نے ملک سکندر تحفہ کی شکست کا حال سنکر وزیر حسام خان

کو لشکر جرار کے ساتھ ملک بہلول کے مقابلہ کو روانہ کیا۔ موضع لدہ پرگنہ خضر آباد میں دونوں کا مقابلہ ہوا۔ ملک بہلول نے حسام خان وزیر کو شکست فاش دی۔ حسام خان وزیر شکست کھا کر دہلی کو واپس گیا۔ اس فتح کے بعد ملک بہلول کی طاقت میں مزید ترقی ہوئی۔ اس فتح کے بعد ملک بہلول نے سید محمد شاہ کو لکھ بھیجا کہ اگر حسام خان وزیر کو قتل کر کے حمید خان کو وزیر بنایا جائے تو مجکو اطاعت میں کچھ عذر نہوگا۔ سید محمد شاہ نے حسب تحریر ملک بہلول کے عمل کیا۔ مگر اس واقعہ کا یہ اثر ہوا کہ رعایا پر کمزوری سید محمد شاہ کی ظاہر ہوئی۔ اور اونہوں نے ادائے مالگذاری سے ہاتھ کھینچا۔ جب اسکا تدارک نہوا۔ تو اس پاس کے حاکموں نے ملک گیری کے لئے قدم آگے بڑھایا۔ ابراہیم شاہ شرقی نے کئی پرگنے دبا لئے۔ بعض امرا نے محمود شاہ خلجی[۵۱] کو بلایا وہ ۸۴۴ھ کو دہلی سے دو کوس کے فاصلہ پر

---

۵۱ سلطان محمود خلجی مالوی۔

محمد شاہ ابن فیروز شاہ تغلق نے دلاور خان غوری کو حاکم مالوہ مقرر کیا۔ ۷۹۰ھ ہجری میں دلاور خان غوری مالوہ میں آیا۔ اور اٹھارہ برس حکومت کر کے ۸۰۸ھ ہجری میں فوت ہوا اس کا فرزند۔ الپ خان جانشین ہوا۔ اور لقب سلطان ہوشنگ رکھا۔ اور اپنے پھوپی زاد ملک مغیث کو

انتظام ملک کرنے لگا۔ سید محمد شاہ نے ان واقعات سے پریشان ہو کر ملک بہلول کو یاد کیا یہان کیا دیر تھی بیس ہزار افغان اور مغل ساتھ لیکر بادشاہ کے پاس آموجود ہوا محمد شاہ ملک بہلول کو ساتھ لیکر محمود خلجی کے مقابل ہوا لڑائی شروع ہونے پر۔ ملک بہلول نے حملے دلیرانہ کئے جس سے محمود خلجی کا جی چھوٹ گیا اور صلح پر آمادہ تھا کہ محمد شاہ نے خود محمود خلجی کے پاس جاکر صلح کرلی۔ بعد صلح

بقیہ حاشیہ صفحہ ۷۴۔ ملک اشرف کا خطاب دیکر منصب وزارت عطا کیا اور چند روز کے بعد ملک اشرف کے فرزند محمود میں آثار دانائی نمایان دیکھکر مہمات ملکی مین ملک اشرف کا شریک کیا۔ ۸۳۸ھ ہجری مین سلطان ہوشنگ کا انتقال ہوا اسکا فرزند غزنی خان مخاطب بہ محمد شاہ جانشین ہوا۔ اسکو ملک محمود نے زہر دیکر ہلاک کیا اور ۲۹ شوال ۸۳۹ھ کو خود حکمران ہوا۔ غوریوں کے خاندان سے سلطنت نکلکر خلجیون کے قبضہ مین آئی یہی سلطان محمود خلجی مالوی ہے جس کا متن مین ذکر ہے۔

سلطان محمود خلجی مالوی نے ۳۴ سال سلطنت شجاعت۔ عدالت حسن اخلاق سے کرکے ۸۷۳ھ مین انتقال کیا۔ اسکا بڑا فرزند

غیاث الدین جانشین ہوا اور اپنے فرزند عبد القادر کو خطاب ناصر الدین دیکر منصب وزارت عطا کیا۔

محمود خلجی کوچ کر گیا۔ ملک بہلول نے اس خیال سے کہ جیتا ہوا پالا ہاتھ سے گیا محمد شاہ کی بزدلانہ صلح سے جیتا پاسا گیا کہ محمود شاہ خلجی کا تعاقب کیا اور اُسکے ہمراہیوں کو مار کوٹ کے بہت سا نقد و جنس لوٹ کھسوٹ لایا۔

محمد شاہ یہ حال سنکر بہت خوش ہوا اور ملک بہلول کو بیٹا کہکر خطاب خانخانان عطا کیا دہلی سے محمد شاہ سامانہ میں آیا یہاں ملک بہلول کو حکومت دیپالپور و لاہور عطا کر کے جسرت گکھڑ کے استیصال پر مامور کیا۔ ملک بہلول لاہور میں پہونچکر اپنی قوت کو بڑہاتا رہا جسرت گکھڑ بھی ہوا خواہ بنکر ترغیب فتح دہلی کی دینے لگا ملک بہلول بھی لاہور سے سرہند میں آکر ایک دو دفعہ دہلی کو تسخیر کرنے گیا۔ مگر ناکام رہا سنہ ۱۴۴۵ع میں محمد شاہ کا انتقال ہوا۔ سلطان علاء الدین جانشین ہوا۔ وزیر حمید خان لودی

بقیہ حاشیہ صفحہ ۵۵ سنہ ۹۰۲ھ ۱۴۹۶ع کو سلطان غیاث الدین بڑھاپے سے ضعیف ہو گیا تھا۔ اس کے دو فرزند ایک عبدالقادر مخاطب بناصر الدین اور دوسرا شجاعت خان عرف علاء الدین تھے ان دونوں میں سلطنت کی بابت نزاع ہوا آخر ناصر الدین غالب ہوا اسکے فرزند شہاب الدین نے باپ سے بغاوت کی ناصر الدین نے اپنے چھوٹے فرزند محمود ثانی کو اپنا جانشین کیا بعد انتقال ناصر الدین کے شہاب الدین اور محمود ثانی میں لڑائی ہوئی سلطان محمود ثانی نے لشکر بھیجکر شہاب الدین کو آوارہ کردیا سلطان محمود ثانی کو بہادر شاہ گجراتی نے قید کر دیا۔ قید میں محافظوں کے ہاتھ سے مارا گیا اور خلجیوں کا خاتمہ ہو گیا۔

کو قید کرکے اپنے ساتھ بدایون لے گیا وہان پہونچکر وزیر حمید خان کو قتل کرنا
چاہا - وزیر حمید خان حکمت عملی سے جان بچاکر دہلی مین آیا - اور
قلعہ دہلی پر متصرف ہوا اور یہ ارادہ کیا کہ کسیکو برائے نام شاہ بناکر خود بادشاہت کرے
چہار دن طرف خیال دوڑاکر ملک بہلول کو منتخب کیا - ملک بہلول نے حسب الطلب
دہلی پہونچکر حمید خان سے کہا کہ آپ بادشاہت کیجئے اور مجھکو سپہ سالار بنائیے مین
سپاہی ہون - مجھسے اپنے ملک کا تو انتظام ہو نہین سکتا - سلطنت کا کیسے انتظام کرونگا
اس فقرہ نے حمید خان کے دلمین اثر کیا جس سے اوسکو یقین ہو گیا کہ ملک بہلول کو
خواہش سلطنت کی نہین ہے -

ملک بہلول نے کچھہ دنون حمید خان کو ایسی باتون سے مطمین کرنا کہ جن سے
ظاہر ہو جاے کہ افغان جاہل ہین اونکو سلطنت کی نہ تمیز ہے نہ خواہش ہے
کبہی وہ دعوت کے موقعہ پر افغانون سے حرکات مضحکانہ کراتا -
کبہی وہ آپ گالیان کہاتا حمید خان کو صلواتین سنواتا -

جب حمید خان کو ہر طرح سے مطمین پایا تو ایک روز ملک بہلول افغانون کو ساتھہ
لئے ہوئے حمید خان کی ملاقات کو گیا خود تو محل مین چلا گیا مگر جب افغان اندر جانے لگے
تو دربانون نے روکدیا افغانون نے بگڑکر ملک بہلول کو گالیان دینی شروع کین

چیخ چیخ کے کہنے لگے کہ کیا حمید خان کا ملک بہلول نوکر ہے ہم نہیں ہین پہر ہم کو اندر کیون نہین جانے دیتے۔

حمید خان نے افغانون کا شور و غل سنکر سب کو اندر آنے کی اجازت دی۔ افغان اندر جاکر حمید خان کے ایک ایک خدمتگار کے پاس دو دو کہڑے ہو گئے قطب خان ملک بہلول کے چچازاد بہائی نے بغل سے زنجیر نکالکر حمید خان کے سامنے رکہدی اور کہا کہ حق نمک ہمکو آپ کے قتل کی اجازت نہین دیتا بہتر ہے کہ اب آپ گوشہ مین بیٹہکر عبادت کیجئے یہ کہکر حمید خان کو قید کردیا ملک بہلول نے ۱۷ ربیع الاول ۸۵۵ھ (۱۴۵۱ء) کو تخت دہلی پر جلوس کرکے سکہ و خطبہ اپنے نام کا جاری کیا اور سلطان بہلول لقب اختیار کیا۔ سید امجذوب کے معاہدہ بیع کی پوری تکمیل ہوگئی۔

سلطان بہلول کا دہلی سے دیپالپور جانا اور محمود شاہ شرقی کا دہلی کو محاصرہ کرنا

۸۵۵ ہجری مین سلطان بہلول اپنے فرزند بازید خان[1] کو معہ دیگر اعزا و امرا دہلی

---

[1] فرزندان سلطان بہلول لودی کی تعداد سلسلہ نسب سے واضح ہوگی۔ امرا کی فہرست جن کا تاہم اکثر لڑائیون مین آئیگا درج کرتا ہون۔

میں چھوڑکر دیبالپور گیا۔ سلطان کے چلے جانے کے بعد بعض امراء نے سید علاء الدین سے جو سلطان بہلول سے ناراض تھے محمود شاہ شرقی بادشاہ جونپور کو بلایا۔

سنہ ۸۵۶ ہجری میں محمود شاہ شرقی نے لشکر جرار اور ایک ہزار ہاتھیوں کے ساتھ آکر دہلی کا محاصرہ کیا۔ سلطان بہلول تو تھا ہی نہیں۔ بازید خان فرزند سلطان بہلول۔ شاہ سکندر شروانی (شیخ صدر الدین مالیری کا بھائی) بی بی متو زوجہ اسلام خان

بقیہ حاشیہ صفحہ ۷۸۔ قطب خان پسر اسلام خان لودی۔ خانجہان لودی۔ دریا خان لودی تاتار خان لودی پسر دریا خان لودی۔ مبارک خان لوحانی۔ یوسف خان خاص خیل۔ عمر خان شروانی۔ قطب خان پسر حسین خان افغان۔ احمد خان بیوانی۔ یوسف خان جلوانی۔ علیخان ترک بچہ۔ شیخ ابو سعید فرملی۔ احمد خان سیستانی۔ خان جہان فرملی۔ خان خانان لوحانی۔ شمشیر خان۔ وزیر خان خانان پسر اسد خان۔ شیخ احمد سروانی۔ نہنگ خان۔ لشکر خان شہاب خان۔ دبیر۔ بہادر خان مہتہ۔ رستم خان۔ جونہ خان۔ پسر غازی خان۔ ملک چمن بنہ۔ خانجہان۔ عماد الملک اقبال خان میان فرید معروف فرملی۔ شیخ جمال۔ شیخ عثمان۔ راے پرتاب۔ راے کہین۔ راے کرنی۔

چچی یا ساس۔سلطان بہلول)نے تمام اہل وعیال افغانون کو لیکر قلعہ دہلی مین پناہ لی۔عورتون کو مردانہ لباس پہناکر۔مردون کی تعداد کو دشمنون کی نظر مین زیادہ کیا۔

محاصرہ دہلی کا حال دیپالپور مین جب سلطان بہلول کو معلوم ہوا تو اوس نے اعیان دولت سے مشورہ کرکے افغانستان مین افغانون کے ہر ایک قبیلہ کے نام جدا جدا خط بھیجکر اون کو ہندوستان مین آنے کی ترغیب دی۔

خط کا مضمون

خداوند کریم نے ہندوستان کی بادشاہت افغانون کو دی ہے۔سلاطین ہند یہ چاہتے ہین کہ افغانون کو ہندوستان سے نکال دین۔ہندوستان وسیع اور زرخیز ملک ہے جس مین تمام عزیزون کی گنجایش ہے۔اگر تم یہان آوگے تو صرف سلطنت میرے نام ہوگی اور جو ملک کہ اب میرے پاس ہے۔یا جو آیندہ قبضہ مین آئے اوسکو باہم تقسیم کرلین گے۔ان دنون محمود شاہ شرقی بادشاہ جونپور نے لشکر کثیر کے ساتھ دہلی کا محاصرہ کر رکھا ہے۔افغانون کے اہل و عیال شہر مین ہین۔اقتضائے حمیت یہ ہے کہ فوراً چلے آؤ۔اور محمود شاہ شرقی

کوٹہ کا نہ لگاؤ۔ جب یہان آؤگے تو ایسی دولت پاؤگے کہ وطن کو بہول کر بہی یاد نہ کروگے۔ والسلام

ان خطون کے پہونچتے ہی افغانستان سے افغانون کے قبایل مور و ملخ کی طرح سلطان بہلول کے پاس جمع ہوگئے۔ سلطان بہلول اِن کو لئے ہوئے دہلی کا عازم ہوا۔

ادہر محصورین نے محاصرہ سے تنگ آکر قلعہ کی کنجیان محمود شاہ شرقی کے کسی افسر کو حوالہ کرنے کا اقرار اِس شرط پر کیا کہ قلعہ سے نکلنے مین اون کی مزاحمت نہ کیجاے۔

اس شرط کے بموجب سید شمس الدین قلعہ کی کنجیان۔ دریا خان لودی افسر محاصرین کے پاس لیکر گیا اور کہا کہ مجکو خلوت مین آپ سے کچہہ کہنا ہے دریا خان نے نوکرون کو باہر کر دیا اور باہم دلچسپ مکالمہ ہوا۔

سید شمس الدین آپ سے اور محمود شاہ شرقی سے کیا رشتہ ہے۔

دریا خان لودی۔ رشتہ تو کچہہ نہین۔ البتہ اوسکا نوکر ہون۔

سید شمس الدین۔ سلطان بہلول لودی سے کچہہ رشتہ ہے۔

دریا خان لودی۔ رشتہ تو کچہہ نہین یہ ضرور ہے کہ وہ بہی لودی ہے اور مین بہی لودی ہون

سید شمس الدین ۔ (قلعہ کی کنجیاں دریاخان لودی کی طرف پھینک کر) بس اب ناموس کا خیال رکھنا آپکا فرض ہے ۔

دریاخان لودی ۔ قرابت کا بھی سبب ہے کہ قلعہ کے فتح کرنے میں توقف کیا ورنہ اتنا تک قلعہ کبھی کا فتح ہو گیا ہوتا ۔ اچھا بالفعل آپ کنجیاں اپنے پاس ہی رکھیں اور منتظر رہیں کہ میں محصورین کے حق میں کیا کرتا ہوں ۔

اس گفتگو کے بعد دریاخان لودی نے محمود شرقی کے پاس جا کر کہا ۔

سنا جاتا ہے کہ سلطان بہلول لودی بہت سا لشکر لئے ہوئے چلا آتا ہے ۔ مناسب ہے کہ پہلے اوس کا انتظام کیا جاوے اگر اوس کو مغلوب کر لیا ۔ تو قلعہ خود بخود فتح ہو جاویگا حضور مجھے اور فتح خان ہروی کو بھیجدیں تاکہ پانی پت کے مقام پر جا کر اوس کا آگا روکیں ۔

محمود شاہ شرقی نے اس تجویز کو پسند کیا اور تیس ہزار فوج اور چالیس جنگی ہاتھی دیکر دونو کو روانہ کیا ۔

سلطان بہلول چونکہ [illegible] ہوئے پانی پت [illegible] اقامت گزیں تھا

دریاخان لودی اور شیخ خان ہروی [illegible]

جا نکلا [illegible] رات کو [illegible] کے لشکر [illegible] کر لئے گئے

دوسرے روز دونو لشکر مقابل ہوئے۔ قطب خان لودی کی تیراندازی سے ہاتھیون کے موہنہ پھیر دیے۔ دریا خان لودی لڑائی کا اہتمام کرتا ہوا قطب خان لودی کے سامنے آیا تو قطب خان لودی نے کہا۔

تجکو زیبا ہے کہ تیری مان بہنین قلعہ دہلی مین قید ہین اور تو بیگانون کا طرفدار ہو کر یگانون سے لڑتا ہے۔ دریا خان لودی نے جواب دیا۔

مین چلا جاتا ہون اگر تم تعاقب نکرو۔

قطب خان لودی نے تعاقب نکرنے کی قسم کہائی۔ دریا خان لودی نے لڑائی سے موہنہ پھیر لیا فتح خان ہروی کے لشکر مین بہاگڑ پڑ گئی فتح خان ہروی گرفتار ہوا جس کو راے کرن (امیر سلطان بہلول لودی) نے اپنے بہائی پتہورا کے انتقام مین قتل کر دیا۔

محمود شاہ شرقی اس شکست سے دل شکستہ ہو کر جونپور کو چلا گیا۔

سلطان بہلول لودی نے دہلی مین آ کر تخت سلطنت پر جلوس کیا۔

سلطان بہلول لودی کا دورہ انتظام ملک کیلیے

۸۵۶ھ ہجری کو سلطان بہلول نے استحکام سلطنت کے لیے ملک کا دورہ

شروع کیا۔

دہلی سے چلکر پہلے میوات گیا احمد خان میواتی حاکم میوات نے اطاعت قبول
کی سلطان نے تھوڑے تغیر کے بعد حکومت میوات اوسپر بحال رکھی
احمد خان نے اپنے چچا مبارک خان کو سلطان کی خدمت مین رہنے کو مقرر
کیا یہان سے سلطان برن گیا (بلند شہر) دریا خان لودی حاکم سنبھل حاضر
ہوا اور اپنے سات پرگنے سلطان کی نذر کئے۔ سلطان نے اوسکو اوسکی
ریاست پر بدستور برقرار رکھا۔ یہان سے سلطان

کول مین آیا۔ عیسیٰ خان حاکم کول حاضر ہوا سلطان نے اوسکو حکومت کول
پر بحال رکھا یہان سے

برہان آباد مین آیا۔ سکیٹ کا حاکم مبارک خان لوحانی حاضر ہوا۔ اور بدستور
اپنی حکومت پر بحال رہا۔ رائے پرتاب کو بھوگاؤن عطا ہوا وہ اس نواح کے
زمینداروں کا سردار تھا۔ یہان سے

قلعہ راپری و چندوارہ مین آیا۔ قطب خان پسر حسین خان حاکم راپری قلعہ بند ہوکر
مقابل ہوا۔ مگر قلعہ بہت جلد فتح ہوگیا۔ خان جہان لودی نے قطب خان سے
عہد و پیمان کرکے سلطان کے روبرو پیش کیا۔ سلطان نے بعد عفو تقصیر حکومت

راپری پر قایم رکھا یہان سے سلطان

اٹاوہ مین آیا یہان کے حاکم نے اطاعت قبول کی سلطان نے اوسکی ریاست مین تغیر نہین کیا - یہان کسی بات پر جونا خان امیر سلطان بہلول لودی سلطان سے ناراض ہوکر محمود شاہ شرقی کے پاس چلاگیا اور حاکم شمس آباد مقرر ہوا -

سلطان بہلول کی لڑائیان شاہان شرقی سے*

۸۶۱ھ مین محمود شاہ شرقی لشکر جرار کے ساتھ سلطان بہلول لودی سے لڑنیکو نواح اٹاوہ مین آیا - قطب خان و راے پرتاب نے بیچ مین پڑکر ان شرایط پر صلح کرادی -

---

* شاہان شرقی کا مورث اعلی ملک سرور خواجہ سرا تھا - فیروز شاہ تغلق کے چھوٹے بیٹے محمد شاہ نے ملک سرور کو منصب وزارت اور خطاب خواجہ جہان عطا کیا اور محمد شاہ کے فرزند ناصر الدین محمود شاہ نے خواجہ جہان کو ملک الشرق کا خطاب دیکر

۷۹۶ھ / ۱۳۹۴ع کو حکومت ولایت جونپور - بہار - ترہت - عطا کی - جب ناصر الدین محمود شاہ کی حکومت نہ رہی تو ملک الشرق نے خود لقب سلطان الشرق اختیار کیا -

۸۰۲ھ / ۱۳۹۹ع کو سلطان الشرق کا انتقال ہوا - اوس کا متبنی بیٹا ملک قرنفل جانشین ہوا - اور خطاب

۱۔ جو ملک کہ سید مبارک شاہ سابق سلطان دہلی کے قبضہ مین تہا اوسپر سلطان بہلول حکمران رہے اور جو ملک کہ سلطان ابراہیم سابق بادشاہ جونپور کے قبضہ مین تہا۔ وہ محمود شاہ شرقی کے پاس رہے۔

۲۔ سات ہاتہی جو فتح خان ہروی کی لڑائی مین سلطان بہلول کے ہاتھ آ گئے تہے وہ محمود شاہ شرقی کو واپس دیئے جائین۔

۳۔ شمس آباد سلطان بہلول لودی کی حکومت مین سمجہا جاوے جونا خان حاکم شمس آباد جو محمود شرقی کیطرف سے حکمران ہے وہ شمس آباد سلطان بہلول لودی کے حوالہ کرے

اس عہد و پیمان کے بعد محمود شاہ شرقی جونپور کو چلا گیا۔

سلطان بہلول نے حسب قرارداد جونا خان کو لکہا کہ شمس آباد حوالہ راے کرن کر دے جونا خان نے انکار کیا سلطان بہلول خود گیا۔ جونا خان شمس آباد کو چہوڑ کر چلا گیا۔

بقیہ حاشیہ صفحہ ۸۵۔ مبارک شاہ رکہا۔

۸۰۴ھ ۱۴۰۱ء مین مبارک شاہ کا انتقال ہوا اوسکا فرزند سلطان محمود شرقی جانشین ہوا جسکا متن مین ذکر ہوا

۸۶۲ھ ۱۴۵۷ء کو سلطان محمود شرقی کا انتقال ہوا۔ اوس کا فرزند محمد شاہ اور اوسکے بعد اسکا بہائی بہیکن خان جانشین ہوا جس کا خطاب حسین شاہ ہوا۔

۸۸۱ھ ۱۴۷۶ء کو حسین شاہ شرقی کا انتقال ہوا۔ اور اسی پر شاہان شرقی کا خاتمہ ہو گیا۔

سلطان سے شمس آباد حوالہ راے کرن کی کہ وہ اس نواح کا انتظام کرے۔

محمود شاہ شرقی کو جب ان واقعات کی اطلاع ہوئی تو وہ صلح سے پشیمان ہو کر سلطان بہلول سے لڑنے کو جونپور سے چلا شمس آباد مین دونو لشکرون کا مقابلہ ہوا راے کرن قطب خان لودی و دریا خان لودی نے لشکر شرقی پر شبخون مارا اتفاقاً قطب خان لودی کے گھوڑے نے ٹھوکر کھائی اور وہ زین سے زمین پر گرا محمود شاہ شرقی کے سپاہیون نے گرفتار کر لیا۔ محمود شاہ شرقی نے قید کر کے جونپور بھیجدیا۔ راے کرن قلعہ شمس آباد مین گھرا ہوا تھا اوسکی مدد کو سلطان بہلول نے شہزادہ جلال خان۔ و شہزادہ سکندر و عماد الملک کو بھیجا اور خود سلطان بہلول محمود شاہ شرقی سے لڑنے کو گیا۔

سنہ ۸۶۲ھ مین محمود شاہ شرقی کا انتقال ہو گیا۔ اوسکا فرزند بھیکن خان جانشین ہوا۔ جس نے محمد شاہ لقب اختیار کیا بی بی راجی والدہ محمد شاہ و دیگر علما نے دونون بادشاہون مین اس شرط پر صلح کرادی۔

کہ دونون بادشاہ اپنے اپنے ملک پر حکمران رہین۔

ملک ازین محمد شاہ جونپور کو اور سلطان بہلول دہلی کو آیا جب دہلی کے قریب پہونچا تو اوسکے بھائی ملک شمس خاتون کا پیام آیا کہ جب تک تم میرے بھائی کو نہ چھڑاؤ گے

عیش و آرام تم پر حرام ہے۔ اس پیام سے سلطان متاثر ہو کر محمد شاہ سے لڑنیکو
اولٹے پاؤن پہرا۔

ادہر سے محمد شاہ شرقی جونپور سے چلکر شمس آباد مین آیا یہان سے راے کرن
کو جو سلطان بہلول کی طرف سے حکمران تہا نکال باہر کیا اور جونا خان کو اپنی طرف
سے مقرر کر کے رابری مین آیا۔ جہان سلطان بہلول مقیم تہا کچہہ دنون دونون لشکرون
مین لڑائی ہوتی رہی۔ اسی اثنا مین محمد شاہ نے اپنے بہائی حسن خان کو جونپور مین
قتل کرا دیا۔ محمد شاہ کے دوسرے دو بہائی شہزادہ حسین خان و جلال خان۔ محمد شاہ
سے متوہم ہوئے۔ اور ارادہ بہائی کے لشکر سے چلے جانیکا کیا۔ اس غرض
سے سلطان شاہ و جلال خان اجودہنی (دو نو فوجی افسر تہے) سے اتفاق کر کے
محمد شاہ سے کہلا بہیجا کہ رات کو سلطان بہلول کے لشکر کا ارادہ شبخون کا ہے۔
یہ سنکر محمد شاہ نے شہزادہ حسین خان کو معہ سلطان شاہ تیس ہزار فوج اور ایک ہزار
ہاتہی دیکر شبخون کے انسداد کی غرض سے مامور کیا۔ شہزادہ حسین خان لشکر کو لئے
ہوئے مقام موعودہ جہرسنے کے متصل آٹہرا اور انتظار شہزادہ جلال خان کا جو پیچہے
رہ گیا تہا کرنے لگا سلطان شاہ نے شہزادہ حسین خان سے کہا کہ یہ موقعہ توقف کا نہین
ہے اب آپ چلئے شہزادہ جلال خان پیچہے سے آرہے گا یہ سنکر شہزادہ حسین خان

قنوج کو چلا گیا۔

سلطان بہلول جو لشکر شرقی کی نقل وحرکت کا نگران تہا اوسنے اپنے لشکر کو ان کے مقابلہ کے لئے بہیجا۔ شہزادہ حسین خان تو چلا گیا تہا۔ اتفاقاً سلطان بہلول کا لشکر اوسی مقام پر جہر سے کے متصل ٹہیرا۔ شہزادہ جلال خان جب آیا تو اوسنے سلطان کے لشکر کو بہائی کا لشکر سمجھکر سلطان بہلول کے لشکر مین چلا آیا اور آتے ہی گرفتار ہوا۔ سلطان بہلول نے شہزادہ جلال خان کی گرفتاری کو تائید غیبی سمجھا اور بعوض قطب خان کے اوسکو قید رکہا۔

محمد شاہ شرقی شہزادہ حسین خان کے چلے جانے اور شہزادہ جلالخاں کے گرفتار ہونے سے گہبرا گیا اور جونپور چلا گیا۔ سلطان بہلول نے تعاقب کرکے کچھ گہوڑے ہاتھی بہیج لئے۔ اور دہلی واپس گیا۔

سنہ ۸۶۲ھ مین محمد شاہ مارا گیا اور اوسکا بہائی حسین خان جانشین ہوا جس نے اپنا لقب حسین شاہ شرقی اختیار کیا۔ سلطان بہلول سے چار سال کے لئے صلح کرکے قطب خان لودی کو خلعت وغیرہ دیکر سلطان بہلول کے پاس بہیجدیا سلطان نے بھی شہزادہ جلالخان کو اسی طرح عزت کے ساتھ خلعت وغیرہ دیکر حسین شاہ شرقی کے پاس بہیجدیا بعد انقضاے مدت صلح سلطان بہلول شمس آباد

گیا۔ اور اوسکو جونا خان سے لیکر راے کرن کے سپرد کیا۔

راے پرتاب کے پسر نرسنگدیو کو سلطان نے وہ علم و نقارہ دیا جو سلطان نے دریا خان لودی کی لڑائی مین اوس سے چھینا تھا۔ اس پر دریا خان لودی نے بگڑ کر نرسنگہ دیو کو قتل کر دیا۔ اس واقعہ سے قطب خان پسر حسین خان و مبارز خان و راے پرتاب سلطان سے بگڑ کر حسین شاہ شرقی کے پاس جونپور چلے گئے سلطان بہلول ان امیرون کے چلے جانے سے دہلی کو واپس چلا گیا

چند روز بعد حاکم ملتان کی بغاوت اور بدنظمی پنجاب کے سبب سلطان بہلول دہلی مین اپنا نائب قطب خان لودی و خانجہان لودی کو مقرر کرکے عازم پنجاب ہوا۔ ہنوز ایک دو منزل گیا ہوگا کہ پیچھے سے خبر آئی کہ حسین شاہ شرقی ایک لاکھ فوج اور بہت سے جنگی ہاتھی لئے ہوئے دہلی کے ارادہ سے چلا آتا ہے۔ سلطان یہ سنکر اولٹا پھرا اور پنجاب کا انتظام قطب خان لودی و خانجہان لودی کے سپرد کیا اور خود حسین شاہ شرقی سے لڑنے کو گیا۔

چندوار مین دونو لشکرون کی مڈبھیڑ ہوئی۔ اور سات روز تک ہنگامہ کارزار گرم رہا۔ اسی اثنا مین احمد خان میواتی۔ رستم خان حاکم کول حسین شاہ شرقی سے جا ملے تاتار خان لودی نے سلطان سے موافقت کی۔ آخر امراے جانبین نے

تین برس کے لئے دونو بادشاہون مین صلح کرادی۔

سلطان بہلول دہلی مین آکر انتظام سلطنت مین مصروف ہوا۔ احمد خان حاکم میوات پر یورش کی اوس نے حاضر ہوکر اطاعت قبول کی۔

مدت صلح ختم ہونے کے بعد حسین شاہ شرقی نے اٹاوہ جاکر اوسپر قبضہ کرلیا۔ اور احمد خان میواتی رستم خان حاکم کول کو اپنا مطیع بنالیا۔ احمد خان جلوانی حاکم بیانہ تو اوس کے وعدون پر ایسا فریفتہ ہوا کہ حسین شاہ کا خطبہ بھی بیانہ مین جاری ہوا دیا اٹاوہ سے حسین شاہ شرقی ایک لاکھ فوج اور ایک ہزار ہاتھی لئے ہوئے دہلی کو آیا۔ سلطان بہلول بھی دہلی سے آگے بڑہا۔ بہٹوارہ کے مقام پر دونون بادشاہون کا مقابلہ ہوا۔ مگر پہر دونون مین خانجہان لودی کے ذریعہ صلح ہوگئی۔ دونو بادشاہ اپنی اپنی دارالسلطنت کو واپس ہوئے۔

سنہ ۸۸۳ھ مین سلطان علاءالدین فرزند محمد شاہ نے بدایون مین وفات پائی۔ حسین شاہ (سلطان علاءالدین کا داماد تھا) تعزیت کے بہانہ سے بدایون مین گیا اور اوسپر قبضہ کرلیا۔ یہان سے سنبل جاکر مبارک خان پسر تاتار خان حاکم سنبل کو قید کیا۔ وہان سے دہلی پر متوجہ ہوا۔ مگر دونو بادشاہون مین صلح ہوگئی اور یہ قرار پایا کہ دریائے گنگا کے اوس پار ملک حسین شاہ شرقی کا اور اس پار

سلطان بہلول کا رہگا صلح کے بعد حسین شاہ کوچ کر گیا۔ سلطان بہلول نے تعاقب کر کے خزانہ و دیگر مال و اسباب جو ہاتہیون پر لدا ہوا تہا۔ لوٹ لیا۔ اور بیس چالیس امرا سے حسین شاہ کو پکڑ لایا۔ جسمین قاضی سمار الدین قتلغ خان وزیر اعظم ملکہ جہان زوجہ حسین شاہ شرقی (دختر سلطان علار الدین) تہے۔ سلطان بہلول نے قتلغ خان وغیرہ کو حوالہ قطب خان لودی کیا اور ملکہ جہان کو خواجہ سراون کی حفاظت مین حسین شاہ شرقی کے پاس بہیجدیا اور خود تعاقب مین آگے جاکر۔ پرگنہ کنپل پٹیالی شمس آباد سکیٹ۔ مارہرہ جلیسر اور کول پر متصرف ہوا ہر پرگنہ مین اپنے شقدار مقرر کرتا ہوا حسین شاہ کے تعاقب مین نجوارن پہونچا۔ یہان حسین شاہ نے ارادہ مقابلہ کا کیا مگر اس شرط پر صلح ہو گئی کہ

دونون بادشاہ اپنی سلطنت کو قدیمی سرحدون پر قایم رکہین۔

اس صلح کو زیادہ قیام نرہا دونون بادشاہون مین پہر لڑائی ہوئی۔ اب کی دفعہ حسین شاہ نے شکست فاش کہائی اور اوس کا بہت مال و اسباب۔ سلطان کے ہاتہ آیا جس سے سلطان کی قوت کو مزید ترقی ہوئی۔

حسین شاہ شکست کہا کر رابری مین گیا۔ سلطان بہی دہوپاسوہوتا ہوا رابری مین پہونچا۔ یہان دونون مین لڑائی ہوئی حسین شاہ شکست کہا کر جمنا پار بہاگا جمنا مین

اوسکے اہل وعیال ڈوب گئے جس سے اوسکو بہت صدمہ ہوا۔اسی حالت مین
حسین شاہ گوالیار گیا۔راجہ گوالیار راے کرن خاندانہ پیش آیا۔کئی لاکھ ٹنکہ نقد
خیمے سراپردے ہاتھی گہوڑے نذر کرکے کالپی تک مشایعت کی۔
سلطان بہلول بعد فتح اٹاوہ مین آیا ابراہیم خان سلطان حسین شاہ ہیبت خان
گرگ انداز متحصن ہوئے تین روز کے بعد محصورین نے امان مانگ کر اٹاوہ حوالہ کیا
سلطان نے اٹاوہ کی حکومت ابراہیم خان لوحانی کے سپرد کی اور کچھ پرگنے اٹاوہ سے
نکالکر راے داوند کو عطا کیے اور خود حسین شاہ کے تعاقب مین چلا۔جب کالپی
کے علاقہ رائن گاون مین پہونچا۔تو جمنا کے کنارے حسین شاہ لڑنے کو آیا
چند مہینے ادہر اودہر کے کنارون سے لڑائیان ہوتی رہین۔اسی اثنا مین راے
تلوک چند حاکم کالپی آیا اور وہ سلطان کو پایاب مقام سے اتار کر حسین شاہ کے
سر پر لے گیا۔حسین شاہ مین لڑنے کی طاقت نہ تہی پٹنہ کو بہاگ گیا۔راجہ پٹنہ نے
کئی لاکھ ٹنکہ نقد گہوڑے ہاتہی پیشکش مین دیے اور جونپور تک پہونچا گیا سلطان
بہلول بہی پیچہے پیچہے جونپور آیا۔حسین شاہ جونپور سے برایچ ہوتا ہوا قنوج پہونچا۔
سلطان بہلول بہی ساتھ کے ساتھ قنوج آیا۔کالی ندی کے کنارے دونو
بادشاہون مین مقابلہ ہوا۔چونکہ شکست کہانا حسین شاہ کی جبلی عادت ہو گئی تھی

اسلیئے یہان بھی شکست نصیب ہوئی۔سامان حشم وامارت شاہی لودیون کے ہاتھ آیا۔

اس فتح کے بعد سلطان جونپور مین آیا اور اوسکو مبارک خان لوحانی کے سپرد کیا۔قطب خان لودی اور اور امیرون کو قصبہ مجھولی مین چھوڑکر بدایون مین آیا۔ حسین شاہ نے موقعہ پاکر جونپور پر قبضہ کرلیا۔مبارک خان لوحانی جونپور کو چھوڑ کر قصبہ مجھولی مین قطب خان لودی کے پاس چلا آیا۔

سلطان یہ حال سنکر موضع ہلدی مین آیا۔یہان آکر سنا کہ قطب خان لودی کا انتقال ہوگیا۔چند روز یہان بھی بغرض اداے تعزیت ٹھہرا۔یہان سے جونپور مین آیا۔حسین شاہ کو دور تک بھگاکر جونپور اپنے پوتے اعظم ہمایون فرزند بازید خان کے حوالہ کیا۔یہان سے سلطان چندواڑہ کے راستہ دہولپور گیا۔راجہ دہولپور نے کئی من سونا نذر کیا۔یہان سے رنتھنبور کے علاقہ اللہ پور مین گیا۔ اور اوسکو تاخت وتاراج کیا اور مظفر ومنصور دہلی کو واپس ہوا۔

سلطان بہلول کی شاہان شرقی سے ۲۶ برس لڑائی رہی اس اثنا مین کبھی چند روز کے لیے صلح ہوجاتی تھی جو محض ناپائیدار ہوتی تھی۔دونو بادشاہون کے امیر ادہر سے ادہر اور ادہر سے ادہر ہوجاتے تھے گویا تمام عہد حکومت

سلطان بہلول کا ان لڑائیون کی نذر ہوا آخر ۸۸۳ھ ۱۴۷۸ء کو جونپور ہمیشہ کو سلطنت دہلی کے تابع ہو گیا۔

تقسیم ملک

سلطان بہلول کے قویٰ بوجہ پیرانہ سالی ضعیف ہو گئے تھے اس لئے اونہون اپنی زندگی مین ملک کو اپنے فرزندون عزیزون پر تقسیم کر دیا۔

۱۔ جونپور شہزادہ باربک۔

۲۔ کڑہ مانکپور شہزادہ عالم خان۔

۳۔ برائچ اپنے بھانجے محمد فرملی معروف کالا پہاڑ

۴۔ لکھنو و کالپی اپنے پوتے اعظم ہمایون ابن بایزید خان متوفی کو جو اپنے خدمتگار کے ہاتھ سے مارا گیا تھا۔

۵۔ بدایون اپنے امیر خانجہان خان لودی کو جو نسبت قرابت بھی رکھتا تھا۔

۶۔ دہلی و میان دوآب کا ملک شہزادہ نظام خان کو دیکر اپنا ولیعہد قرار دیا۔

تقسیم ملک کے بعد سلطان بہلول گوالیار گیا۔ گوالیار کے راجہ مان نے اسی لاکھ ٹنکہ نقد نذر کیا سلطان نے گوالیار اوسکو عطا کیا یہان سے

سلطان اٹاوہ گیا یہان سے راجہ سنگت پسر راجہ رائے وند کو بدل دیا یہان

دہلی کو عازم ہوا۔ مگر راستہ مین بیمار ہوگیا۔ بہڈالی ضلع سکیٹ کے متصل ۳۸ برس ۸ مہینے سات دن جمنا سے کوہ ہمالہ تک جمنا کے مشرق مین بنارس اور جمنا کے مغرب مین بندیل کھنڈ تک حکومت کرکے ۸۹۴ھ مین فوت ہوا۔

قطعہ تاریخ وفات

بہشتصد و نود و چار رفت از عالم خدیو ملک ستان و جہان کشا بہلول
بہ تیغ ملک ستان بود لیک دفع اجل بود محال بشمشیر و خنجر مقتول

خصائل سلطان بہلول لودی

سخی وشجاع تہا۔ رحم و مہربانی اوسکی عادت تہی شرع کا پابند تہا۔ امانت کے خلاف کوئی کام نہ کرتا تہا۔ علما ومشائخ سے صحبت رکہتا تہا۔ پانچون وقت کی نماز بہی جماعت سے پڑہتا تہا۔ عدل و انصاف مین ساعی تہا مستغیثون کی عرضیان خود لیکر پڑہتا تہا۔ وزرا کے فیصلہ پر نہ چہوڑتا تہا۔ روپیہ پیسہ جو کچہہ ہاتہ لگتا۔ فوج مین یا امیرونمین تقسیم کردیتا تہا۔ اپنے پاس کچہہ نہ رکہتا تہا۔ اپنے امیرون کے ہان سے کہانا منگواکر کہاتا۔ اون کے گہوڑے وغیرہ پر سوار ہوتا تہا کہا کرتا تہا کہ مجہکو بادشاہی کا نست

نام کافی ہے۔ تنہا خشک روٹیاں کھاتا جب اور لوگوں کے ساتھ کھانا کھانے کا اتفاق ہوتا۔ اوسی طرح کا کھانا کھاتا دوستانہ صحبتوں میں تخت پر بیٹھتا تھا وزرا وامرا کو اپنے سامنے کھڑا نہ رکھتا تھا۔ امرا کو فرمانوں میں مسند عالی لکھتا۔ اگر کوئی امیر ناراض ہوتا۔ تو اوسکے منانے کو اوسکے گھر جاتا اور اپنی تلوار کمر سے کھول کر اون کے سامنے رکھدیتا۔ بعض دفعہ اپنی پگڑی سر سے اوتار کر اون کے قدموں پر رکھدیتا۔ اور اپنا قصور معاف کراتا اور کہتا کہ اگر تم مجھکو بادشاہی کے قابل نہیں سمجھتے تو کسی اور کو بادشاہ بنالو وہ اپنے سپاہیوں اور سرداروں کے ساتھ برادرانہ برتاؤ رکھتا تھا۔

سلطان بہلول کی تخت نشینی سے پہلے افغانوں میں رسم تھی کہ مردہ کے سوئم کو پان۔ شربت۔ شکر۔ مٹھائی۔ تقسیم ہوتی تھی۔ اوس نے اس رسم کو موقوف کرا دیا۔ اور کہا کہ جب ایک غریب پٹھان مرتا ہے۔ اوسکے گھر لاکھ پٹھان جمع ہو جاتے ہیں وہ غریب اس قدر خرچ کا کیونکر متحمل ہو سکتا ہے۔ ابتدا میں وہ لڑائی سے بچتا تھا مگر جب میدان جنگ میں جاتا تو بغیر فتح کے اوسے نہیں چھوڑتا تھا یا زخمی ہو کر آتا تھا متحمل و بردبار ایسا تھا کہ دوسرا ویسا ہونا ممکن ہے۔

ایکروز سلطان بہلول مسند نشینی کے اول ہفتے میں جامع مسجد میں نماز

پڑہنے گیا۔ ملا فازن جو شہر کے بڑے ملاؤں میں تھا منبر سے خطبہ پڑہ کر نیچے اوترا تو اوسنے پکار کر کہا۔

سبحان اللہ ہمارے حکام کی کیا عجیب قوم ہے مین نہین جانتا کہ وہ بڑی شیطان کے ذریات ہیں یا بڑے شیطان کے نوکر ہین یا خود شیطان ہین۔ اِن کی زبان عجیب وحشیانہ ہے ماکو موہر بیا پا کر گور۔ وایہ کو سور سپاہی کو تور اور آدمی کو نور کہتے ہین۔

جب ملا فازن کہہ چکا تو سلطان بہلول سے کہا۔

پس ملا فازن بہت کچھ کہ چکے ہم سب بندگان خدا ہین۔

نظام خان فرزند سلطان بہلول کی تخت نشینی

سلطان بہلول کے انتقال کے بعد سلطان کی زوجہ زیبا (سنار کی بیٹی) نے اپنے فرزند نظام خانکو دہلی سے بلایا اور کہلا بہیجا کہ

اگر جلد آؤ گے تخت پاؤ گے ورنہ رہ جاؤ گے۔

بعد انتقال سلطان بہلول امیروں مین تخت نشینی کی بابت اختلاف رائے تھا۔ کوئی تو باربک شاہ فرزند کلان سلطان کو جانشینی کے لئے اس واسطے منتخب

کرتا تھا کہ وہ بڑا ہے۔ اور اوسکی والدہ پٹھانی ہے۔

کوئی اعظم ہمایون۔ بایزید خان متوفی کے فرزند سلطان بہلول لودی کے پوتے کو تجویز کرتا تھا ہنوز مسئلہ جانشینی بخیر طے شدہ تہا کہ پس پردہ سے زینا زوجہ سلطان بہلول نے کہا۔

میرا فرزند نظام خان ہر طرح بادشاہی کے لایق ہے وہ امیرون کے ساتھ عمدہ سلوک کرے گا۔

یہ سنکر عیسیٰ خان لودی چچازاد بہائی سلطان بہلول نے کہا۔

سنارن کا بیٹا بادشاہی کے لایق نہیں ہوسکتا۔

خانخانان فرملی نے عیسیٰ خان سے کہا کہ

کل سلطان نے انتقال کیا اور آج تو اوسکی بیوی کو برا بہلا کہتا ہے۔

عیسیٰ خان نے جواب دیا کہ تو نوکر ہے نوکرون کو عزیز واقارب کی گفتگو مین دخل دینے کی ضرورت نہین۔ خانخانان یہ کہکر کہ مین نوکر نظام خان کا ہون۔ مجلس سے اوٹھ کھڑا ہوا اور جو امرا کہ اوسکے ساتھ متفق تھے اون کو ساتھ لیکر جلالی مین چلا آیا یہان نظام خان بھی آگیا۔ اور جمعہ کے روز ۱۷ شعبان ۸۹۴ھ ہجری کو اٹھارہ سال کی عمر مین کالی ندی کے کنارے کوشک سلطان فیروز مین تخت نشین ہوا۔ اور

اور سلطان سکندر غازی خطاب ہوا۔

تخت نشینی کے بعد سلطان سکندر نے باپ کا جنازہ دہلی بھیجا۔ اور عیسیٰ خان پر چڑھائی کرکے اوسکو مغلوب کیا۔ اور پھر اوسکی خطا سے درگذر کرکے دہلی کو روانہ ہوا۔ سلطان سکندر بھی باپ کی طرح افغانون سے برادرانہ برتاؤ رکھتا تھا۔ اونکے سامنے تخت پر نہ بیٹھتا تھا۔

سلطان سکندر کے چھ بیٹے تھے جیسا کہ سلسلہ نسب مین ظاہر کرچکا ہون اور امرا نامی گرامی تھے جن کی فہرست حسب ذیل ہے۔

خانجہان لودی۔ احمد خان پسر خانجہان ابن خانخانان فرملی۔ شیخ زادہ فرملی۔ خانخانان لوحانی۔ اعظم خان شروانی۔ دریا خان پسر مبارک خان لوحانی نائب بہار۔ عالم خان لودی۔ جلال خان پسر محمود خان۔ لودی نائب کالپی۔ شیر خان لودی مبارک خان موجی۔ خلیل خان لودی۔ احمد خان پسر مبارک خان لودی حاکم اٹاوہ۔ ابراہیم خان شروانی۔ محمد شاہ لودی۔ نانو خان شروانی حسین خان فرملی نائب سہارن۔ سلیمان پسر دوم۔ خانخانان فرملی۔ سعید خان پسر مبارک خان لودی۔ اسمٰعیل خان لوحانی۔ تاتار خان فرملی۔ عثمان خان فرملی۔ شیخ خان پسر مبارک خان لودی۔ شیخ زادہ محمد مشہور کالا پہار پسر عماد خان فرملی۔ شیخ جمال ولد شیخ

عثمان فرملی ۔ شیخ احمد فرملی ۔ ادم خان لودی ۔ حسین خان برادر ادم خان لودی
کبیر خان لودی ۔ نصیر خان لوحانی ۔ غازیخان لودی ۔ تاتار خان حاکم نجارہ ۔
میاں حسین کنبوہ حجاب خاص ۔ مجد والدین حجاب خاص ۔ شیخ ابراہیم حجاب خاص
شیخ عمر حجاب خاص ۔ قاضی عبدالواحد پسر طاہر کابلی حجاب خاص ۔ بہورہ خان
پسر خواص خان ۔ شیخ عثمان حجاب خاص ۔ شیخ صدیق حجاب خاص ۔
خواجہ نصر اللہ ۔ مبارک خان ۔ اقبال خان حاکم قصبہ باری ۔ اصغر خان پسر
قوام الملک ۔ حاکم دہلی ۔ شیر خان برادر مبارک خان لوحانی ۔ عماد الملک کنبوہ از
سلطان مبارک خان لوحانی ۔ عالم خان لودی ۔ کبیر خان لودی ۔ بھیکن خان ۔
ظہیر خان لوحانی ۔ محمد خان شروانی ۔ جبار خان شروانی ۔ ستار خان جلوانی ۔

سلطان سکندر کا دورہ

سلطان سکندر کو جب سلطنت کی طرف سے اطمینان ہوا ۔ تو اس نے انتظام
ملک کی غرض سے دورہ کیا دار السلطنت سے چلکر پرگنہ رابری میں گیا عالم[۱] خان عرف سلطان

۱۔ یہی عالم خان ہے ۔ جو کابل میں محمد بابر کے پاس گیا ۔ اور وہاں سے آکر سلطان ابراہیم سے
لڑکر شکست کھائی ۔

علاءالدین اسکا بھائی چند واڑ مین چند روز متحصن رہکر عیسیٰ خان لودی سے پاس پٹیالی مین چلا گیا - سلطان سکندر نے رابری مین خانخانان فرملی کو حاکم مقرر کیا یہان سے

اٹاوہ مین آیا اور سات مہینے مقیم رہا - عالم خان عرف سلطان علاءالدین کو اعظم ہمایون سے توڑ کر اپنی طرف کر لیا اور حاکم اٹاوہ مقرر کیا یہان سے

پٹیالی مین عیسیٰ خان لودی سے لڑنیکو گیا - عیسیٰ خان نے زخمی ہو کر شکست کھائی اور اطاعت قبول کی مگر زخمون سے جانبر نہو سکا - راے گنیش طرفدار باربک شاہ اوس سے خلاف ہو کر سلطان سکندر کے پاس آگیا تھا سلطان نے حکومت پٹیالی اوسکو عطا کی یہان سے

جونپور گیا باربک شاہ برادر سلطان سکندر نے اطاعت سے انحراف کیا اور کالا پہاڑ فرملی کو ساتھ لے کر قنوج چلا گیا - سلطان سکندر بھی پیچھے قنوج پہونچا وہان دونو بھائیون مین مقابلہ ہوا کالا پہاڑ نے قلب لشکر پر حملہ کیا مگر گرفتار ہوا جب اوسکو سلطان سکندر کے روبرو لائے تو سلطان نے گھوڑے سے اوتر کر گلے لگایا اور کہا کہ آپ بمنزلہ میرے والد کے ہین مجکو فرزندی مین قبول فرماے کالا پہاڑ نے شرمندہ ہو کر کہا کہ اس احسان کے معاوضہ مین جان قربان کرتا ہون

گھوڑا عنایت ہو ۔ تاکہ لوازم جان نثاری ادا کرون سلطان سے نے گھوڑا عطا کیا ۔ کالا پہاڑ

سے نے حملہ دلیرانہ کئے ۔ باربک شاہ بدایون کو بہاگ گیا ۔ اوس کا فرزند مبارک خان

گرفتار ہوا ۔ سلطان سے نے باربک شاہ کا تعاقب کیا اور

بدایون مین جا گھیرا باربک شاہ سے نے بہائی کی اطاعت قبول کی ۔ سلطان

سے نے

جونپور مین لیجا کر تخت پر بٹہایا اور اپنے معتمد مقرر کئے تاکہ اوسکی حالت کی اطلاع

دیتے رہین اور حسین شاہ شرقی جو اوس نواح مین موجود تہا اوس کی نگرانی رکہین

یہان سے ۔

کالپی مین آیا ۔ اعظم ہمایون اپنے بہتیجے کو یہان سے بدلدیا اور محمود خان

لودی کو حاکم کالپی مقرر کیا ۔ یہان سے

ہٹکانٹ(؟) مین آیا ۔ تاتار خان حاکم بکسر چتر نے اطاعت قبول کی ۔ سلطان

سے نے حکومت یہان کی تاتار خان پر بحال رکہی یہان سے

گوالیار کی طرف متوجہ ہوا ۔ راجہ مان راجہ گوالیر کے پاس خلعت خاص اور گھوڑا

خواجہ محمود فرملی کے ہاتھ بہیجا ۔ راجہ مان سے نے اطاعت قبول کی اور اپنے بہتیجے کے

زیر حکم ہزار سوار سلطان کی خدمت مین رہنے کو ساتھ کئے یہان سے سلطان ۔

بیانہ مین آیا (بیانہ اب ریاست بھرتپور مین ہے) سلطان شرف حاکم بیانہ نے اطاعت قبول کی سلطان نے اوسکو حکومت بیانہ سے حکومت جالیسر چندواڑہ مارہرہ سکیٹ پر بدلدیا - پہلے سلطان شرف نے تبادلہ منظور کیا اور اپنے ساتھ عمر خان شروانی کو قلعہ کی کنجیان دینے کے لئے ساتھ لایا مگر جب قلعہ کے نیچے پہونچا تو نیت بگڑ گئی - اپنے اقرار سے پھر کر قلعہ بیانہ مین متحصن ہوا - اوسکی دیکھا دیکھی اوسکے نائب ہیبت خان جلوانی حاکم آگرہ نے قلعہ آگرہ کا دروازہ بند کرلیا - سلطان نے جب یہ حال سنا - تو وہ مچھلیون کا شکار چھوڑ کر بیانہ مین آیا اور چند امیرون کو قلعہ آگرہ کی تسخیر پر مامور کیا - سلطان شرف نے شدت محاصرے سے تنگ آکر قلعہ کی کنجیان حوالہ کین سنہ ۸۹۷ھ مین قلعہ بیانہ فتح ہوگیا - اور ساتھ ہی قلعہ آگرہ مفتوح ہوا - سلطان شرف کو گوالیار کی طرف نکالدیا حکومت بیانہ خانخانان - فرملی کو سپرد کرکے دہلی واپس آیا -

* فرملی - ایک قوم ترکون کی ہے - جنکا نام خلجی ہے - خلج ایک شہر تھا جس کی سکونت سے ان کا نام خلجی ہوا - شہر خلج کو کوئی دریائے جیحون کے کنارے ترکستان مین بیان کرتا ہے - اور کوئی لکھتا ہے قندہار سے مغرب دریائے ہلمند اور قلعہ بست سے بجانب مغرب واقعہ تھا -

سلطان سکندر کا جونپور اور پٹنہ جانا اور وہاں کی لڑائیاں

سلطان کو دہلی میں آئے ہوئے تین روز ہوئے تھے چوگان کھیل رہا تھا کہ اوسکے پاس اطلاع آئی کہ جونپور کے زمیندار اور راج گوتی۔راجپوتوں نے مسمی جوگا کو اپنا سرغنہ بنا کر۔ایک لاکھ سوار و پیادہ جمع کر کے مبارک خان لوحانی حاکم کڑہ کو شکست دی اور اوسکے بھائی شیر خان کو قتل کر دیا۔مبارک خان لوحانی پراگ (الہ آباد) سے پرستی پال کے گھاٹ اوتر کر گنگا پار جاتا تھا۔اوس کو سمد یو راجہ پٹنہ نے گرفتار کر لیا باربک شاہ زمینداروں کے غلبہ سے جونپور کو چھوڑ کر برائچ میں کالا پہاڑ کے پاس چلا گیا۔

یہ سنتے ہی سلطان سکندر نے چوگان پھینکدی اور خانجہان لودی کے گھر جا کر اوسکو تمام داستان کہہ سنائی اور ساتھ ہی فوراً ارادہ روانگی جونپور کا ظاہر کیا۔

خانجہان لودی نے کہا کہ کھانا تیار ہے پہلے کھانا کھا لیجیے پھر تیاری جونپور کی فرمائیے۔

سلطان نے جواب دیا کہ کھانا تو ایک منزل جا کر کھاؤنگا یہ کہکر اوسی وقت

تمام ہم جونپور ہوا۔ اور دسوین دن جوگا کے سر پر جا پہونچا وسلومین بار بک شاہ سلطان سے ملا۔ سعد پور راجہ پٹنہ نے بخوف سلطانی مبارک خان لوحانی کو قید سے رہا کر کے سلطان کے پاس بھیجدیا۔ سلطان دسلو سے کا ٹہ گڈہ گیا یہان کے زمیندار مقابلہ پر آمادہ ہوئے مگر شکست کہا کر بہاگ گئے۔

جوگا یہ سنکر کہ سلطان سکندر آپہونچا تمام مال واسباب چھوڑ کر بہاگ گیا۔ سلطان نے اوسکا تعاقب جھونڈ تک کیا۔ جوگا نے قلعہ جہونڈ مین جہان حسین شاہ شرقی تہا پناہ لی۔ سلطان نے قلعہ جہونڈ سے تہوڑے فاصلہ پر قیام کیا اور حسین شاہ شرقی کو خط لکھا۔

مضمون خط

مین آپ کو مثل چچا کے بزرگ جانتا ہون۔ آپ کے اور سلطان بہلول کے باہم جو کچہہ ہوا ہوا مگر مجھکو آپ سے پرخاش نہین ہے۔ مین آپ کا ادب کرتا ہون۔ قلعہ جہونڈ اور زمین جو آپ کے پاس ہے وہ آپ کے پاس رہے گی۔ مین یہان صرف جوگا کو سزا دینے آیا ہون اگر آپ اوسکی گوشمالی کر دیجئے بہتر ہے ورنہ اوسکو نکال دیجئے کہ مین اوسکو وہ سزا دون جس کا وہ مستوجب ہے۔

جب یہ خط حسین شاہ شرقی کے پاس پہونچا تو اوس نے اپنے امیرون مین سے میر سید خان کو ایلچی بناکر سلطان بہلول کے پاس بھیجا کہ وہ سلطان کو یہ جواب دے

جوگا میرا نوکر ہے تیرا باپ بہلول سپاہی تھا مین اوس سے تلوار ہاتھ مین لیکر دہلی لی۔ تو سنبھل کر رہنا ہے اگر تو کوئی مخالفت کرے گا تو مین بجائے تلوار کے جوتے سے سیدھا کرونگا۔

سلطان نے یہ بیہودہ جواب سنکر ایلچی سے کہا

مین حسین شاہ کو سچا آدمی سمجھتا ہون اس لئے مین اب بھی اوس کا ادب کرتا ہون۔ مینے جوگا کی سزادہی کا ارادہ کیا ہے۔ اگر وہ اوس کی مدد کرے گا تو مجبوراً مجھکو بھی کچھ کرنا پڑے گا۔ سارے مسلمان گواہ ہین کہ مین شیخی نہین بگھارتا۔ خدا کی عنایت سے جس مونھ سے جوتے کا لفظ نکلا ہے اوسی پر جوتی پڑے گی۔

میر سید خان آپ نبی کی اولاد ہین حسین شاہ کو کیون عقل کی باتین نہین سکھاتے کہ وہ اپنی احمقانہ حرکتون کا خمیازہ نہ اوٹھائے۔

سید نے جواب دیا۔

مین اوسکا تابع ہون جس بات کو وہ پسند کرتا ہے مین بھی اوسکو پسند

کرتا ہون۔

سلطان سکندر نے کہا۔ اقبال اور عقل لازم ملزوم ہین جب ادبار آتا ہے
ہے عقل بھی چلی جاتی ہے۔ خدا نے چاہا تو وہ کل بھاگے گا اور تم قید ہوکر
میرے سامنے آؤگے تو اوس وقت مجکو یاد آئیگا کہ بیٹے کیا کہا تہا۔ اس لئے
بہتر ہے کہ تم خود اوسکو سمجھا دو جو بیٹے کہا ہے۔

سلطان سکندر نے یہ کہکر سید کو رخصت کیا۔ امیرون کو بلا کر کہا۔
تمنے سلطان بہلول کے ساتھ وہ کام کئے ہین جو بہا یون۔ خیرخواہون
توابعین کو کرنے چاہئین۔ اب اس میرے معاملہ مین مجھے یقین ہے کہ تم
میرے لئے وہ کام کروگے جو بہتر ہوگا۔

دوسرے روز اوہر سے سلطان سکندر کا لشکر لڑنے کو چلا اور قلعہ سے حسین شاہ
کا لشکر نکلا اور باہم لڑائی شروع ہوئی۔ تہوڑی دیر کے بعد حسین شاہ شرقی بھاگا
میر سید خان معہ اور امیرون کے گرفتار ہوکر سلطان کے سامنے آیا۔ مگر ننگے
سر اور پیدل۔

سلطان سکندر نے اوسکی طرف سے مونہہ پہیر لیا اور کہا کہ
مین اس حال مین سید کو نہین دیکھنا چاہتا۔ پہلے اسکو پگڑی اور گھوڑا دو۔

جب سلطان کے حکم کی تعمیل ہو کر سید معہ اور امیرون کے پیش ہوا تو سلطان نے امیرون سے مخاطب ہو کر کہا

تم نے اپنے آقا کے ساتھ بڑی خیر خواہی کی مگر وہ عقل سے بے بہرہ تھا۔ تم مجبور تھے اب تم ان خیمہ میں جاؤ جو تمہارے لئے کھڑے کرائے گئے ہیں وہان تمکو سب طرح کا آرام ملیگا۔

حسین شاہ شرقی شکست کھا کر جونپور کی طرف بھاگا۔ مبارک خان لوحانی نے تعاقب کی اجازت چاہی سلطان سکندر نے کہا تحمل کرو۔

مبارک خان لوحانی نے کہا کہ تحمل کا موقعہ نہیں۔

سلطان سکندر نے جوابدیا۔

حسین شاہ شرقی کو تم نہیں بھگایا خدا کے غضب نے بھگایا ہے تم تو وہی ہو جنہون نے کچھ کے مقام اوس سے شکست کھائی تھی جس خدا نے اوسے نیچا دکھایا ہے اور تمکو اونچا کیا ہے وہ اوسکے کامون کو اب بھی دیکھتا ہے غرور نہ کرو صبر کرو حسین شاہ کو اوس کے غرور نے ڈبایا ہے۔

مولف - شاباش لودی تمہارا باپ تو تلوار کا دھنی تھا تم تو اس عمر

مین عقل سے کبھی دہنی ہو۔ تمہاری اس تقریر نے آبائی شجاعت کو

دانائی کا لباس پہنا دیا۔

سلطان سکندر جونپور سے جونپور گیا۔ یہان کا انتظام دوبارہ باربک شاہ کے سپرد

کر کے نواحی اٹاوہ مین آیا۔ اور شکار مین مصروف ہوا۔ یہان یہ تازہ خبر آئی۔

کہ زمینداران نواح جونپور نے ایسا سر اوٹھایا ہے کہ جس کو باربک شاہ دبا

نہ سکا اور جونپور چھوڑنے پر مجبور ہوا۔

سلطان سکندر نے یہ خبر سنکر اوسی وقت حکم دیا کہ کالا پہاڑ فرملی۔ اعظم

ہمایون شروانی۔ خانخانان لوحانی۔ اودہ کی راہ سے اور مبارکخان لوحانی

کڑہ کی راہ سے جونپور جائین اور باربک شاہ کو گرفتار کر کے اوس کے

پاس بہیجدین۔ اور خود بھی نواح جونپور مین پہونچا۔ یہان سلطان کے پاس باربک شاہ

گرفتار ہو کر آیا۔ سلطان نے باربک شاہ کو ہیبت خان لوحانی۔ عمر خان

شروانی کے حوالہ کیا اور خود جونپور سے چنار کو گیا۔ یہان حسین شاہ کے خدام موجود

تھے وہ لڑکر قلعہ مین جا گھسے۔

سلطان قلعہ کو بوجہ اوسکے استحکام کے بغیر فتح کیے ہوے چھوڑ کر کنتبہ چلا گیا۔

جو پٹنہ کے مضافات مین ہے۔ پٹنہ کے راجہ بلبہدر نے استقبال کر کے سلطان

کی اطاعت قبول کی سلطان نے اوسکا ملک اوسی پر بحال رکھا یہان سے سلطان اریل گیا۔ راجہ بلبہدر کو ایسا وہم ہوا کہ وہ سلطان کے ساتھ سے تمام مال و اسباب چھوڑکر پٹنہ کو چلا گیا سلطان نے اوسکا مال و اسباب اوس کے پاس بھیجدیا۔ لشکر اریل مین جاکر لوٹ لیا اور اوس کے مکانون کو باغیون کو ویران کیا اریل سے سلطان کڑہ کے راستہ دلمئو آیا۔ یہان شیرخان لوحانی کے بھائی مبارک خان لوحانی کی بیوہ سے نکاح کیا۔ اور شمس آباد مین آکر چھہ مہینے مقیم رہا۔ اسکے بعد سنبہل جاکر شمس آباد واپس آیا۔ اور اسی اثنا مین پرہونا کل کو جو سرکشون کا راو اپنا ہوا تہا۔ غارت کیا۔ سرکش یہان سے وزیر آباد مین جا چھپے یہان آکر اون کو شکست دے وزیر آباد کے قتل و گرفتار کیا اور پہر شمس آباد مین آکر موسم برسات بسر کیا۔

سنہ ۹۰۰ ھ ۱۴۹۴ء کو سلطان راجہ بلبہدر کی گوشمالی کو پٹنہ گیا۔ راستہ مین سرکشون کے دیہات کو غارت اور اون کو قتل کرتا ہوا کہان گہاٹی مین پہنچا۔ یہان راجہ بلبہدر کا بیٹا نرسنگہہ دیو مقابل ہوا اور شکست کہاکر بہاگا۔ سلطان اوسکے تعاقب مین روانہ ہوا نرسنگہ دیو سرگجہ بہاگتا ہوا راستہ مین بیمار ہوکر مر گیا۔

سلطان سرگجہ سے پٹنہ گیا۔ راجہ بلبہدر پٹنہ سے جونپور چلا گیا۔ سلطان بہی جونپور پہونچا

اور یہاں لشکر کی درستی کے لیے چھ مہینے ٹھہرا۔ کیونکہ پٹنہ کے سفر میں گھوڑوں پر ایسی محنت پڑی تھی کہ فیصدی نوے ضائع ہو گئے۔

لکھمی چند پسر راجہ بلبھدر نے حسین شاہ شرقی کو لکھا کہ سلطان سکندر کے لشکر میں نہ گھوڑے ہیں نہ سامان ہے۔ جلد آؤ پھر ایسا موقعہ نہ ملے گا۔

حسین شاہ اس پیام کے پہونچنے پر بھاری لاؤ لشکر سو ہاتھی لیے ہوئے بہار چل پڑا۔ سلطان سکندر بھی۔ کنٹیٹ کے گھاٹ اوتر کر گنگا پار گیا۔ بنارس سے سترہ کوس ورے حسین شاہ کے لشکر سے جا بھڑا۔ حسین شاہ شکست کھا کر پٹنہ کو بھاگا۔ سلطان نے لشکر کو چھوڑ کر ایک لاکھ سواروں سے تعاقب کیا حسین شاہ پٹنہ کو چھوڑ کر بہار چلا گیا۔ سلطان نوروز کے بعد اپنے لشکر سے آملا۔ اور پھر تمام لشکر کے ساتھ بہار کو گیا۔ سلطان حسین قلعہ بہار میں ملک کنڈو کو چھوڑ کر کہل گاؤں جو لکھنوتی کے توابع میں سے ہے چلا گیا۔ علاء الدین بادشاہ بنگالہ نے اوسکو عزت کے ساتھ رکھا۔ اسباب عیش و نشاط اوس کے واسطے مہیا کیے اوس نے بھی بادشاہی کی فکر و تردد سے دماغ کو خالی کرکے باقی عمر یہاں ہی بسر کی اوسکے ساتھ ہی شاہان شرقی کی سلطنت کا خاتمہ ہو گیا۔

سلطان نے بہار پر لشکر کشی کی۔ ملک کنڈو بھاگ گیا سلطان نے ملک بہا

پر اپنے گماشتے مقرر کئے اور تمام ملک بہار پر متصرف ہو گیا۔ سلطان نے بہار میں محبت خان کو معہ اور امیرون کے مامور کیا اور خود درویش پور مین چلا آیا۔ یہان اپنا نائب خانجہان فرملی کو مقرر کر کے ترہٹ گیا۔ راجہ ترہٹ نے کئی لاکھ ٹنکہ خراج دینا کر کے اطاعت قبول کی۔ سلطان خراج کے وصول کرنے کے لئے ترہٹ مین مبارک خان لوحانی کو چھوڑ کر درویش پور مین آگیا۔ خانجہان پسر خانخانان فرملی نے دہلی مین وفات پائی۔ سلطان نے اوسکے بڑے بیٹے خسرو خان کو خطاب اعظم ہمایون عطا کیا۔ اس کے بعد درویش پور سے شیخ شرف منیری کے مزار کی زیارت کو بہار مین آیا اور فقرا و مساکین کو انعام دیکر درویش پور مین واپس آگیا۔ یہان سے علاء الدین بادشاہ بنگالہ سے لڑنے کو چلا۔ جب قتلغ پور مین پہونچا تو سلطان علاء الدین نے اپنے فرزند دانیال کو لڑنے بھیجا۔ سلطان نے بھی محمد خان لودی۔ مبارک خان لوحانی کو مقابلہ پر بھیجا۔ جب دونو لشکر مخالفین موضع بارہ مین مقابل ہوئے تو اس شرط پہ صلح ہو گئی کہ

۱۔ سلطان علاء الدین ملک بہار پر حملہ نکرے

۲۔ سلطان سکندر اوسکے دشمن کو پناہ نہ دے۔ اور اوس کے ملک کو

خالی کر دے۔

صلح کے بعد سلطان درویش پور مین آگیا۔ اور چند مہینے قیام کیا۔ یہان مبارکخان توحانی کے مرنے کے بعد اعظم ہمایون کو اوسکی جگہ مقرر کیا۔ اور ولایت بہار دریاخان پسر مبارک خان توحانی کو عنایت کی۔

ان دنون مین قحط پڑا اور غلہ بہت گران ہوگیا۔ سلطان سکندر نے فرمان بہیجکر کل قلمرو مین غلہ کی زکات معاف کی یہان سے سلطان قصبہ سارن مین آیا۔ اور اوسکے گردونواح کے پرگنے زمیندارون سے چہین کر اپنے امیرون کی جاگیر مین دیے اور مچھلی گڈہ کی راہ سے جونپور مین آگیا اور انتظام ملکی مین مصروف ہوا۔

امراے افغانی کی رنجش سلطان سکندر سے

باربک شاہ کی قید کے بعد صوبہ جونپور مبارک خان موجی کے سپرد کیا گیا تھا جب صوبہ مذکور کا محاسبہ لیا گیا تو مبارک خان کا بہت سا تغلب ثابت ہوا۔ ہر چند اوسنے باتون سے جمع خرچ پورا کرنا چاہا۔ اور اکثر خوانین کو شفیع بنایا مگر کچھہ فائدہ نہوا۔ سلطان نے قطعی حکم دیدیا کہ بموجب بندوبست شاہی مبارک خان موجی

سے محاصل چند سالہ وصول کیا جاسے۔ اسبات پر امراے افغانی ناراض ہوگئے۔ کیونکہ وہ یہ چاہتے تھے کہ خواہ ہم خزانہ ہی کیوں نہ نگل جائین مگر ہم سے محاسبہ اور مطالبہ نہوا کرے۔

انہی دنونمین سلطان چوگان بازی کیواسطے سوار ہوا عین چوگان بازیمین ہیبت خان شروانی کا چوگان سلیمانخان پسر دریاخان لودی کو لگا جس سے اسکا سر پھٹ گیا خضر خان برادر سلیمانخان لودی نے اسکی جوابمین الٹا چوگان ہیبت خان شروانی کے مارا اسپر شور وغوغا ہوا۔ آخر ہیبت خان شروانی کو مہمو خان لودی اور خانخانان نے تسلی دیکر گھر لے گئے سلطان محل مین چلا گیا۔

چار روز کے بعد سلطان چوگان بازی کے لئے آیا۔ اثنا راہ مین ہیبت خان شروانی کے ایک عزیز شمس خان نے خضر خان برادر سلیمان خان کے سر پر چوگان مارا۔ سلطان نے شمس خان کے بہت سی لاٹین لگائین اور اپنے قصر کو مراجعت کی ان حرکتوں سے سلطان امیرون سے بدظن ہوگیا۔

اسی درمیان مین ہیبت خان شروانی نے ۲۲۔ امیرون کو اپنے ساتھ متفق کرکر شہزادہ فتح خان فرزند سلطان بہلول سے کہا کہ سرداران فوج سلطان سکندر سے ناراض ہین۔ اور آپ کو بادشاہ بنانا چاہتے ہین۔ اگر آپ کہین تو سلطان سکندر کو مار کر آپ کو بادشاہ بنائین۔

شہزادہ فتح خان نے اس راز کو شیخ طاہر کابلی اور اپنی والدہ کے پاس ظاہر کر دیا
شیخ طاہر اور شہزادہ کی والدہ نے شہزادہ فتح خان کو صلاح دی کہ سلطان سکندر کے
پاس سازش کرنے والون کا نام ظاہر کر دے شہزادہ فتح خان نے ایسا ہی کیا ۔
سلطان سکندر نے یہ چال سنکران بداندیشون کو ورجہ سے گرا کر ادہر اودھر
پراگندہ کر دیا ۔

حاکم دہلی کو سلطان سکندر کا سزا دینا

سنہ ۹۰۵ھ کو سلطان سنبل گیا اور وہان چار برس تک سیر و شکار و چوگان بازی
مین مصروف رہا وہان سے اصغر حاکم دہلی کی بدعملی کی شکایت پہونچی ۔ سلطان
نے خواص خان حاکم ماچی واڑہ کو لکھا کہ اوسکو گرفتار کر کے پیش کرے مگر
اصغر یہ حکم سنکر خود ہی حاضر ہو گیا ۔ سلطان نے قید کر دیا ۔ خواص خان حاکم ماچی واڑہ
بہ تعمیل حکم دہلی مین آیا ۔ اور وہان اپنے بیٹے اسمعیل کو چھوڑ کر سنبل مین سلطان
کے پاس چلا آیا ۔

سعید خان شروانی نے لاہور سے آکر سلطان کی ملازمت حاصل کی ۔ چونکہ وہ
غدر اندیشون مین سے ایک تھا ۔ اسلئے سلطان نے اوسکو اور اوسکے ساتھ

تاتارخان محمد خان اور اور بدخواہون کو اپنی سلطنت سے نکالدیا وہ گوالیر کے راہ سے مالوہ اور گجرات چلے گئے۔

گوالیر بیانہ۔ دہولپور۔ سنديل کے واقعات

سنہ ۹۰۰ھ مین راجہ مان راجہ گوالیر نے نہال خواجہ سرا کو معہ تحائف دیکر سفیر بنا کر سلطان سکندر کی خدمت مین بہیجا سفیر کی بدزبانی سے سلطان کو ایسا غصہ آیا کہ سفیر کو یہ کہکر کہ مین خود قلعہ گوالیر کو آکر فتح کرونگا۔ سفیر کو رخصت کردیا۔

اسی اثنا مین خانخانان فرملی حاکم بیانہ کے فوت ہونے کی اطلاع آئی۔ سلطان نے اوسکی جگہہ اوسکے دونون بیٹون احمد اور سلیمان کو مقرر کیا۔ مگر یہ دونو کسی باب مین سلطان سے مشورہ لینے کے لئے سنبل مین چلے آئے چونکہ بیانہ بوجہ مستحکم ہونے قلعہ اور محکم ہونے سرحدون کے اکثر محل بغاوت اور فساد کا رہتا تھا اس واسطے سلطان نے اون کے چلے آنے کو خلاف مصلحت سمجھکر بجاے اون کے خواص خان کو حاکم بیانہ مقرر کیا۔ اور ان دونو کو بہی حکومت جالیسر منگلور۔ شاہ آباد عطا کی۔

اسی سال سلطان سکندر نے عالم خان میواتی۔ خانخانان لوحانی جاگیردار رابری کو

حکم دیا کہ وہ خواص خان حاکم بیانہ کے ساتھ شامل ہوکر راے مانک دیو سے قلعہ دہولپور چھین لے۔

حسب الحکم سلطان۔ ان امیرون نے قلعہ دہولپور پر لشکر کشی کی۔ قلعہ سے راجہ بہی لشکر لئے ہوئے نکلا اور باہم سخت معرکہ ہوا۔ جس مین خواجہ بین کہ سلطانی فوج کا بہادر افسر تہا۔ مارا گیا۔ اور ہر روز آدمیون کی ایک جماعت کا نقصان ہونے لگا یہ سنکر

۱۰ رمضان ۹۱۶ھ جمعہ کے روز سلطان عازم دہولپور ہوا۔ جب قریب دہولپور کے پہونچا تو راے مانک دیو اپنے متعلقین کو قلعہ مین چھوڑ کر گوالیر چلا گیا۔ قلعہ کو اہل قلعہ نہ بچا سکے۔ آخر قلعہ فتح ہوگیا جس کو لشکر نے دل کہولکر خوب لوٹا اور اوسکے باغات کو جن کا سایہ سات سات کوس تک پڑتا تہا ویران کیا۔

سلطان دہولپور مین ایک مہینے ٹہیرا اور آدم خان لودی وغیرہ امرا کو یہان چہوڑ کر گوالیر گیا۔ اور ندی اسی معروف ثیدڑ کی پر اوترا اور دو مہینے یہان ٹہیرا۔ پانی کے خراب ہونے کی وجہ سے سلطان کے لشکر مین بیماری وبا کی طرح پہیل گئی۔ راجہ گوالیر نے بہی صلح چاہی۔ سعید خان وبابو خان وراے گنیش کو جنہون نے سلطان سے بہاگ کر اوسکے پاس پناہ لی تہی نکال دیا اور اپنے بیٹے بکراجیت

کو سلطان کی خدمت مین بہیجا۔ سلطان نے اوس کو خلعت دیکر رخصت کیا۔

یہان سے

دہولپور مین آیا۔ دہولپور کو راجہ بیانک دیو کے سپرد کیا۔ یہان سے بیانہ مین رجو دار السکومت تہا آیا اور یہان ہی برسات بسر کی۔

رمضان ۹۱۰ھ کو قلعہ مندرایل کی تسخیر کے لئے سوار ہوکر حوالے دہولپور مین مقیم ہوا۔ فوج کو نواح مندرایل و گوالیر کی تاخت وتاراج پر مامور کیا۔ اور خود قلعہ مندرایل کا جاکر محاصرہ کیا۔ اہل قلعہ نے امان مانگ کر قلعہ حوالہ کیا۔ سلطان نے قلعہ مندرایل۔ میانجان اور مجاہد خان کے سپرد کیا۔ اور خود گرد و نواح مین تاخت وتاراج کے لئے گیا۔ بہت سے آدمیون کو اوسیر دستگیر کیا۔ عمارتون باغون کو ویران کیا اور پہر بیانہ مین آگیا۔

شہر آگرہ کی بنا

۹۱۱ھ ۱۵۰۵ع کو ایسی لوئین چلین اور گرمی کی یہ شدت ہوئی کہ تمام آدمیونکو بنجار آنے لگا سلطان سکندر کو مدت سے خیال تہا کہ جمنا کے کنارے ایک شہر ایسا آباد کرے کہ جس مین بادشاہ رہاکرے اور فوج کا صدر مقام ہوتا کہ سرکشون پر دباو رہے اور اونکو

سر اوٹھانے کا موقعہ نہ ملے۔ سوا اسکے سرکار بیانہ کے جاگیردار اور ملازم شاہی اور زمیندار اکثر شکایت کیا کرتے تھے۔ کہ اون پر ظلم بہت ہوتا ہے اسلئے سلطان نے حکم دیا کہ چند عقلمند دانا آدمی جمنا کے کنارے ایسے شہر کے آباد کرنے کا موقعہ تجویز کرین جس سے یہ تمام خرابیان رفع ہو جائین۔

مامورین نے دہلی سے کشتیون مین بیٹھکر جمنا کے دونو کنارون کی دیکھ بہال کی اور یہ جگہہ پسند کی جہان اب شہر آگرہ آباد ہے۔ جب یہ مقام تجویز ہو چکا۔ تو سلطان کو اس موقعہ کے ملاحظہ کے لئے اطلاع دی گئی۔ سلطان متھرا مین تھا وہان سے کشتی مین سوار ہوکر مچھلیون کا شکار کھیلتا ہوا۔ اوس مقام پر پہونچا کہ جہان شہر کے واسطے موقعہ تجویز کیا گیا تھا۔ یہان سلطان کو دو ٹیلے نظر آئے جو تعمیر شہر کے لئے موزون تھے۔ سلطان نے مہتر ملاحون سے پوچھا کہ تمہارے نزدیک کونسا ٹیلہ شہر کے واسطے بہتر ہے۔ مہتر ملاحون نے عرض کیا۔

اگرا (اگلا)

سلطان نے فرمایا۔ اس کا نام۔ اگرہ+ رکھا جائیگا۔ اس کے بعد سلطان نے

+ مورخ یہ بھی لکھتے ہین کہ اگرہ قدیمی گانون تھا۔ ہندو مورخ لکھتے ہین کہ متھرا کے راجہ کنس کے

فاتحہ پڑھ کر شہر کی بنیاد رکھی۔ موضع بابنی موضع پوپا پرگنہ دولی سرکار بیانہ اس شہر کی آبادی میں داخل ہوئے اور شہر روز بروز آباد ہوتا گیا اور سلاطین ہند کا پایۂ تخت ہو گیا)

سلطان سکندر آگرہ سے قلعہ کی تعمیر کا حکم دے کر دھولپور گیا۔ راجہ مانک دیو کو دھولپور سے بدل کر اوس کی جگہ ملک عزالدین کو مامور کیا۔ اور یہان سے آگرہ آیا اور جاگیرداروں کو اپنے اپنے علاقون پر بھیج دیا۔

آگرہ مین زلزلہ

۳ صفر ۹۱۱ھ ۱۵۰۵ع کو آگرہ مین جسکو آباد ہوئے کچھ تھوڑے دن گذرے تھے ایسا سخت زلزلہ*

(بقیہ حاشیہ صفحہ ۱۲۰) زمانہ مین ایک مستحکم مقام تھا راجہ جیپر خفا ہوتا اوسکو یہان قید کرتا تھا سلطان محمود نے اوسکو غارت کیا۔ جہانگیر اپنی تزک جہانگیری مین لکھتا ہے کہ پہلے آگرہ آباد تھا اور حوالہ مسعود سعد سلمان کے قصیدہ کا دیتا ہے جو اوسنے مدح سلطان مسعود ابن سلطان ابراہیم ابن سلطان مسعود ابن سلطان محمود کے لکھا تھا۔

حصار آگرہ پیدا شد از میانہ گرد

لبان کوہ برو بارہاے چون کہسار

---

* چونکہ تاریخ ہذا کی تالیف کے اثنا مین زلزلہ آیا جس کا اثر کم و بیش تمام ہندوستان مین محسوس ہوا الحمد لله

آیا کہ پہاڑ ہل گئے۔ عمارتین گر گئین۔ لوگون نے جانا کہ قیامت آگئی۔ مورخ لکھتے ہین کہ حضرت آدم سے لیکر اوس وقت تک کوئی ایسا سخت زلزلہ نہ آیا تھا اگرچہ

بقیہ حاشیہ صفحہ گزشتہ - اوسکی کیفیت مختصر طور پر درج ذیل ہے -

۴ - جولائی سنہ ۱۹۰۴ء کو ۶ بجے صبح کے یہ قیامت خیز زلزلہ آیا جس کا آغاز کانگڑہ کے پہاڑ سے ہوا - تقریباً چار منٹ تک زلزلہ کی سخت حرکتین محسوس ہوتی رہین - ہر شخص اوسان باختہ الله الله کر رہا تھا - بارے چار منٹ کے بعد شدت کم ہوئی خفیف خفیف حرکت تو دیر تک محسوس ہوتی رہی -

کانگڑہ اور اوسکے نواح پالم پور - ڈیرہ - ہمیر پور - دہرم سالہ مین تو قیامت کے آثار نمایان تھے - ایک لاکھ مکانونکو نقصان پہونچا - بیس ہزار - سینتالیس آدمی ہلاک ہوئے - دہرم سالہ مین زلزلہ کے وقت ۷۰ یورپین تھے جنمین سے ۲۵ ہلاک ہوئے - حالانکہ جن مکانون مین یہ رہتے تھے وہ بہی مستحکم بنے ہوئے تھے - کیمپ مین یورپین بارگون کے گرنے سے بہت لوگ ضایع ہوئے - جن بارگون مین گورکھا پلٹن کے سپاہی رہتے تھے اونمین سے ایکسو بارہ سپاہی ہلاک ہوئے مغربی کنارہ حوالیہ کانگڑہ کے اور دامن کوہ تحصیل کانگڑہ مین زلزلہ کا بہت خراب اثر ظاہر ہوا - بہت سے موضع بالکل تباہ و برباد ہو گئے - مویشی بہی بہت ہلاک ہوئے - ضلع کانگڑہ مین اٹھتر سکول تھے - ان مین سے ۳۵ سکول مسمار ہو گئے اور ایکسو چار مدرسون مین سے بارہ مدرس ہلاک ہوئے - ایک ہزار تین سو ہتر طلبا مین سے تین سو اونچاس طلبا ہلاک ہوئے لاہور مین بہی کسیقدر جانون کو اور مکانون کو نقصان پہونچا - آتش خانون زینہ کی دیوارون کو ناہبہ مین بہی جہان راقم زلزلہ کے وقت موجود تہا - ضرر پہونچا - یہ بات عجیب ہے کہ پختہ مکان کم و بیش متضرر ہوئے مگر کچے مکانون کو بہت

تمام ہندوستان میں اس زلزلہ کا اثر ظاہر ہوا تھا - مگر آگرہ میں زیادہ اثر محسوس ہوا کسی فاضل نے تاریخ زلزلہ لفظ قاضی سے استخراج کی کسی نے تاریخی قطعہ موزون کیا -

درنہ صد واحد عشر - از زلزلہ ہا   گردید سواد آگرہ چون مرحلہ ہا
تا آنکہ بنا ہاش سبب عالی بود   از زلزلہ شد عالیہا - سافلہا

چنبل کے کنارے کے واقعات

برسات کے ختم ہونے ہی سلطان سکندر نے آگرہ سے گوالیر کا قصد کیا - ڈیڑھ ماہ تک دہولپور مین مقیم رہا - یہان سے چلکر چنبل کے کنارے گور کے قریب چھ مہینے ٹہیرا - یہان شہزادہ ابراہیم اور جلالخان کو مع اور امیرون کے چھوڑکر سرکشون کو قتل کرنے اون کے ماوا و ملجا کو مٹی مین ملانے کے لئے سوار ہوا - جہان جہان سرکش جنگلون پہاڑون مین چھپے ہوئے تھے سب کو ڈہونڈ ڈہونڈ کے تہ تیغ کیا جس سے لشکر منصور غنیمت سے مالامال ہو گیا - بنجارون کے لشکر مین نہ آنے سے غلہ کی کمی ہوئی

بقیہ حاشیہ صفحہ گزشتہ - کم نقصان پہونچا - گورنمنٹ اور پبلک نے زلزلہ کے ضرر رسیدون کے ساتھ پوری ہمدردی کی تقریباً پندرہ لاکھ روپیہ انگلینڈ - جاپان - ہندوستان سے چندہ ہوا - ضرر رسیدون کو ہلاک شدگان کے ورثا کو کچھ کچھ روپیہ دیا گیا - غرضکہ ایسا زلزلہ آگرہ کے زلزلہ کے بعد سوا چار سو برس کے اندر نہ زلزلہ آیا ہوگا -

سلطان نے اعظم ہمایون کو انتظام بہم رسانی رسد کے مامور کیا اگرچہ راجہ گوالیر نے غلہ کے پہونچنے مین مزاحمت کی مگر اعظم ہمایون غلہ کے لانے مین کامیاب ہوا۔

ایک روز سلطان سکندر سیر کرتا ہوا جینور (علاقہ گوالیر) مین گیا۔ طلایہ لشکر کو دیکھ بھال کے لئے دس کوس آگے روانہ کیا۔ طلایہ کی واپسی کے وقت لشکر گوالیر نے کمین سے نکلکر حملہ کیا۔ داؤد خان اور احمد خان کی بہادری سے دشمنون نے شکست کھائی سلطان سکندر نے ان دونون بہادرون پر بڑی عنایت فرمائی۔ داؤد خان کو ملک داؤد خان کا خطاب دیا۔ یہان سے برسات کاٹنے کے لئے آگرہ واپس آیا۔

اونت گڈہ (اودیت نگر تہنگر) کی فتح

سنہ ۹۱۲ھ / ۱۵۰۶ء کو سلطان سکندر اونت گڈہ (اودیت نگر تہنگر) کی طرف متوجہ ہوا۔ دہولپور مین پہونچکر قیام کیا۔ عماد خان فرملی اور مجاہد خان کو دوہزار سوار اور سو ہاتھی دیکر اونت گڈہ کو بھیجا۔

۱۲ - ذالحجہ ۹۱۱ھ کو خود بھی محاصرہ مین شامل ہوا اور لشکر کو حکم سنا دیا کہ قلعہ کے فتح کرنے مین پوری ہمت صرف کرین۔

کیونکہ اس قلعہ کی فتح کو قلعہ گوالیر کی فتح کا مقدمہ سمجھتا تھا۔ اس حکم کے ہوتے

ہی سپاہی چارون طرف قلعہ کی فصیل سے چمٹ گئے آخر ایک طرف سے
فصیل شکستہ ہو گئی اور تمام لشکر قلعہ مین داخل ہو گیا۔ بعد فتح قلعہ مذکور سلطان نے
بھیکن خان پسر مجاہد خان کے سپرد کیا۔ مگر جب یہ سنا کہ مجاہد خان نے اونٹ گڑھ
کے راجا سے اسبات پر رشوت لی ہے کہ وہ سلطان کو کہہ سنکر اوسکے ملک سے
باہر لے جائیگا تو سلطان نے قلعہ مذکور تاج الدین کمبو کے سپرد کیا اور امراے دہولپور
کو لکھہ بھیجا کہ مجاہد خان کو قید کر دین اور خود آگرہ کا عازم ہوا۔

آگرہ کا ہیبتناک سفر

محرم ۹۱۳ھ ۱۵۰۷ء کو سلطان سکندر نے بعد فتح قلعہ اونٹ گڑھ کے آگرہ کو مراجعت کی
راستہ کے ناہمواری کے سبب سلطان نے ایک مقام کیا تاکہ مردان ہمراہی آرام
کر لین۔ مگر یہان پانی کی کمی سے بعوض آرام کے تمام لشکر کو سخت تکلیف ہوئی
پانی کا ایک کوزہ پندرہ ٹنکہ سکندری کو بکنے لگا۔ بہت لوگ پیاس سے اور بعض
پیاس مین زیادہ پانی پینے سے مر گئے جب مردون کا شمار ہوا تو آٹھہ سو نکلے
۲۷ محرم کو سلطان دہولپور مین آیا یہان چند روز توقف کرکے دارالسلطنت آگرہ مین
برسات کاٹنے کے لیے آگیا۔

نرور کی مہم

سنہ ۹۱۴ھ مطابق ۱۵۰۸ء کو سلطان نے نرور کی تسخیر کا ارادہ کیا۔ جلال خان حاکم کالپی کو حکم دیا کہ وہ آگے جا کر قلعہ نرور کا جو توابع مالوہ ترسیباً ہندؤن کے ہے۔ محاصرہ کرے اور لشکر جمع کرے۔ جلال خان نے بتعمیل حکم سلطانی نرور کا محاصرہ کیا۔ سلطان بذات خود بھی محاصرہ مین شریک ہوا۔ دوسرے روز سلطان سوار ہوا کہ قلعہ کے استحکام و محاصرین کے تردد کو دیکھئے۔ جلالخان نے اپنی سپاہ کے تین حصے کئے۔

ایک حصہ مین پیدل

دوسرے مین سوار۔

تیسرے مین ہاتھی تھے۔

سلطان سکندر کو اس لشکر کے دیکھنے سے حیرت ہوئی اور بخلاف اس کے کہ جلالخان کی منسراہی لشکر کی قدر کرتا اوس کا اوسکی تخریب کے درپے ہوگیا اور ارادہ کیا کہ جلالخان کی طاقت کو بتدریج گھٹاتا اور اوسکو معزول کرنا چاہیئے۔ محاصرہ آٹھ کوس کا تھا ہر روز لڑائی ہوتی اور طرفین کے آدمی مارے جاتے آٹھ مہینے کے بعد سلطان کو معلوم

---

* نرور مالوہ کے توابع مین تھا ہندؤن کے پاس تھا۔

ہوا کہ سلطان لشکر کے بعض معتبر آدمی اہل قلعہ سے سازش رکھتے ہین - ایک روز سلطان بام محل پر کھڑا ہوا لڑائی کو دیکھ رہا تھا - کہ ایک طرف فصیل قلعہ کی شکست ہوگئی - جس کو اہل قلعہ نے اوسی وقت درست کرلیا - اس سے پورا شبہ سازش جلال خان کا اہل قلعہ سے ہوگیا اور اوس نے جلال خان کو قید کرکے قلعہ ہنونت گڈھ مین بھیجدیا -

اور غلہ و پانی اہل قلعہ پر بند کرکے اون کو ضیق محاصرہ مین ڈالا - تھوڑے ہی دنون مین اہل قلعہ نے امان مانگی اور قلعہ فتح ہوگیا - سلطان قلعہ کے نیچے چھ مہینے تک مقیم رہا اور قلعہ کو زیادہ مستحکم کیا - مسجدین بنوائین مفتی اور خطیب مقرر کے علماء و طلباء کے وظیفے جاری کرے -

۲۸ شعبان سنہ ۹۱۴ھ (۱۵۰۸ء) کو سلطان نرور سے چلکر قصبہ بہیرہ مین پہونچا - یہان ایک مہینے تک مقیم رہا - یہان قطب خان لودی کی اہلیہ نعمت خاتون دودہ پلائی شہزادہ جلال خان شہزادہ کو لیکر آئی سلطان نے بہت دلجوئی کی - ایکسو بیس گھوڑے پندرہ ہاتھی بہت سا نقد روپیہ اور سرکار کالپی جاگیر مین دیکر رخصت کیا

ہٹ کانٹ۔ لکھنؤ۔ چندیری۔ ناگور۔ سیواس پور کے واقعات

۹۱۵ھ / ۱۵۰۹ء کو سلطان سکندر لودھی ہٹ کانٹ کی طرف متوجہ ہوا۔ بلگھاٹ میں پہنچکر وہان کے سرکشون کو قتل و غارت کرتا ہوا اور جابجا تھانہ بٹھاتا ہوا آگرہ میں واپس تشریف لایا۔

اسی سال خبر آئی کہ احمد خان پسر مبارک خان کافرون کی صحبت کے اثر سے مرتد ہو گیا۔ سلطان سکندر نے احمد خان کے چھوٹے بھائی محمد خان کو اوس کی گرفتاری کے لئے بھیجا اور اوس کے منجھلے بھائی سعید خان کو اوس کی جگہ حاکم لکھنؤ مقرر کیا۔

اسی سال محمد خان نواسہ سلطان ناصر الدین مالوی دادا سے ناراض ہو کر سلطان کے پاس چلا آیا۔ سلطان نے پرگنہ چندیری جاگیر میں دیا۔ اور شہزادہ جلال خان کو لکھ بھیجا کہ محمد خان کا ممد و معاون رہے۔ تاکہ لشکر مالوی گزند نہ پہونچا سکے۔

۹۱۶ھ / ۱۵۱۰ء کو سلطان سکندر شکار کھیلنے کے لئے دھولپور گیا۔ آگرہ سے دھولپور تک جابجا خوشنما عمارتیں بنوائیں۔ پر بہار باغ لگوائے۔

اثنائے شکار میں محمد خان حاکم ناگور بلا مشقت اطاعت سلطانی کا شکار ہوا جس کی کیفیت

یہ سبب ہے کہ محمد خان حاکم ناگور کے دو عزیز علیخان اور اوس کے بھائی ابو بکر خان نے باہم سازش کر کے ارادہ کیا کہ محمد خان کو قتل کر کے خود حکمران ہو جائین۔ مگر اس منصوبہ کی اطلاع قبل از وقت محمد خان کو ہوئی اور اوس نے انکو گرفتار کر کے سزا دینا چاہا۔ یہ دونون ناگور سے بھاگ کر سلطان کے پاس آ گئے ان کے آنے سے محمد خان کو یہ اندیشہ پیدا ہوا۔ کہ مبادا یہ دونو سلطان سکندر کو اوس پر چڑھا لائین اس خیال سے اوسنے سلطان سکندر کی خدمت مین تحائف بذریعہ اخلاص آمیز عرضداشت کے بھیجکر سلطان کا سکہ و خطبہ ناگو رمین جاری کیا۔ سلطان سکندر نے محمد خان کی اطاعت سے خوش ہوکر اوس کے لیے خلعت و گھوڑا بھیجا اور دہولپور سے آگرہ مین آکر عیش و نشاط مین مصروف ہوا۔ ان دنون مین آگرہ مضافات بیانہ سے نکلکر دار السلطنت ہو گیا تھا۔

اسی سال سلطان نے سلیمان پسر خانخانان فرملی کو حکم دیا کہ وہ اونٹ گڈہ (رہونت گڈہ) لشکر لیجا کر حسین خان نومسلم (اس کا پہلا نام راے ڈونگر تھا) مدد کرے سلیمان نے عذر کیا کہ وہ سلطان کی خدمت سے علیحدہ ہونا نہین چاہتا یہ عذر سلطان کی آزردگی کا باعث ہوا۔ سلطان نے حکم دیدیا کہ راتون رات جس قدر مال و اسباب لیجا سکے پرگنہ رابری مین جو اوس کے مدد معاش کے لیے عطا ہوا تھا۔

لیجائے ورنہ جمیع کو لٹوا دیا جائیگا۔

اسی سال بہجت خان حاکم چندیری مطیع سلطان محمود مالوی نے تحائف بھیجکر سلطان سکندر سے توسل پیدا کیا۔ سلطان نے عماد الملک احمد خان بدہ کو چندیری مین بھیجا کہ وہ بہجت خان کے ساتھ ہو کر سلطان کا خطبہ چندیری مین پڑہوائے۔ اس کے بعد سلطان نے بہجت خان کی اطاعت اور چندیری مین خطبہ پڑہوائے جانے کا حال اور نیز دیگر فتوحات تازہ کی کیفیت بذریعہ فرمانون کے تمام قلمرو مین مشتہر کی۔

اسی سال سلطان سکندر نے بتقاضائے مصلحت ملکی بہت سے امیرون کی جاگیر مین تغیر و تبدل کیا۔

سرکار اٹاوہ بیکن خان پسر عالم خان لودی سے لیکر اوسکے چھوٹے بھائی خضر خان کے حوالہ کی۔

جاگیر محمد عماد فرملی کی اوس سے لیکر اوسکے بھائی خواجہ احمد کو سپرد کی۔ اور دوسرے امراون کی بھی جاگیر اسی طرح تبدیل کی۔

سعید خان میانی مبارکخان لودی شیخ جمال فرملی رائے اوگر مین بھجوایا خضر خان احمد خان کو تنبیہ [illegible] مین بھیجا۔ انھون نے جاکر ملک پر قبضہ کیا۔ اور ... حکم

شہزادہ محمد خان نبیرہ سلطان ناصرالدین کو شہر بند کر کے حکومت ملک اوسنے سنبھال رکھی مگر مستقل خود ہو بیٹھے۔

بہجت خان حاکم ناگور نے جب یہ حال دیکھا تو اوس نے اپنا رہنا ناگور میں غیر ضروری سمجھا اور وہ سلطان کے پاس چلا آیا انھی دنون مین سلطان کی طبیعت حسین خان حاکم سارن سے مکدر ہوئی اور اوسنے حاجی سارنگ کو اوس طرف بھیجا جس نے جاتے ہی حسن تدبیر سے حسین خان کے لشکر کو اپنی طرف کر لیا۔ اور اوس کی فکر مین ہوا حسین خان کو جب اسبات کی اطلاع ہوئی تو وہ سلطان علاءالدین حاکم بنگالہ کے پاس چلا گیا۔

سنہ ۹۲۲ھ مین سلطان سکندر نے علیخان ناگوری کو سرکار شیوپور مین حاکم مقرر کیا۔ اوسنے شہزادہ دولت خان حاکم رنتنبور محکوم سلطان محمود مالوی کے ساتھ اتحاد بڑہایا۔ اور اوسکو ترغیب دی کہ وہ قلعہ رنتنبور سلطان کے پیشکش کرے۔ جب شہزادہ دولت خان اسبات پر رضامند ہو گیا۔ تو علیخان نے اس قرارداد کی سلطان کو اطلاع دی۔ سلطان علیخان کی اس کارروائی سے بہت خوش ہوا اور اس طرف جانے کا ارادہ کر کے بیانہ مین پہونچا اور چار مہینے تک یہان سیر و شکار مین مصروف رہا اور مشائخ کبار کی صحبت سے مستفیض ہوتا رہا۔

از آستان مگذر زانکہ گاہ سنجیدن شود ز قرب ترازو بزر مقابل سنگ

اور اسی درمیان مین شہزادہ دولت خان حاکم رنتنبہور۔ اور اوس کی والدہ کو جو اشوقت سر براہ کار تھی اسپنے وعدوں پر ایسا فریفتہ کیا کہ شہزادہ دولت خان سلطان کی ملاقات کے واسطے آیا۔ سلطان نے اوسکے استقبال کے لئے امیرون کو بھیجا جو شہزادہ کو عزت کے ساتھ لشکر مین لائے۔ ملاقات کے وقت سلطان شہزادہ کے ساتھ ایسے پیش آیا کہ جیسے کوئی اپنے فرزند کے ساتھ پیش آتا ہے خلعت او چند زنجیر فیل اوسکو عنایت کئے اور قلعہ رنتنبہور کے حوالہ کرنے کی فرمایش کی مگر وہ ہی علیخان حوالگی قلعہ رنتنبہور کا مانع ہوا۔

سلطان کو علیخان کی منافقانہ کارروائی کا حال معلوم ہوا تو سلطان نے صرف یہ کیا کہ علیخان کو سرکار شیوپور سے علیحدہ کرکے اوسکی جگہہ اوس کے بھائی ابوبکر خان کو مقرر کیا۔

سلطان سکندر کی بیماری اور وفات

سلطان سکندر بیمار ہوا (مورخون نے بیماری کا نام نہین لکہا) مگر وہ بیماری کو خاطر مین نلاتا تھا۔ بدستور دربار کرتا سیر کے لئے سوار ہوتا مگر جب اوس نے دیکھا کہ مرض کو

روز بروز ترقی ہے تو اوس نے اپنے امام شیخ لاون کو بلایا اور پوچھا کہ ان گناہون کا کفارہ کس قدر ہے۔

۱۔ قضائے نماز و روزہ۔

۲۔ ڈاڑہی منڈوانا۔

۳۔ شراب پینا۔

۴۔ آدمی کے ناک کان کٹوانا۔

شیخ لاون نے ان گناہون کے کفارہ کی تفصیل لکھ کر سلطان کے پاس بہیجدی سلطان نے اپنے وقایع نگار کو بلاکر حکم دیا کہ اوسکے عہد سلطنت کے روزنامچہ کو دیکھکر لکھے کہ ایسے گناہ کس قدر ہوئے ہین۔ اور شیخ لاون سے پہونچکر ان گناہون کے کفارہ کا تخمینہ لکھکر بہیجدے جس سے معلوم ہو کہ سلطان کو کس قدر سونا دینا ہے۔ سلطان کے روبرو جب یہ تخمینہ پیش ہوا تو اوس نے اپنے خزانچی کو حکم دیا کہ وہ اس قدر سونا عالمون کو دیدے مگر اس بات کا خیال رہے کہ خزانہ سے ایک کوڑی نہ دی جاے۔

اس حکم پر عالمون کو تعجب ہوا کہ سونا خزانہ سے نہ دیا جائے گا تو اور کہان سے دیا جائیگا اونہون نے اس مسئلہ کو خزانچی سے حل کرنا چاہا تو اوس نے بیان کیا۔

سلطان کے پاس جو اور سلاطین تحائف بہیجتے تہے یا جو امیر ہدیہ دیتے تہے۔ اون سبکا حساب سالوار مرتب ہوتا تہا۔ سلطان حساب کو دیکہکر حکم دیتا تہا کہ یہ روپیہ خزانہ سے علیحدہ رکہا جاوے کہ جب چاہون اپنی مرضی سے اوسکو صرف کرون۔

خزانچی کی تقریر سنکر عالمون نے سلطان کی نیکیون کی بہت کچہہ تعریف کی اور اوسکی تندرستی کی دعا مانگی۔

کفارہ دینے کے بعد سلطان کی طبیعت دمبدم متغیر ہونے لگی۔ حلق سے پانی اوتر نابند ہوگیا۔ آخر شدائد مرض سے ۷ ذیقعدہ ۹۲۳ھ (۱۷ ۱۵ء) بروز یکشنبہ انتالیس سال پانچ مہینے حکومت کر کے بہشت برین کو سدہارا جنات الفردوس نزلا۔ تاریخ وفات ۹۲۳ھ

سکندر شہ ہفت کشور نماند ۔ نماند کسے چون سکندر نماند

سلطان سکندر کے خصائل

سلطان سکندر مشہور بادشاہون مین سے ایک تہا حسن اخلاق اور سخاوت مین مشہور تہا۔ اوسکی طبیعت سادگی پسند تہی۔ مراسم و لباس شاہانہ مین تکلف کو پسند نہین کرتا تہا۔ ظاہر و باطن جمال صورتی اور معنوی سے آراستہ تہا قوی اور ضعیف کو

ایک نظر دیکھتا تھا ۔ بد اخلاق ۔ رند ۔ اوباش آدمی ۔ اوسکے پاس پھٹکنے نہ پاتا تھا ۔ انفصال
مقدمات ۔ انتظام سلطنت ۔ رعایا کو خوش کرنے مین ہمیشہ مصروف رہتا تھا ۔ مستغیث
زدون کی خود مدد کرتا اگر گھوڑے پر سوار جاتا اور کوئی دادخواہ آتا تو اوس سے پوچھتا
تو کون ہے ۔ امرا کے وکیل اوسکے دربار مین رہتے تھے وہ اوسکا ہاتھ پکڑ کر اوسکے
علاقہ کے وکیل کے سپرد کرتا ۔ اور ایسی کوشش کرتا کہ مستغیث راضی ہو جاتا ۔ وہ
جس قدر محاصل کی جاگیر کسی کو دیتا اوس مین اگر اضافہ ہوتا تو وہ خود نہ لیتا ۔ جاگیردار
کا حق ہوتا جاگیردار ہی ایسے سچے ہوتے کہ اضافہ کو اوس سے کبھی نہ چھپاتے ۔
خزانہ گزاردیا ۔ اگر کسی کو ملجاتا وہ پانیوالے کا حق ہوتا ۔ سلطان اوسکو نہ لیتا ۔ ظہر کی نماز
پڑھکر عالمون کی مجلس مین بیٹھتا ۔ قرآن شریف پڑھتا ۔ مغرب کی نماز جماعت سے پڑھکر
حرم سرا مین جاتا ایک گھنٹے کے بعد حرم سرا سے برآمد ہوتا ۔ رات کو جاگتا دن مین دوپہر
کو سوتا ۔ رات کو ان کامون کو کرتا ۔

مستغیثون کی فریادرسی ۔

امورات سلطنت کی اصلاح ۔

فرامین کی تحریر ۔

خطوط سلاطین وقت کے نام ۔

بڑے بڑے جید ستر عالم اوسکی خلوت خاص مین موجود رہتے تھے - آدہی رات کے بعد وہ کہانا منگواتا یہ ستر عالم بھی اوس کے سامنے بیٹھتے - خود کوچ پر بیٹھتا اور سامنے میز پر کہانا چنا جاتا - مگر یہ عالم سلطان کے روبرو کہانا نہین کہاتے تھے جب سلطان کہانا کہا چکتا تو یہ عالم کہانا - اٹھوا کر گہر لیجاتے - بعض مورخ یہ بھی لکھتے ہین کہ سلطان حفظ صحت کے لیے چہپا کر کچہہ شراب بھی پیتا تہا - ہر جاڑے مین کپڑے اور شالین محتاجون کو تقسیم کرتا تہا جمعہ کے روز روپیہ کی خاص مقدار خیرات کرتا تہا - شہر مین اوسکی حکم سے کئی جگہ پکی پکی خوراک محتاجون کو تقسیم ہوتی تھی - رمضان مبارک - بارہ وفات مین مساکین اور مستحقون کو شاہانہ خیرات دیتا تہا - اوس نے حکم دے رکہا تہا کہ ششماہی مین اوسکی سلطنت مین جو مساکین اور مستحق ہون اون کے مفصل حالت کی کیفیت اوسکے روبرو پیش ہو - جب یہ کیفیت پیش ہوتی تو مستحقون کو اونکے احتیاج کے موافق اتنا روپیہ دیتا کہ چہہ مہینے کو کافی ہوتا - اس بادشاہ کے عہد مین زراعت کی خوب ترقی تھی جس سے غلہ کی ارزانی رہتی تھی -

جب لشکر کسی مہم پر بہیجا جاتا تو اوسکو گہوڑون کی ڈاک کے ذریعہ جو ہر ایک سرا مین تیار رہتی تھی دو فرمان بہیجتا -

ایک صبح کی نماز کے وقت جس مین حکم ہوتا کہ لشکر سفر کر کے کہان ٹہیرے

دوسرا ظہر کی نماز کے وقت جس مین حکم ہوتا کہ لشکر کو قیام کے بعد کیا کرنا چاہیے۔
اگر پانسو کوس بھی لشکر جاتا - تو اس طریقہ مین کبھی فرق نہ آتا۔

متعصب بھی تھا اہل ہنود کے معابد کی مقامات پر زمین کے برابر کروے - ایک دفعہ (قبل تخت نشینی) جب اوس نے سنا کہ تھانیسر مین بہت سے ہندو نہانے کے واسطے جمع ہوتے ہین تو اوس نے ایک مصاحب سے کہا -

میرا ارادہ ہے کہ تھانیسر جا کر نہانے والون کو ٹھکانے لگاؤن۔

مصاحب - پہلے اس باب مین عالمون سے پوچھ لیجئے -

سلطان نے عالمون کو جمع کیا - اونمین میان عبداللہ اجودہنی ملک العلما بھی تھے اون سے اس باب مین پوچھا -

ملک العلما - تھانیسر مین کیا ہوتا ہے -

سلطان - وہان ہنود جمع ہو کر نہاتے ہین -

ملک العلما - آپ سے پیشتر جو سلطان بادشاہ تھے اونہون نے اس باب مین کیا کیا -

سلطان - اونہون نے نہان مین کچھ تعرض نہین کیا -

ملک العلما - جب اونہون نے تعرض نہین کیا تو آپ کو بھی مناسب نہین کہ ہندوون کے تیرتھ یا معابد کو غارت کیجئے - آپکو یہ چاہیے کہ ہندوونکی جو قدیمی رسم چلی آتی ہے اوس سے انہین منع نہ کیجئے

سلطان ۔ کو ملک العلمار کا جواب سنکر بہت غصہ آیا اور خنجر پر ہاتھ رکھکر کہا ۔

تو ہندوؤں کی مدد کرتا ہے اس لئے پہلے تجکو قتل کروں گا پھر ہندوؤں کو ۔

ملک العلمار ۔ جان تو خدا کے اختیار میں ہے بغیر حکم اوسکے کوئی نہیں مرتا ۔ جو ظالم کے پاس رہتے ہیں وہ تو پہلے ہی جان سے ہاتھ دھو چکے ہیں ۔ آپ نے مسئلہ پوچھا میں نے شرع کے موافق جواب دیا اگر شرعی احکام کا آپ کو پاس نہ تھا تو مسئلہ پوچھنا عبث تھا ۔

اس تقریر کو سنکر سلطان کا غصہ دھیما ہوا اور کہا کہ

اگر آپ اس باب میں اجازت دیتے تو مسلمانوں کے واسطے اچھا ہوتا ۔

ملک العلمار

مرا انچہ شرط بلاغست با تو در گفتم   تو خواہ از سخنم پند گیر خواہ ملال

سلطان یہ سنکر مجلس سے اوٹھکر چلا گیا اور ملک العلما کو حکم دیا کہ کبھی ملنے کو آیا کیجیے ۔

جو اہل ہنود کہ اسلام کی اطاعت کرتے تھے اون کو جاگیریں دیتا ۔ سرکشوں متمردوں کو قتل جلاوطن کرتا ۔

سالار مسعود غازی کے مزار پر جو سالانہ تہواریاں جاتی تھیں اون کو قطعی طور پر موقوف

کر دیا۔

عورتون کے مزارات پر جانیکا ارادہ تھا۔

ہر ایک کام کے لئے ایک دن اور ایک وقت اسکے واسطے ایک ایک کام مقرر تھا جس مین فرق نہ آتا۔ خور و نوش کسی کی مقرر تھا۔ اوس مین فرق نہ آتا

ایک دفعہ ایک مولوی صاحب سلطان سے ملنے کو آئے اونکے لئے ہر موسم مقرری کی جس مین لیجاتے موسم کے چھ شیشے شربت کے ہوتے۔ دوسری دفعہ مولوی صاحب موسم سرما مین آئے تو بھی چھ شیشے شربت کے تھے مولوی صاحب نے شیشون کو دیکھکر خدمتگارون سے کہا۔

سردیون مین بھی شربت

خدمتگارون نے جواب دیا کہ حضرت

جو حکم سلطان دیتا ہے اوسکو تبدیل موسم تبدیل و ترمیم نہین کرسکتا۔

دریا خان وکیل کو حکم تھا کہ عدالت مین ہر رات تک بیٹھے۔ مقدمون کے فیصلہ کے لئے ایک قاضی اور بارہ علما مقرر تھے اور خاص جوان غلام اس کام پر مامور تھے کہ مقدمہ کی ہر نوبت مین جو کچھ کارروائی ہو اوسکی اطلاع ہمیشہ سلطان کو دین۔ ہر روز اوسکے سامنے کل اشیاء کا نرخ اور سلطنت کے تمام اضلاع کے حالات و واقعات

پیش ہوئے تے - اگر اون مین کوئی غیر مناسب بات دیکھتا تو اوسکی تحقیقات کا
حکم دیتا تہا - اوسکے قلمرو مین چوپکار کا نام نہتا - عید اور بارہ وفات کے دن
سلطان کے حکم سے تمام قیدیون کی فہرست مرتب ہوکر اوسکے سامنے پیش
ہوتی تہی - اون مین سے جو قیدی کہ بقایا مالگذاری کی علت مین قید ہوتے اونکو
چہوڑ دیتا تہا - تقریر مربوط تہی - خود شاعر تہا اوس کا مصاحب شیخ جمال کمبوہ دہلوی
باکمال شاعر تہا - جسکے دو شعر لکہتا ہون ؎

مارا ز خاکِ کویت پیراہنست بر تن   آنہم ز آب دیدہ صد چاک تا بدامن
مرا از تیرہائے او پرا ز پر گشت ہر پہلو   کنون پرواز خواہم کرد سوئے آن کمان ابرو

شیخ علم کا بہی شایق تہا - ایکدفعہ سلطان کو نوکری کے لئے فارسی خوان ہندون کی
ضرورت ہوئی تو اوسنے مصاحبین سے پوچہا -

کدام ہندو بچہ ایست کہ فارسی میداند -

جواب ملا کوئی نہین -

یہ جواب سنکر ہندون کے ہر فرقہ کے آدمیون کو بلایا - پہلے برہمنون سے کہا کہ فارسی
پڑہین اونہون نے عذر کیا -

مہاراج ہمکو اپنے کرم و دہرم و دیا سے فرصت کہان جو فارسی پڑہین -

پھر چھتریون سے کہا اونھون نے جواب دیا۔

حضور ہم اہل سیف ہین اہل قلم بنا نہین چاہتے۔

پھر ویش سے یہی سوال ہوا۔ اونھون نے کہا کہ

حضور۔ ہم تجارت پیشہ ہین۔ ہم کو اس کام سے فرصت نہین۔

جب کائتون کی نوبت آئی تو اونھون نے بسر وچشم قبول کیا اور اپنے حاکمون کی دیانداری کے سبب مسلمانون کے عہد سلطنت مین خوب عروج ہوا تھوڑے ہی دنون مین ہندون کو مسلمانون کے علم سے ایسی آگاہی ہوگئی کہ وہ خود درس دینے لگے۔ اوسی زمانہ مین پنڈت ڈونگر مل تو شاعر بھی ہوگئے۔ جن کا یہ مطلع ہے۔

دل خون نشدی چشم تو خنجر نشدی گر   رہ گم نشدی زلف تو ابتر نشدی گر

غرضیکہ سلطان سکندر کا عہد ایک مبارک عہد تھا جس مین امانت دیانت۔ صداقت کے ساتھ کام ہوتے تھے۔ ادنی واعلی مین اخلاق۔ خودداری۔ دیانتمندی ایسی تھی کہ یہ معلوم ہوتا تھا کہ زندگی کا طریقہ نیا پیدا ہوگیا ہے۔ خداپرستی اور دیانت کی بہت قدر تھی۔ تحصیل علم مین غفلت نہوتی تھی صنعت کے کارخانے جاری تھے۔ سلطان کو تالیف کا بہت شوق تھا وہ ہر علم کی کتابین علما سے تصنیف کراتا

اوس نے امرگر بہارہ کا ترجمہ شاستری سے فارسی مین کرایا۔ خراسان اور ہندوستان کے طبیبون کو بلاکر۔ دونون طرح کی طب کی کتابون سے مضامین انتخاب کراکر اوس کا نام طب سکندری رکھا۔ جو طب مین ایک معتبر کتاب ہے اور ایک کتاب آئین و قوانین مرتب کی جس کا نام آئین سکندری رکھا جو ضخیم کتاب قوانین و دستور العمل کی ہے۔

سلطان ابراہیم کی تخت نشینی

جب سلطان سکندر نے آگرہ مین انتقال کیا تو امرا و عمایداِ افاغنہ نے یہ قرار دیا کہ سلطان ابراہیم تخت دہلی پر جلوس کر کے جونپور تک حکمران رہے اور اوس کا حقیقی بھائی شہزادہ جلال خان جونپور کا بادشاہ قرار دیا جاے اور وہ جونپور سے اوس طرف کے ملک پر حکمرانی کرے۔

مورخون نے تقسیم ملک کے دو بادشاہون مین کئی سبب لکھے ہین۔ مگر یہ سبب قرین قیاس ہے کہ سرداران افاغنہ سلطان ابراہیم کے غرور و تکبر سے ناراض تھے۔ اونھون نے بخیال عاقبت اندیشی۔ دو بادشاہون مین ملک کو اس واسطے تقسیم کیا کہ اگر سلطان ابراہیم سے کوئی امر خلاف طریقہ ایسا وجہ صادر

ہو گا تو شہزادہ جلال خان اونکا حامی اور سرپرست بنے گا اور یہ خیال اونکا سلطان ابراہیم کی مابعد کی کارروائیون سے بہت ہی انسب معلوم ہوتا ہے۔

غرضکہ امرا نے اپنی تجویز کے موافق سلطان ابراہیم کو بڑے تزک و احتشام سے ۷ ذوالحجہ سنہ ۹۲۳ھ (۱۵۱۷ء) کو آگرہ مین تخت سلطنت پر بٹھایا اور شہزادہ جلال خان کو جلال الدین خطاب دیکر بڑے لاؤ لشکر کے ساتھ جونپور کو روانہ کیا۔

چار مہینے کے بعد خانجہان لوحانی رابری سے آیا۔ اور سلطان کے پاس حاضر ہوکر کہا کہ سلطنت کو مشترک رکھنے مین وزرا و وکلا نے سخت غلطی کی کیونکہ

دو جان ہرگز بیک پیکر نگنجند　　　دو فرماندہ بیک کشور نگنجند

سلطان ابراہیم تو پہلے ہی مشارکت کو ناپسند کرتا تھا۔ مگر امیرون کی ناراضگی کے اندیشہ سے چپ تھا۔ اب جو خانجہان لوحانی کو اپنا ہم خیال اور اپنی خواہش کا مددگار دیکھا تو جو عہد و پیمان کہ بھائی کے ساتھ کئے تھے اون کو بالائے طاق رکھکر بمشورہ اپنے اعیان دولت کے بھائی کو بلایا۔ ہیبت خان گرگ انداز کو جو روباہ بازی مین طاق تھا اس کام کے لئے منتخب کرکے بھیجا اور سمجھا دیا کہ اوس سے کہنا کہ ایک معاملہ مین مشورہ لینا ہے جلد چلے آؤ۔ ہیبت خان گرگ انداز نے شہزادہ جلال خان کے پاس جاکر طرح طرح سے باتین بنا کر شہزادہ کو روانگی پر آمادہ کرنا چاہا مگر شہزادہ اوس کی باتون

تاڑ گیا کہ جانے مین خیر نہین ۔ اسلئے اوسنے جانے سے صاف انکار کیا جب ہیبت خان اپنے مقصد مین ناکام رہا تو اوسنے سلطان ابراہیم کو شہزادہ کے نہ آنے کی اطلاع دی ۔ سلطان ابراہیم نے شیخزادہ محمد فرملی پسر شیخ سعید فرملی ۔ ملک اسمعیل پسر علاءالدین جلوانی قاضی مجدالدین حجاب ۔ سعید خان حجاب کو بھیجکر شہزادہ کو بلایا ۔ مگر جب ان کا بھی افسون کارگر نہوا تو سلطان ابراہیم نے صوبہ جونپور کے امراو حکام کے نام فرمان بھیجے کہ شہزادہ کی اطاعت سے احتراز کرین اور جو امرا و سطوت ذی شوکت مثل دریا خان لوحانی حاکم ولایت بہار ۔ نصیر خان حاکم غازیپور شیخزادہ محمد فرملی ضابطہ اودھ و لکھنو وغیرہ کو خلعت خاص و اسپ و خنجر اپنے رازدارون کے ہاتھ بھیجکر اونکی دلجوئی کی اور ۵ ذالحجہ ۹۲۳ھ ۱۵۱۷ء کو تخت مرصع پر جلوس کیا اور اعیان دولت کو حسب قدر خلعت و منصب عطا کیا اور سب کو مرہون احسان بنایا ۔

شہزادہ جلال خان کو جب یہ حال معلوم ہوا تو اوسکو یقین ہو گیا کہ سلطان ابراہیم سے کوئی امید مدارا کی نہین رہی تو وہ جونپور سے کالپی چلا گیا ۔ اور وہان جاکر سکہ و خطبہ اپنے نام کا جاری کیا اور اوس نواح کے راجاون زمینداروں پر نوازش فرماکر لشکر کی تعداد بڑہائی ۔

اوس وقت اعظم ہمایون شروانی قلعہ کالنجر کا محاصرہ کئے ہوئے تھا ۔ اوسکے پاس

پیغام بھیجا کہ آپ میرے بمنزلہ باپ اور چچا کے ہین آپکو معلوم ہے کہ مینے کوئی قصور نہین کیا۔ سلطان ابراہیم نے خود اپنے عہد کو توڑا ہے باپ کے ملک ومال سے جو کچھ بطریق ارث مجکو ملتا تھا اوس پر بھی اوس کا دانت ہے۔ آپ حق بجانب ہوکر میری مدد کرین۔

اعظم ہمایون شروانی پہلی ہی سلطان ابراہیم سے ناراض تھا۔ جلالخان کی حالت زار نے اور بھی اثر کیا اور وہ قلعہ کالنجر کا محاصرہ چھوڑ کر کالپی مین شہزادہ جلال خان کے پاس چلا آیا اور باہم عہد وپیمان ہوکر یہ قرار پایا کہ پہلے جونپور اور اوسکے مضافات پر تصرف کرنا چاہیے پھر اور فکر کیجاوے گی۔ اس قرارداد کے بعد دونو جونپور کو روانہ ہوئے پہلے سعید خان پسر مبارک خان لودی حاکم اودہ کے سر پر چا چڑھے۔ سعید خان سے مقابلہ نہو سکا۔ اسلئے وہ لکھنؤ مین چلا آیا اور تمام کیفیت سلطان ابراہیم کو لکھ بھیجی۔

سلطان ابراہیم نے یہ حال معلوم کرکے ارادہ کیا کہ چیدہ لشکر لیجاکر اس فتنہ کو دفع کرے کہ اسی حال مین بعض خیراندیشون کی صلاح سے اوسنے اپنے دوسرے بھائیون اسمعیل خان۔ حسین خان۔ محمود خان۔ دولت خان کو محمد خان کے سپرد کرکے حکم دیا کہ ان کو قلعہ ہانسی مین لیجاکر حفاظت سے رکھے اور ہر ایک کی خدمت کے لئے

دو حرم مقربین اور اون کی خوراک پوشاک و دیگر یاحتیاج کا انتظام کیا - ۲۴ ذوالحجہ ۹۲۳ھ/ ۱۵۱۷ء

کو بروز اتوار عازم جونپور ہوا جب بھوگاون مین پہونچا - تو اطلاع آئی کہ اعظم ہمایون شروانی

معہ اپنے فرزند فتح خان کے شہزادہ جلال خان سے پھر کر سلطان کے پاس

چلا آرہا ہے - اس خوشخبری سے سلطان ابراہیم کو تقویت ہوئی اور وہان قیام کرکے

امیرون کو اوسکے استقبال کو بھیجا جب اعظم ہمایون آیا - تو اوسکو الطاف خسروانہ سے

مرہون احسان کیا - اور آگے روانہ ہوا جب قنوج مین پہونچا تو یہان ملک قاسم حاکم سنبل

سے جہند زمیندار چڑتولی پرگنہ کول کو جس نے عمر خان پسر سکندر خان سور کو شہید کر دیا تھا

قتل کرکے اور اوس فتنہ کو مٹا کر سلطان کے پاس حاضر ہوا - صوبہ جونپور کے کئی امراو

جاگیر دار مثل سعید خان و شیخزادہ فرملی وغیرہ سلطان کے پاس حاضر ہوکر دو تنخواہون

مین داخل ہوئے -

قنوج سے سلطان ابراہیم نے اعظم ہمایون شروانی اعظم خان لودی - نصیر خان لوحانی

وغیرہ کو بھاری لشکر اور نامی ہاتھی دیکر شہزادہ جلال خان سے لڑنے کو کالپی بھیجا

شہزادہ جلالخان ان امرا کے پہونچنے سے پیشتر اپنے والدہ و رضائی نعمت خاتون

بیوہ قطب خان لودی و عماد الملک وغیرہ کو قلعہ کالپی مین چھوڑکر تیس ہزار سوارون کی

ساتھ آگرہ کو روانہ ہو چکا تھا - امراے سلطانی نے قلعہ کالپی کا محاصرہ کیا پیچھے سے

سلطان ابراہیم بھی شامل محاصرین ہوگیا محصورین نے ایکدو دن لڑکر قلعہ کالپی حوالہ کیا ۔ لشکر سلطانی نے قلعہ کالپی کو خوب لوٹا ۔

ادہر شہزادہ جلالخان آگرہ کے قریب پہونچا اور ارادہ کیا کہ بعوض کالپی کے آگرہ کو لوٹ کھسوٹ کے برباد کرے کہ اتنے مین آدم خان کاکڑ سلطان ابراہیم کا بھیجا ہوا پہونچ گیا اور شہزادہ جلالخان کو باتون مین لگا رکھا کہ اسی اثنا مین سلطان کے بھیجے ہوئے امرا ملک اسمعیل پسر علاء الدین جلوانی ۔ کبیر خان لودی ۔ بہادر خان نوحانی ۔ اٹھارہ ہزار سوار اور پچاس ہاتھی لئے ہوئے آدم خان کاکڑ کی مدد کو آپہونچے ۔ جس سے آدم خان کاکڑ کو تقویت ہوئی اور اوسنے شہزادہ جلالخان سے کہلا بھیجا ۔

کہ اگر بادشاہی کے خیال سے باز آؤ اور چتر نوبت نقارہ و دیگر سامان بادشاہی کو علیحدہ کر کے امیرون کی طرح رہنا چاہو تو مین سلطان سے کہکر تمہاری تقصیر معاف کرادونگا ۔ یقین ہے کالپی تمہاری جاگیر مین رہے ۔

شہزادہ جلالخان نے باوجود موجودگی تیس ہزار سوارون کے اپنے مشیرون کی مرضی کے خلاف بزدلی سے شرائط آدم خان کاکڑ کو مان لیا اور تمام سامان بادشاہی اوسکے پاس بھیجدیا آدم خان کاکڑ نے تمام حال سلطان ابراہیم کو لکھ بھیجا ۔ سلطان

کالپی کو فتح کرکے اٹاوہ مین آگیا تھا کہ آدم خان کاکڑ کی عرضداشت پہونچی سلطان نے بخلاف استدعا آدم خان کاکڑ صلح کو نامنظور کیا اور شہزادہ جلال خان کے استیصال کے درپے ہوا۔ جب شہزادہ کو نامنظوری صلح کی اطلاع ہوئی تو وہ گوالیار مین راجہ گوالیر کی پناہ مین چلا گیا۔ اوس کے تمام پرانے سپاہی ساتھ چھوڑ کر پریشان ہو گئے۔

سلطان ابراہیم اٹاوہ سے آگرہ مین مقیم ہوا۔ یہان سب امیرون نے جو اوس کے مخالف تھے اطاعت اختیار کی۔ سلطان نے ہیبت خان گرگ انداز و کریم خان توغ و دولتخان اندکو دہلی کی حفاظت پر مامور کیا اور شہزادہ جھو یا محمود کو حفاظت قلعہ چندیری و وکالت شہزادہ محمد خان نواسہ سلطان ناصر الدین مالوی پر مقرر کیا انہی دنون مین میان بھورا امیر اعظم سلطان سکندر کو بلا سبب قید کر دیا اور اوس کی جگہہ اوسکے فرزند کو مقرر کیا۔

گوالیر کی مہم اور اوسکے نتائج

سلطان ابراہیم نے قلعہ گوالیر کی فتح کے لئے عزم شاہانہ کیا۔ اعظم ہمایون شروانی حاکم کڑہ کو تیس ہزار سوار اور تین سو زنجیر فیل دیکر قلعہ گوالیر کی فتح کو روانہ کیا۔ اور اوسکے

پیچھے پیچھے اوسکی مدد کو ہیبت خان پسر عالم خان لودی۔ جلال خان لودی۔ سلیمان فرملی
بہادر خان لوحانی۔ بہادر خان شروانی۔ اسمعیل پسر ملک فیروز و خضر خان لوحانی
و شیخ جمال خان برادر ہیبت خان لودی آٹھ امیرون کو لشکر جرار کے ساتھ معہ چند حلقہ ہاتھیون
کے روانہ کیا لشکر سلطانی نے قلعہ گوالیر کا محاصرہ کرلیا۔ محاصرہ سے پہلے راجہ
مان والئے گوالیر جو شجاعت و تدبیر مین ممتاز تہا انتقال کر گیا تہا۔ اوسکا فرزند بکرماجیت
قایم مقام تہا اسنے استحکام قلعہ مین بہت کوشش کی مگر لشکر شاہی نے قلعہ
باول گڈہ کو جسکو راجہ مان نے قلعہ کے متصل تعمیر کیا تہا نقب مین لگا کر فتح کرلیا
اس قلعہ مین ایک گائے رو مین یا مسی تہی اوسکو وہان سے اوٹھا کر دہلی مین بہجدیا
جہان اکبر بادشاہ کے زمانہ تک موجود تہی۔

شہزادہ جلالخان کا مارا جانا

جب لشکر سلطانی گوالیر مین پہونچا تو شہزادہ جلالخان گوالیر سے سلطان محمود خلجی کے
پاس مالوہ چلا گیا تہا اوسنے شہزادہ کی مدارات اچہی طرح نہ کی تو وہ مالوہ سے گڈھ کٹنگہ
کو چلا گیا راستہ مین گونڈون کی ایک جماعت نے گرفتار کرکے سلطان ابراہیم کے
پاس بہیجدیا۔ سلطان نے خوش ہو کر امیرون کو جمع کیا۔ اور اون کے سامنے

بھائی کو زنجیرون مین جکڑا ہوا بلایا اور قلعہ ہانسی کو بھیجدیا اور راستہ مین احمد خان کو بھیجکر قتل کرا دیا۔ سچ ہے ؎

شربت سلطنت وجاہ چنان شیرین است | کہ شہان از پئے آن خون برادر ریزند
خون آزردہ دلان را ز پئے ملک مریز | کہ ترا نیز ہمان جرعہ بساغر ریزند

بعد قتل شہزادہ جلالخان کے سلطان کا دہلی مین آنا اور غرور مین مبتلا ہونا

سلطان۔ ابراہیم بھائی کو قتل کرا کر آگرہ سے دہلی مین آیا۔ چونکہ اب اوس کا کوئی رقیب وحریف باقی نہ رہا تھا اسلئے اوسپر غرور وتکبر سوار ہوا اور اوس نے باپ دادا کا طریقہ مروت واحسان جو امیرون اور عزیزون کے ساتھ تھا بھلا دیا اور کہنے لگا۔

بادشاہون کی نکوئی قوم ہے نہ اوسکا کوئی رشتہ دار ہے سب اوسکے نوکر ہین اونکو نوکرون کی طرح خدمت کرنا چاہیے۔

جو امیر کہ بھائی بندی کا دم بہرتے تھے اور سلطان بہلول اور سلطان سکندر کے ساتھ بیٹھتے تھے اونکو سامنے ہاتھ باندہ کر کھڑے ہونے کا حکم ہوا امرا اس حکم کی تعمیل کرتے تھے مگر دلمین گالیان دیتے تھے اور کچھ اور ہی تدبیرین سوچتے تھے

غرض سلطان ابراہیم کی ان باتون سے اتفاق جو افغانی عنصر مین تھا اوس پر نفاق غالب ہوا جس نے سلطنت افغانی کا خاتمہ کر دیا۔

میان بہوہ کو تو قید کر کے سلطان ابراہیم قتل کرا چکا تھا۔ اب اعظم ہمایون شروانی پر نزول عتاب ہوی۔ اعظم ہمایون شروانی تسخیر قلعہ گوالیر پر مامور تھا۔ جیسا کہ اوپر لکھا گیا اور اپنے تردد مردانہ سے اہل قلعہ کو ایسا ضیق محاصرہ مین ڈالا تھا کہ وہ عنقریب اپنے آپ کو حوالہ کرنے پر آمادہ تھے کہ فرمان سلطانی اعظم ہمایون شروانی کی طلب مین پہونچا اوسنے محاصرۂ قلعہ سے ہاتھ اوٹھایا۔ اور سلطان ابراہیم کے پاس آنے کو تیار ہوا۔ اوسکے دوستون نے سمجھایا کہ سلطان کا ارادہ آپ کی نسبت بد معلوم ہوتا ہے جسطرح اور امرا کے ساتھ پیش آتا ہے ویسا ہی سلوک آپکے ساتھ کرے گا۔ بہتر ہے کہ آپ نہ جائیے۔ اعظم ہمایون نے جواب دیا

کہ مین چالیس برس سے سلطان کا نمک کہا رہا ہون مجھسے نہین ہو سکتا کہ اوسکے حکم کی تعمیل نہ کرون۔

امرا سے اعظم محمد خان لودی اور داود خان شروانی نے کہا کہ

بادشاہ مین ایسے حواس باقی نہین کہ وہ تمہاری پہلی خدمت مین تمیز کرسکے تیرے پاس تیس ہزار سوار ہین بیٹون کے پاس چلا جا اور اپنی حفاظت کی تدبیر کر

ہمکو یقین ہے کہ تجکو اس واسطے بلایا ہے کہ میان بہوا اور حاجی خان کے
ساتھ جو سلوک کیا ہے وہ تیرے ساتھ کرے۔

مگر اس جوانمرد نے پہر بہی وہی جواب دیا۔
کہ بادشاہ سے سرتابی کرکے مین اپنا موںنہ کالا نکرون گا۔ اور نہ نمکحرام
اپنے آپ کو کہواون گا۔

اس گفتگو کے بعد اعظم ہمایون شروانی دہلی کو چلا اثنار راہ مین خبر آئی کہ سلطان ابراہیم
نے محمود سرپائی اور حسین خان لودی ساہوخیل کو قتل کرادیا داود خان اور اللہداد خان
اوسکے دوستون نے پہر سمجہایا۔
ابہی تک تجہہ پر کوئی آفت نہین آئی۔ اسی مین خیر ہے کہ یہان سے ہی
اپنے بیٹے کے پاس جونپور چلا جا۔

مگر پہر بہی اس نے نمانا جب دہلی کے قریب پہونچا تو سلطان کا حکم آیا کہ اپنے
گہوڑے ہاتہی حوالہ کرے اس حکم کے آتے ہی اس کا تمام لشکر ادہر ادہر چلا گیا۔
جب دہلی سے دو کوس پر پہونچا۔ تو سلطان کا آبدار مخلص نامی خزانہ اور لوازم سپہسالاری
لینے آیا اور سلطانی حکم سے اعظم ہمایون کو ایک ٹٹو پر چہڑا کر شہر مین لے جا کر
قید کرادیا۔

قید کی حالت مین اعظم ہمایون شروانی نے سلطان ابراہیم کو عرضداشت بھیجی۔

سلطان ابراہیم۔ جو تیرے دل مین آئے وہ میرے ساتھ کر۔ مگر پہلے میری دو باتین سن لے۔

اول۔ یہ کہ میرا بیٹا (اسلام خان سے مراد ہے) فتنہ انگیزی پر مائل ہے اوس کا تدارک کر۔

دوم۔ میرے وضو اور میرے آب دست کے لئے پانی کو بند نہ کر۔

اس عرضداشت سے معلوم ہوتا ہے کہ اس بہادر خیرخواہ افسر کا پانی بند کیا گیا۔ مگر اس بہادر نے پانی کی التجا اپنے نفس کے واسطے نہین کی بلکہ فرایض مذہبی کے ادا کرنے کے لئے مگر باوصف اس تکلیف کے پھر بھی خیرخواہی سے باز نہ آیا۔ اور خیرخواہی بھی خود اپنے لخت جگر کے مقابلہ مین مگر سلطان ابراہیم نے اس کی خیرخواہی پر کچھ توجہ نہین کی اور نہ اعظم ہمایون شروانی نے اس عرضداشت کے سوا اور کوئی درخواست بھیجی آخر اس بہادر سپہ سالار کو سلطان ابراہیم نے قیدخانہ مین قتل کرا دیا مگر یہ قتل بے اثر نہ رہا اس کا قتل ہونا گویا بادشاہت کا ہاتھ سے جانا تھا۔

سلطان ابراہیم کی باغی امیرون سے لڑائی

اعظم ہمایون شروانی کا ایک بیٹا اسلام خان کڑہ کا بجاے اپنے والد کے حاکم تھا۔ سلطان ابراہیم نے اعظم ہمایون کو قتل کر کے بجاے اسلام خان کے احمد خان لودی کو مقرر کیا۔

اسلام خان کو جب اپنے والد کے قتل کا حال معلوم ہوا تو اوسنے باپ کے سارے ملک و مال پر قبضہ کیا اور لشکر جمع کر کے احمد خان لودی کو جو اوسکی جگہہ مقرر ہو کر آیا تھا۔ لڑکر شکست دی اور علم بغاوت بلند کیا۔

انہین دنون مین یہ خوشخبری آئی کہ قلعہ گوالیر فتح ہو گیا جب اس طرف سے سلطان کو اطمینان ہوا تو وہ کڑہ کے فتنہ کے تدارک مین مصروف ہوا کہ دفعتًا خبر آئی کہ اعظم ہمایون لودی و سعید خان لودی منجھلا بیٹا مبارک خان لودی کا جو امراے اعظم مین سے تھے لشکر گوالیر سے علیحدہ ہو کر اپنے جاگیر لکھنو کو چلے گئے اور اسلام خان کے ساتھ خط و کتابت کر کے فتنہ و فساد کو خوب چمکایا۔ سلطان ابراہیم نے یہ حال سنکر چارون طرف سے لشکر جمع کیا اور احمد خان برادر اعظم ہمایون لودی پر نوازش فرما کر اوس کو معہ اور امیرون کے لشکر جرار کے ساتھ مفسدون کی سرکوبی کو روانہ کیا۔

جب یہ لشکر قنوج کے قریب قصبہ بانگر مئو مین پہونچا تو اچانک اقبال خان غلام اعظم ہمایون شروانی نے کمین سے نکلکر حملہ کیا اور مار کوٹ کے بھگا دیا۔

جب یہ خبر سلطان ابراہیم کو پہونچی تو اوسنے تہدید آمیز فرمانون سے امیرون کو متنبہ کیا کہ جب تک تم باغیون سے اُس ملک کو خالی نکروگے تو متمردون مین شمار ہوگے اور مین تمہارا سونہ نہین دیکھنے کا اسکے ساتھ کچھہ امداد بھی بھیجی جس سے لشکر سلطانی پچاس ہزار ہوگیا۔ اور اوسکے مقابلہ مین باغیون کا لشکر چالیس ہزار تھا۔ جب دونو لشکر ایک دوسرے کے نزدیک آئے اور قریب تھا کہ باہم لڑائی شروع ہو کہ مقتدائے وقت شیخ راجو بخاری نے پند و نصائح سے باغیون کو سمجھایا جنہوں نے جواب دیا کہ اگر سلطان اعظم ہمایون شروانی کو قید سے رہا کردے تو ہم اوسکے ملک سے باہر چلے جائینگے (شاید ان کو معلوم نہ تھا کہ وہ بیچارہ مارا گیا) اور دونو لشکر اپنے اپنے مقام کو چلے آئے شیخ راجو بخاری نے احمد خان لودی سپہ سالار سلطانی سے مشورہ کرکے سلطان کو اس باب مین عرضداشت بھیجی جس کو پڑھ کر سلطان آشفتہ ہوا اور فوراً دریا خان لوحانی حاکم بہار۔ نصیر خان لوحانی شیخزادہ فرملی کو حکم بھیجا کہ وہ ادہر سے باغیون کے استیصال کو روانہ ہون جب یہ دونو لشکر جمع ہوگئے تو باغیون کو اپنی کثرت تعداد پر گھمنڈ تھا۔ سلطان کے قوت طالع

کی خبر نہ تھی - جب دونوں لشکر باہم لڑنے لگے - کشتوں کے پشتے لگ گئے پہلی ایسی لڑائی شاید کبھی ہوئی ہو کہ میدان جنگ مین بھائی کا گلا بھائی - باپ کا گلا بیٹا - بیٹے کا گلا باپ کاٹے - تیر کمان سب پھینکدیئے تھے - تلوار چھری کٹاری کی لڑائی تھی جس نے خون کے نالے بہادیئے دس ہزار افغانون کے خون سے زمین کو سرخ بنادیا - آخر اقبال ابراہیمی کام کر گیا - عین کارزار مین ایک سلطانی کابلی سپاہی کی گولی اسلام شاہ کی پیشانی پر لگی جس سے زمین پر گر کر مر گیا -

اقبال خان بھی مارا گیا - سعید خان لوحانی اسیر ہوا - اور تمام لشکر تتر بتر ہو گیا - باغیون کا تمام ملک وہان سلطان کے قبضہ مین آیا - بادشاہ یہ خبر سنکر خوش خوش اپنے لشکر مین پہونچا اور اُسکی خیر خواہی کے صلہ مین بہت کچھ نوازش کی مگر امراے سکندری کے کینہ سے سینہ صاف نہوا بلکہ اس فتح نے اور بھی مغرور بنادیا -

بہار مین بہادر خان کی بغاوت

جب سلطان ابراہیم نے بہت سے امیرون کو قیدخانہ مین سڑا سڑا کر مار ڈالا - تو امیرون کے دلون مین خوف وہراس پیدا ہوا - دریا خان لوحانی حاکم بہار - خانجہان لودی - میان حسین خان فرملی نے سلطانی اطاعت سے سرتابی کی -

سلطان ابراہیم لودی سے چندیری کے چند اوباش شہزادون کو اشارہ کرکے میان حسین خان فرملی کو آدہی رات کے قریب سوتے ہوئے قتل کرادیا۔ اس واقعہ سے امیرزادان کے دلون مین سلطان کی طرف سے زیادہ نفرت اور ناامیدی ہوئی۔

انہین دنون مین دریاخان لوحانی حاکم بہار کا انتقال ہوا۔ اوسکا بیٹا۔ بہادرخان سلطان سے منحرف ہوکر بہار مین باپ کا جانشین ہوا۔ اور اپنا خطاب سلطان محمد اختیار کرکے سکہ وخطبہ اپنے نام کا جاری کیا اور ایک لاکھ لشکر جمع کرلیا۔ جو امراکہ سلطان ابراہیم سے ناراض تھے اوس سے آکر ملگئے۔ سعید خان فرزند اعظم ہمایون شروانی۔ دس ہزار سوار ساتھ لیکر اوس سے مل گیا۔ نصیرخان حاکم غازی پور میان مصطفیٰ سے شکست کہاکر سلطان محمد کے پاس چلاآیا۔ سلطانی لشکر کی کئی دفعہ سلطان محمد سے لڑائی ہوئی۔ مگر ہردفعہ وہ ہی غالب آتارہا۔ اور صوبہ بہار سلطان ابراہیم کی حکومت سے ہمیشہ کو آزاد ہوگیا۔

دولت خان لودی حاکم پنجاب کی بغاوت

اسی زمانہ مین دولت خان لودی پسر تاتارخان لودی کو۔ سلطان ابراہیم نے بلایا وہ خود تونہ آیا اپنے چہوٹے فرزند دلاور خان کو بہیجدیا۔ دلاورخان جب سلطان

سکے پاس آیا۔

تو سلطان نے کہا۔

تیرا باپ کیون نہین آیا۔

دلاور خان۔

حضور پیچھے سے خزانہ لیکر آئے گا۔

سلطان ابراہیم۔

اگر تیرا باپ نہ آیا تو اوس کا بھی وہی حال ہوگا جو اور امیرون کا ہوا ہے

قیدخانہ مین جاکر دیکھہ کہ امیر کس طرح دیوارون سے لٹک رہے ہین۔

دلاور خان نے قیدخانہ مین جاکر دیکھا تو ہوش اوڑ گئے۔ قیدخانے سے جب واپس آیا تو سلطان نے کہا۔

تو نے دیکھا کہ جن امیرون نے مجھسے بغاوت کی اونکا کیا حال ہوا۔

دلاور خان یہ سنکر سلطان کے سامنے ناک رگڑنے لگا اور موقعہ پاکر دہلی سے بھاگا چھہ روز مین لاہور پہونچا اور باپ سے کہنے لگا۔

اگر تم اپنی حفاظت نکروگے تو سلطان ابراہیم تمکو بری طرح قتل کرے گا۔

دولت خان لودی نے یہ سنکر سوچا کہ اگر بغاوت کرتا ہون تو نمکحرام کہلاتا ہون اگر بغاوت

نہین کرتا تو سلطان ابراہیم کے قہر وغضب سے نجات ناممکن ہے۔ غرضکہ اوسنے دونو پہلوؤن پر غور کرکے مخالفت کو ترجیح دی اور اپنے فرزند دلاور خان کو کابل مین ظہیر الدین محمد بابر کے پاس بھیجا وہ دس روز مین کابل پہونچا اور محمد بابر سے تمام حال بیان کیا کہ سلطان ابراہیم اپنے باپ کے زمانہ کے امیرون کو بہت ستاتا ہے۔ دیوارون سے لٹکاتا ہے زندہ جلاتا ہے تئیس امیرون کو مار کر اون کے خاندان کو تباہ کر چکا ہے۔ امراے سلطنت نے مجکو حضور کے پاس بھیجا ہے وہ حضور کی تشریف آوری کے منتظر ہین جس وقت حضور نے ہندوستان مین قدم رکھا وہ سب خدمت گذاری کو حاضر ہون گے۔

دلاور خان جس زمانہ مین کہ محمد بابر کے پاس حاضر ہوا اوس وقت محمد بابر اپنے فرزند کامران کی شادی مین مصروف تھا جب شادی سے فارغ ہوا تو اوس نے خدا سے دعا مانگی کہ

اگر ہندوستان کی بادشاہت میری قسمت مین ہے تو ہندوستان کے آم اور پان میرے لئے تحفہ بھیجا اون کو اپنے لئے فال نیک سمجھون گا۔

محمد بابر یہان یہ دعا مانگ رہا تھا کہ اوہر دولت خان لودی نے شہد کی ہانڈیون مین آم رکھکر احمد خان کے ہاتھ محمد بابر کے پاس تحفتًا بھیجے جب دلاور خان نے آمون کو بادشاہ

کے روبرو پیش کیا - بادشاہ اون کو دیکھہ کر باغ باغ ہو گیا - تخت سے اوترکر خدا کا شکر کیا - اور دلاور خان اور محمد خان کو گھوڑے خلعت دے اور ہندوستان کی تسخیر کی تیاری کی -

عالم خان عرف سلطان علاء الدین فرزند سلطان بہلول لودی کو جو سلطان ابراہیم لودی سے بداعیہ سلطنت نواح سرہند مین لڑا اور شکست کہا کر محمد بابر بادشاہ کے پاس کابل مین چلا گیا تہا اوسکو اپنے امیر ساتھہ کرکے ہندوستان بہیجا - عالم خان لشکر کو لئے ہوئے سیالکوٹ مین آیا اور اوس نواح کے رئیسون کو مطیع کرتا ہوا لاہور مین پہونچا یہان آکر عالم خان اور دولت خان لودی نے امراے مغل سے کہا کہ بادشاہ محمد بابر کے آنے سے پہلے تم ہماری مدد سے دہلی کو فتح کرلو جب اونہون نے انکار کیا تو عالم خان اون سے علیحدہ ہوکر دہلی کو روانہ ہوا - راستہ مین اسمٰعیل خان جلوانی اور اور امیر جو سلطان ابراہیم سے مایوس ہوکر پرگنون مین رہتے تہے - ساتھہ ہو لئے قریب چالیس ہزار کے لشکر جمع ہو گیا -

عالم خان نے آکر دہلی کا محاصرہ کیا - سلطان ابراہیم یہ حال سنکر عالم خان کی طرف متوجہ ہوا - اور دہلی سے چہہ کوس ورے قیام کیا - رات کو عالم خان نے شبخون مارا صبح ہوتے تک تمام لشکر کو درہم وبرہم کردیا کئی امیر سلطان ابراہیم کر جلال خان

وغیرہ عالم خان کے پاس چلے آئے۔

سلطان ابراہیم چند مصاحبین کے ساتھ اپنے خیمے مین یہ حال دیکھ رہا تھا جب لشکر عالم خان کا لوٹ پر لوٹ پڑا اور عالم خان کے پاس تھوڑے آدمی رہ گئے تو سلطان ابراہیم نے حملہ مردانہ کیا اور عالم خان کو اپنے سامنے سے بھگا دیا عالم خان پنجاب کو چلا گیا سلطان ابراہیم دہلی مین آکر مقیم ہوا۔

ظہیر الدین محمد بابر بروز جمعہ غرہ ماہ صفر ۹۳۲ھ ۱۵۲۵ء کو باراده تسخیر ہندوستان کابل سے روانہ ہوکر قریہ یعقوب مین آیا۔ یہان شہزادہ ہمایون جو بدخشان مین لشکر جمع کرنے کیلئے گیا تھا باپ سے آملا۔ محمد بابر جب سیالکوٹ مین آیا تو یہان عالم خان سلطان ابراہیم سے شکست کھاکر بادشاہ کے پاس پہونچا۔ سیالکوٹ سے محمد بابر آگے بڑھا متصل لاہور کے دولت خان اور اوس کا پسر غازی خان چالیس ہزار فوج سے مقابلہ پر آمادہ ہوے مگر پھر بغیر لڑے بھاگے۔ قلعہ ملوٹ کو چلے گئے۔ محمد بابر نے قلعہ ملوٹ کا محاصرہ کیا دولت خان نے امان چاہی۔ اور اوس کا پسر غازیخان پہاڑون مین چلا گیا۔ محمد بابر نے قلعہ ملوٹ کو فتح کرکے لوٹا اوسمین غازیخان کا کتب خانہ قیمتی اور نفیس کتابون کا تھا اوسکو لوٹ کر بہت خوش ہوا اوس مین سے کچھ کتابین خود رکھین کچھ شہزادہ ہمایون کو دین کچھ کامران کے پاس کابل بھیجدین اور ملوٹ سے غازیخان کے

تعاقب مین روانہ ہوا اعظم خان پہاڑون مین ہوتا ہوا سلطان ابراہیم کے پاس پہونچ گیا
دولتخان لودی نے ہمیشہ کے لیئے سلطان ابراہیم کے قہر و غضب سے نجات پائی -
دلاور خان پسر دولتخان لودی محمد بابر کے پاس حاضر ہوکر دولتخواہون مین داخل ہوا -
چند بعض امراے سلطان ابراہیم بتقاضاے تشریف آوری محمد بابر کے پاس آگئے
اور سلطان ابراہیم کا ایک امیر بہن جلوانی چار ہزار سوارون سے محمد بابر کے پاس حاضر
ہوکر اوس کا جانبدار بن گیا اس کے بعد محمد بابر نے دہلی کی طرف قدم بڑہایا سلطان
ابراہیم بابر بادشاہ کی آمد کا حال سنکر دہلی سے چلا پانی پت کے میدان مین دونو بادشاہون
کا مقابلہ ہوا اتفاق باہمی کا ثمرہ ہو کہ جس کے باعث سلطان ابراہیم ایک لاکھ فوج
سے بابر بادشاہ کے مقابلہ مین جس کے پاس کل بارہ ہزار یا پندرہ ہزار فوج تھی -
۱۸ - رجب ۹۳۲ھ روز جمعہ کو شکست کہا کر قتل ہوا اور اسپر سلطنت لودی کا خاتمہ ہوگیا
شہید شدن ابراہیم تاریخ قتل ہے -
۹۳۲ھ

سلسلہ اولاد شیر خان لودی

محمد خان — ابن شاہین خان ابن فیروز خان ابن بہرام ابن احمد خان ابن ساہو خان ابن اسحاق ابن عمر خان ابن بڑنگی ابن سیانی ابن لودی ابن شاہ حسین — احمد خان

اسد اللہ خان

حقداد خان

رحیم داد خان

احمد یار خان

سعد اللہ خان — عالم خان — کمال خان

الہ یار خان

عبد اللہ خان

محمد شیر خان

محمد امداد خان — محمد نور خان — محمد حسن خان

محمد امداد خان: محمد رضا علیخان — محمد منور علیخان — محمد عبد الحکیم خان

محمد منور علیخان: محمود علیخان — حامد علیخان — لیاقت علیخان

محمد حسن خان: محمد عنایت اللہ خان

محمد عنایت اللہ خان: حبیب اللہ خان — عزیز احمد خان

میرے برادر معظم جلیل کریمانہ توجہ سے یہ تاریخ مکمل ہوئی ۱۳۲۵ھ کو فریضہ حج بیت اللہ و زیارت روضہ نبوی صلعم سے مشرف ہو کر بخیریت تمام مع جملہ ہمراہیوں کے واپس آئے

قاسم علیخان — ہاشم علیخان — خورشید علیخان

شیرخان لودی اور اوسکی اولاد کے حالات

شاہین خان والد شیرخان لودی نے ملک سکندر تحفہ کے لشکر کا آگا روکنے مین جو

سلطان بہلول لودی اور دوسرے افغانون کی گرفتاری کے لئے بہاڑ پر بہیجا گیا تہا

۸۴۳ھ ۱۴۳۹ع کو اپنی جان قوم اور قومی ہیرو سلطان بہلول پر نثار کی جیسا کہ سلطان

بہلول لودی کے حالات مین لکہہ آیا ہون تو اوسوقت اوسکا فرزند شیرخان رحم مادر

مین یتیم ہو گیا تہا۔

جب پیدا ہوا تو اس در یتیم کو سلطان بہلول لودی نے اپنے چچا زاد بہائی کی یادگار سمجہکر

بیٹون کی طرح پالا اور شیرخان نام رکہا۔

کچہہ عرصہ تو شیرخان آغوش مادر مین اپنے چچا کے ساتہہ لوٹ مار مین شریک رہا

اور جب سلطان بہلول نے ملک سکندر تحفہ کو شکست دیکر سرہند پر پانی پت تک

قبضہ کرلیا تو شیرخان سلطان بہلول کے قبایل کے ساتہہ سرہند مین چلا آیا

سلطان نے اسکی بود وباش کے لئے ایک جاگیر عطا کی۔

شیرخان جب نابالغی کے مرحلے طے کر چکا تو نوجوانی کی اُمنگ اور شجاعت

فطری کے جوش نے ترغیب دی کہ اپنے محسن کا لڑائیون مین ہاتہہ بٹاؤ اس

ترغیب سے وہ سلطان بہلول کا ہر ایک معرکہ مین مثل بہادر سپہ سالار کے

قوت بازو رہا۔

بعد انتقال سلطان بہلول کے سلطان سکندر نے اس بہادر سپہ سالار کو اپنے امیروں میں داخل کیا۔ مگر قضا نے اس منصب پر زیادہ عرصہ تک رہنے نہ دیا۔ اور سنہ ۹۱۰ھ ۱۵۰۴ع میں فوت ہوگیا۔ شیر خان کے دو فرزند محمد خان۔ اور احمد خان تھے سلطان سکندر نے منصب امارت محمد خان کو دیکر باپ کا جانشین کیا۔ اور احمد خان کو ہزار سواروں کا سپہ سالار بنایا سلطان سکندر کے بعد جب سلطان ابراہیم تخت نشین ہوا۔ تو یہ دونوں اونہیں منصبوں پر مقرر رہے سنہ ۹۳۲ھ ۱۵۲۵ع میں سلطان ابراہیم پانی پت کے مقام محمد بابر سے لڑکر مارا گیا۔ تو احمد خان نے سلطان ابراہیم کا ساتھ دیا۔

محمد خان بہائی کی مفارقت دایمی اور اس انقلاب سلطنت سے متاثر ہوکر سرہند میں چلا آیا اور فرط غم سے ترک دنیا کرکے گوشہ نشین ہوا اور سنہ ۹۵۰ھ ۱۵۴۳ع کو لاولد فوت ہوگیا

اسد اللہ خان۔ احمد خان کا فرزند سرہند میں تھا کہ نیر اقبال شیر شاہی طلوع ہوا شیر شاہ نے بذریعہ قطب خان لودی۔ اسد اللہ خان کو بلایا۔ اور ہزار سواروں کی افسری دیکر ملک بہار میں جاگیر عطا کی۔ اسد اللہ خان سلیم شاہ کے عہد تک اوسی منصب پر رہا۔ مگر جب عدلی جانشین ہوا تو اوس نے اسکی جاگیر کو ضبط کر لیا اسبات پر

آزردہ ہوکر سرہند مین چلا آیا - اور پھر یہان سے سکندر سوری حاکم پنجاب کے پاس چلا گیا - اوس نے بھی قدر و منزلت سے رکھا - مگر اس قدر و منزلت کا بہت جلد خاتمہ ہوگیا - سکندر سور نے سرہند کے مقام ہمایون سے شکست کھائی اور پنجاب کو چلا گیا - اسد اللہ خان بھی لاہور تک گیا - اور پھر سرہند مین واپس آکر ۹۶۳ھ / ۱۵۵۵ء کو فوت ہوگیا - اسکے دو فرزند -

حقداد خان اور رحمان خان تھے - رحمان خان تو مالوہ باز بہادر کے پاس چلا گیا اور حقداد خان آگرہ مین آکر اکبر بادشاہ کی فوج مین ملازم ہوا اور یہان ہی متاہل ہوکر سکونت مستقل اختیار کی - اور ۱۰۱۵ھ / ۱۶۰۶ء مین فوت ہوگیا اسکا فرزند -

رحیم داد خان باپ کے عہدہ پر ۱۰۴۹ھ / ۱۶۳۹ء تک رہ کر فوت ہوگیا - اسکا فرزند -

احمد یار خان تھا جسکا انتقال ۱۰۸۰ھ / ۱۶۶۹ء مین ہوا اسکے تین فرزند -

سعد اللہ خان - کمال خان - عالم خان تھے باپ کے مرتے ہی - ان تینون کا شیرازہ جمعیت پریشان ہوا -

سعد اللہ خان کول (علی گڈھ)[۵۱] آکر حاکم کول کا ملازم ہوگیا - عالم خان - اور کمال خان

---

۵۱ علی گڈہ کا قدیمی نام کول ہے - اور علی گڈہ اوس قلعہ کا نام ہے جو شہر سے دو میل کے فاصلہ پر بجانب شمال ہے - چونکہ قلعہ مذکور کے قریب حکام ضلع کی کچہریان تہین - اسواسطے علی گڈہ کو زیادہ

سنبل اور جونپور چلے گئے سعد اللہ خان کا سنہ ۱۲۰۸ھ ۱۷۹۳ء مین انتقال ہوگیا اور اوسکا فرزند اللہ یار خان علی گڈہ سے آگرہ چلا آیا اور یہان سنہ ۱۲۱۶ھ ۱۸۰۱ء کو فوت ہوگیا اوس کا فرزند

بقیہ حاشیہ صفحہ ۱۶۶ — شہرت ہوگئی رفتہ رفتہ یہ ضلع بہی علیگڈھ کے نام سے نامزد ہوگیا اور کول قصبہ رہا سنہ ۱۸۵۸ء سے کول کو بہی علی گڈہ کہنے لگے۔

اگرچہ یہ شہر مدت سے مخزن علوم مشرقی تہا۔ مگر اٹھارہوین صدی عیسوی کے ربع اخیر سے سید تقوی جواد الدولہ عارف جنگ† سر سید احمد خان مرحوم۔ سی۔† ایس۔ آئی۔* کے سی۔ ایس۔ آئی۔ ایل۔† ایل۔ ڈی۔ کی بے مثال ہمت اور قومی ہمدردی سے یہ شہر معدن علوم مشرقی و مغربی ہوگیا جسکے جواہر (تعلیم یافتہ) تمام ملک مین قدر و منزلت کی نظر سے دیکھے جاتے ہین۔ میرا مطلب تاریخ کول یا علی گڈہ لکھنے کا نہ تہا۔ یہ آرزو تہی کہ محمدن کالج و بانی کالج کے تیمناً و تبرکاً مختصر حالات لکھکر اس ناچیز تاریخ کو متبرک بناؤن مگر حب وطن میری آرزو کے خلاف ہے۔ چونکہ مجکو اسکی بہی خاطر عزیز ہے اس لئے حسب ذیل حالات لکھنے کے بعد اصل مقصد کی طرف رجوع کرونگا۔ کول جسکو کسی راجہ قوم ڈور نے آباد کرکے اوس پر مستحکم قلعہ تعمیر کیا تہا قلعہ کو (جسپر اب جامع مسجد بنی ہوئی ہے) سنہ ۵۸۹ھ ۱۱۹۲ء مین قطب الدین ایبک غلام شہاب الدین غوری نے تسخیر کرکے مسمار کیا جسکے نشانات ابتک موجود ہین۔

سنہ ۶۵۲ھ ۱۲۵۴ء مین بعہد ناصر الدین محمود ابن شہاب الدین التمش بحکم بہاء الدین قتلغ خان۔ بلبن شمسی حاکم کول نے بقیہ آثار قدیمہ کو مٹا کر ایک مینار کنگرہ کا بطور یادگار کے بنوایا جسکی بنا ہی تعمیر کے وقت سو گز ہیا

---

† یہ خطاب بہادر شاہ بادشاہ دہلی نے سنہ ۱۸۴۲ء مین سید مرحوم کو دیا تہا۔

† یہ خطاب اور تمغہ انڈیا آفس انگلینڈ مین بحکم ملکہ معظمہ ڈیوک ارگائیل کے ہاتھ سے سنہ ۱۸۶۹ء مین سید مرحوم کو عطا ہوا تہا۔

* یہ خطاب اور تمغہ سید کو سنہ ۱۸۸۸ء کو بمقام علی گڈہ سنہ ۱۸۸۸ء کو بذریعہ فرمان ملکہ معظمہ سر سید مرحوم کو عطا ہوا تہا۔

† یہ ڈگری ڈاکٹر آف لا کی سنہ ۱۸۸۹ء مین اڈنبرا یونیورسٹی سے سید مرحوم کو ملی تہی۔

عبد اللہ خان اور اونکے فرزند محمد شیر خان تھے محمد شیر خان کے ہاتھ سے ایک خانہ جنگی میں دو آدمی مارے گئے اور یہ بخوف باز پرس آگرہ کو خیر باد کہکر مہابن ضلع متھرا میں چلے آئے اور یہاں اپنے فرزند محمد نور خان کو معہ بیش قیمت سرمایہ کے چھوڑ کر دہلی میں چلے گئے اور وہان بادشاہی فوج میں افسر ہو گئے۔ اتفاقاً ایک لڑائی میں مارے گئے محمد نور خان شہ زور قدآور سپاہی تھے بچپن سے ہی اونکو ورزش اور کشتی کا شوق تھا اونکی شہ زوری کی روایتیں اس زمانہ میں بمبالغہ سمجھی جاینگی اسواسطے قلم انداز کی گئیں غرضکہ جب اونکو ہر ایک فنون سپہ گری میں کامل مہارت ہوگئی تو اونہوں نے بیانہ وغیرہ دیہات سے چند افغانوں کو ملازم رکھکر مہاراجہ جسونت راؤ ہلکر کی رفاقت اختیار کی اور ایک عرصہ تک اپنی بہادرانہ

بقیہ حاشیہ صفحہ ۱۶۷۔ ۔۔ ۳ فیٹ کی بیان کی جاتی ہے بعد میں کچھ حصہ بالائی مینار مذکور کا خود گر گیا یا گرا دیا گیا۔ اوسکے دروازہ زینہ پر سنگ مینار میں یہ کتبہ کندہ تھا۔

ہذاہ العمارت فی عہد مملکت سلطان اعظم مالک رقاب امم۔ ناصر الدنیا والدین سلطان السلاطین ہادی الامان لاہل الایمان

وارث ملک سلیمان صاحب خاتم فی ملک العالم ابو المظفر محمود بن سلطان خلد اللہ ملکہ وسلطانہ۔

بامر ملک العالم الکبیر۔ اعظم قتلغ خان بہاء الحق والدین ملک السر والسین سلبن الشمسی فی ایام ایالتہ دام معالیہا فی العاشر من الرجب سنہ ۶۵۲ اثنا خمسین بستمائۃ (یہ مینار بعد غدر ۱۸۵۷ء کے گرا دیا گیا۔)

سنہ ۱۱۴۰ھ مطابق ۱۷۲۷ء کو نواب ثابت خان حاکم کول نے قریب مینار جامع مسجد بنوائی جسکے شرقی دروازہ پر یہ تاریخی قطعہ کندہ ہے۔

بعہد داور عالم محمد شاہ دین پرور	❁	کہ از پیشانیش پیداست نور ظل سبحانی	
بنا چون کرد ثابت خان بہادر مسجد جامع		ملائک گفت تاریخش۔ بگیتی قبلہ ثانی ۱۱۴۰	

خدمات سے مہاراجہ موصوف کو خوش رکھا مگر جب خورشید اقبال سرکار انگریزی طلوع ہوا تو محمد نور خان کے دل مین ادا سے خدمات سرکار انگریزی کا شوق پیدا ہوا آخر ادہی خدمات سرکار انگریزی کے جوش مین رفاقت مہاراجہ جسونت راؤ ہلکر ترک کر کے بحضور لارڈ لیک صاحب بہادر حاضر ہو گئے لارڈ موصوف اس خیال سے کہ اون کو آئندہ

بقیہ حاشیہ صفحہ ۱۶۸ - ۱۲۹۲ھ ۱۸۷۵ء مین سید احمد خان مرحوم نے جنکا سلسلہ نسب چھتیس واسطون سے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم تک پہونچتا ہے - چوہتر ایکڑ زمین پریڈ کی گورنمنٹ سے اس شرط سے لیکر کہ اگر خدا نخواستہ مدرسہ نہ رہے تو زمین مذکور معہ مکانات تعمیرہ گورنمنٹ کے قبضہ مین آجائے گی محمدن کالج تعمیر کیا - مولوی صفدر حسین نے کیا خوب تاریخ تعمیر موزون کی ہے جسکے دو شعر مین بہی یہان لکھتا ہون ؎

ظاہر مین عیسوی ہے باطن مین ہے ادہ ہجری ۔ اے سامعین سنئے للہ دل لگا کر
تہی فکر مجکو اک دن تاریخ مدرسہ کی ۔ بولا یہ ملہم غیب اٹہارہ سے پچہتر ۱۸۷۵ء ۱۲۹۲ھ

کالج کی قایمی مین جستقدر مشکلین کہ سید کے مقابل ہوئین اون سے مین بہی کسیقدر واقف ہون مگر اونکی ہمت عالی نے سب کو مغلوب کر لیا (مفصل حال حیات جاوید مین ملاحظہ کیجیے) اور وہ قوم کا فدائی کاسہ گدائی لیکر ملکون ملکون پہرا اور جو کچہ ملا اوسکو سر آنکہون پر رکہہ لیا -

کبہی اونہون نے سرمایہ مدرسہ کو ترقی دینے کے لئے نمایشگاہ علی گڈہ مین کتابون کی دوکان کہولی کبہی وہ نیشنل دالقیٹر بنے اور گلے مین جہولی ڈالکے بہیک مانگی -

کبہی اونہون نے پینی ریڈنگ کا جلسہ کیا - اور سٹیج پر کہڑے ہو کر حافظ کی یہ غزل پڑہی اور ایک دو شعر حسب حال اپنی طرف سے ایزاد کئے -

بہت سے معرکہ کارزار دیکھنے کا اتفاق ہوگا اپنی فوجی طاقت کو بہادر افسر اور سپاہیوں کی افزایش اور پرورش سے ترقی دینا چاہتے تھے اس لئے دل سے شہ زور قد آور تنومند شجاع - دلیر - افسر اور سپاہی کے شایق تھے

[illegible] صفحہ ۱۴۹	ساقیا برخیز و در دہ جام را	حافظ	خاک بر سر کن غم ایام را	
	محرم راز دل شیدا ے من		کس نمی بینم ز خاص و عام را	
	گرچہ بدنامیست نزد عاقلان		ما نمی خواہیم ننگ و نام را	
	قوم ما ے قوم ما از بہر تو	سرسید	دادہ ام بر باد ننگ و نام را	

سنہ ۱۸۷۳ء کو لاہور میں جا کر جو لکچر دیا وہ مجکو آٹھ آٹھ آنسو رلاتا ہے اس موقعہ پر تقریباً دس بارہ ہزار سامعین اعلی عہدہ دار سرکاری عماید اہل اسلام و اہل ہنود لاہور موجود تھے کہ سرسید نے اون کو مخاطب کر کے کہا فرض کرو کہ میں بدعقیدہ ہون - مگر اے بزرگان پنجاب میں آپ سے پوچھتا ہون کہ اگر ایک کافر مرتد آپ کی قوم کی بھلائی میں کوشش کرے تو کیا آپ اوسکو اپنا خادم اور خیر خواہ نہ سمجھینگے - آپ کے لئے دولت سرا بنانے میں جسمین آپ آرام کرتے ہین - اور آپ کے بچے پرورش پاتے ہین - یا آپ کی مسجد بنانے مین جس مین آپ خدا ے واحد ذوالجلال کا نام پکارتے ہین - چوڑھے - چمار - قلی - بت پرست بدعقیدہ سب مزدوری کرتے ہین - مگر آپ نہ کبھی اوس دولتخانہ کے دشمن ہوتے ہین نہ اوس مسجد کے منہدم کرنے پر آمادہ ہوتے ہین -

آپ مجکو بھی اس مدرسہ کے قایم کرنے مین ایک قلی چمار کی مانند تصور کیجئے اور میری محنت اور مشقت سے اپنے لئے گھر بنتے دیکھئے اور اس وجہ سے کہ اسکا بنانے والا یا مزدوری کرنے والا

اور یہ صفتین خاص طور پر محمد نور خان مین جمع تھین جسکا شہرہ بجالت رفاقت مہاراجہ جسونت راو ہلکر لارڈ موصوف کے کانون تک پہونچا تھا - اس لئے

بقیہ حاشیہ صفحہ ۱٦۰ - ایک قلی چار ہے اپنے گھر کو ست ڈہاسے -

غرضکہ جسطرح ممکن ہوا ایک قلیل سرمایہ بہم پہونچایا اور اس سے کسیقدر شاندار عمارتین بنوائین - مگر افسوس کہ اوس قلیل سرمایہ کو بھی نظر کہا گئی - ۱۸۹۵ع کو شیام بہاری لال ہیڈ کلارک محکمہ سکرٹیری نے بقدر ایک لاکہ پانچہزار چارسو تیرہ روپیہ کے نقصان پہونچایا جس سے مسلمانون کو جسقدر رنج ہوا اوسکا لکہنا دشوار ہے سرسید کو تو ایسا صدمہ ہوا کہ جس سے وہ اسلام کا حامی قوم کی ترقی تعلیم کا فدائی - اندر ہی اندر گہٹ گہٹ کے ۱۸۹۷ع کے نصف اخیر مین -

ان اللہ وملائکتہ یصلون علی النبی یا ایہا الذین - آمنو صلو علیہ وسلمو تسلیما -

پڑ رہا ہوا - بہشت برین کو سدہارا غفر لہ تاریخ وفات ہے)

۱۳۱۵

سرسید کے دو فرزند سید حامد و سید محمود تھے سید حامد تو اونکی زندگی مین فوت ہو چکے تھے - اور سید محمود نے بعد انتقال سرسید کے وفات پائی - سید محمود کے فرزند رشید - راس مسعود ہین جنکی تعلیم پر گورمنٹ کو خاص توجہ ہے اگست ۱۹۰٦ع کو بغرض تعلیم بیرسٹری ولایت چلے گئے دعا کرتا ہون کہ خدا اونکو علم و دولت سے بہرہ مند فرماے -

سرسید کے انتقال کے بعد سچ یہ ہے کہ مسلمانون کی کمر ٹوٹ گئی تہی - ہر فرد اسلام کہہ رہا تہا کہ کالج کا اب سبیل - مگر خدا کو منظور نہ تہا کہ سرسید کی موجودہ یادگار جسکے قایم کرنے مین اونہون نے روپیہ پیسا گہر بار کہو دیا مٹ جانے دے - اسلئے اوس نے نواب مہدی علیخان

لارڈ موصوف نے انکو ایک پلٹن کا کمیدان مقرر کیا - اور انکے رفیقون کو بھی عہدے دئے۔

سنہ ۱۲۱۹ھ / ۱۸۰۴ع کو لارڈ لیک صاحب بہادر نے قلعہ بھرتپور کا محاصرہ کیا - تو اس محاصرہ مین محمد نور خان شریک تھے ایکدفعہ محمد نور خان چند ماتحتون کو لیکر فصیل قلعہ پر

بقیہ حاشیہ صفحہ ۱۷۱ - محسن الملک کے دل مین ہیکی ڈالدی اور وہ خدا کا بندہ کمر ہمت باندہ کر مسلمانون کی ڈوبتی کشتی کا کھیوا ہن گیا - اور اپنی سرگرم کوششون نے ثابت کر دیا کہ وہ سید مرحوم کے نعم البدل ہین -

اگرچہ سید مرحوم کے انتقال کے بعد قوم مین قدرتاً جوش ہمدردی پیدا ہو گیا تھا - یا دوسری قومون کی - قومی ہمدردی نے اونکو چونکا دیا تھا - مگر نواب محسن الملک کی سحر بیانی - اوس جوش کے اُبھارنے مین یا اوسکو عملی طور پر ظاہر کرنے مین ممد و معاون ہوئی - گویا یہ شعر آپکی شان مین صادق آتا ہے ؎

اثر لبہانے کا محسن دپیارے تیرے بیان مین ہے — کسیکی آنکہ مین جادو تیری زبان مین ہے

آپ کی توجہ اور سعی سے تعلیمی ترقی کا یہ حال ہے کہ تقریباً آٹہ سو طلبا ہر حصہ ملک کے بورڈنگ ہوس مین رہکر تعلیم پاتے ہین - اور آیندہ بہی طالب العلمون کا تانتا لگا ہوا ہے - مگر افسوس کہ بہت سے طالب علم بورڈنگ ہوس مین گنجایش نہونے کے باعث کالج کے استفادہ سے محروم ہین - خدا اس نقص کے دفعیہ کی قوم مین توفیق عطا فرمائے -

مالی حالت کالج کی اگرچہ قابل اطمینان ہے - کیونکہ آمدنی خرچ سے کسیقدر بڑہی ہوئی ہے

جا چہڑے۔ مگر پیچہے سے مدد کے نہ آنے سے اور گولیون کی بوچہار سے نیچے اتر آئے۔ مگر جسم گولیون سے چہلنی تہا۔ اس بہادری کے صلہ مین لارڈ لیک صاحب بہادر نے ایک گاؤن ضلع مرٹہ مین

بقیہ حاشیہ صفحہ ۱۷۲ (بجٹ ۱۹۰۶ء) مگر یہ بجٹ انتظامی خست کا باعث ہے۔ ابہی منتظمان مدرسہ کو بہت کچہہ کرنا باقی ہے جسکے لئے عام مسلمانون کی ہمدردی اور روساء کی فیاضی کی بہت ضرورت ہے تاکہ سرسید کی یادگار قایم ہوسکے۔ میرے نزدیک تو جو عملی ہمدردی عام مسلمانون نے یا روساے اہل اسلام نے کی ہے وہ عام مسلمانون کی تعداد کے لحاظ سے اور روساء ذیشان کی آمدنی ریاست کے اعتبار سے کچہہ بہی نہین۔

مین چاہتا تہا کہ اس موقعہ پر ایک چہوٹی سی قوم کی ہمدردی کا اونکی تعداد کے لحاظ سے اور اوسی قوم کے روساء عالی شان کی فیاضی کا اونکی ریاست کے اعتبار سے عام مسلمانون کی ہمدردی اور روساء عظیم الشان اہل اسلام کی فیاضی کے ساتہہ مقابلہ کرتا جس سے ثابت ہوجاتا کہ اونکی ہمدردی اور فیاضی کے ساتہہ اہل اسلام کی ہمدردی اور فیاضی کچہہ بہی نسبت نہین رکہتی مگر مصلحتاً قلم کو روک لیا تاکہ خود مجکو بہی شرمندہ ہونا پڑے۔

تہ دل سے دعا کرتا ہون کہ خدا تعالی قیام یادگار سید مرحوم کی مسلمانون کو توفیق عطا کرے۔ ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم۔

عطا کیا - جو ابتک اونکی اولاد کے قبضہ مین ہے اسکے بعد اور بھی جاگیرین حین حیات وقتاً فوقتاً عطا ہوتی رہین جو اونکی وفات کے بعد ضبط ہوگیئن محمد نور خان نے سنہ ۱۲۴۰ھ مین انتقال کیا - اسکے دو فرزند ۱۸۲۴ء

محمد اسد داد خان - محمد حسن خان تھے - محمد اسد داد خان نے علاوہ علم عربی و فارسی کے سررشتہ کے کام کو حاصل کیا - اور بعہدہ نیٹو سرویر ملازم گورنمنٹ ہوکر علیگڈہ مین مامور ہوئے آپ کی شادی علی گڈہ مین ماموری سے پہلے ہوچکی تھی اس واسطے انہون نے سکونت مستقل علیگڈہ مین اختیار کرکے کچھہ جائداد پیدا کی -

علیگڈہ کی ماموری کے بعد آپ کی ماموری مختلف مقامات پر ہوتی رہی اخیر ماموری آپ کی بغرض تعین سرحداین روسے ستلج ممالک گورنمنٹ و دیگر روسا کے ہوئی اور آپ واسطے تصفیہ سرحد گورنمنٹ و سرکار پٹیالہ و سرکار نابہ املوہ علاقہ ریاست نابہ مین آئے - تو مائی چیند کور صاحبہ رانی مہاراجہ جسونت سنگھہ صاحب بہادر نے جو بوجہ نابالغی اپنے پوتے مہاراجہ بہوپ سنگھہ صاحب بہادر منتظم ریاست نابہ تھین - محمد اسد داد خان کی کارگذاری و دیانت کی قدر فرماکر اپنی ملازمت مین لے لیا - پہلے تحصیلدار املوہ مقرر ہوگئے

چند روز کے بعد رانی صاحبہ نے اونکو تاکید کی کہ اپنے قبائل کو بلالین۔ آپنے
اپنے فرزند محمد اوصاف علیخان کو بلا لیا۔ اور وہ آتے ہی تھانہ دار املوہ مقرر
ہوگئے۔ غدر سنہ ۵۷ء مین گورنمنٹ انگریزی گورنمنٹ کی طرف سے انتظام
ضلع لودیانہ[۱۵] مہاراجہ بھرپور سنگھ صاحب بہادر والی ریاست نابہ کے تفویض
ہوا۔ تو مہاراجہ صاحب بہادر ممدوح نے محمد اسد داد خان کو پولیٹکل افسر فوج
نامورہ ضلع لودہانہ کا مقرر فرمایا۔

محمد اسد داد خان نے زیر حکم مہاراجہ صاحب بہادر ممدوح بمشورہ اپنے بھائی محمد حسن خان
سررشتہ دار رکسٹ صاحب بہادر ڈپٹی کمشنر ضلع لودہیانہ ایسا انتظام کیا
کہ بغاوت کی ہوا تک ضلع لودہانہ مین نہ آنے دی۔ تمام ضلع مین اور نیز شہر
مین امن و امان رہا۔

ایک دفعہ باغی حلہ کرکے شہر لودہیانہ مین آنا چاہتے تھے کہ حسب الحکم ڈپٹی کمشنر
صاحب بہادر محمد اسد داد خان فوج ریاست کو لیکر باغیون کے سد راہ ہوگئے

---

[۱۵] صحیح نام لودیانہ ہے لودہیانہ یا لودہانہ غلط مشہور ہے۔ کیونکہ اس شہر کو سنہ ۸۴۴ھ مین دو لودی افغان
سرداروں شہنگ اور یوسف نے آباد کیا تھا۔ اسواسطے اسکا نام لودی کے نام پر لودیانہ
رکھا گیا۔ جو بگڑکر لودہیانہ یا لودہانہ مشہور ہوگیا۔

اس موقعہ پر کچھہ سپاہی اور افسر ریاست نابہہ کے قتل و زخمی ہوئے اور باغی نقصان اوٹھاکر لودیانہ سے بالا بالا چلے گئے۔

محمد اللہ داد خان کی اس کارگذاری سے حضور مہاراجہ صاحب بہادر ممدوح بہت خوش ہوئے۔

بعد رفع غدر محمد اللہ داد خان حاکم جوڈیشل ریاست نابہہ مقرر ہوئے اور محمد اوصاف علی خان پرائیویٹ سکرٹری مہاراجہ صاحب بہادر اور محمد اللہ داد خان کے دوسرے فرزند محمد منور علیخان تھانہ دار املوہ مقرر ہوئے۔

محمد اللہ داد خان حاکم جوڈیشل ریاست نابہہ سے ترقی پاکر میر منشی محکمہ عالیہ اجلاس خاص (اس محکمہ مین حضور مہاراجہ صاحب بہادر ممدوح بذات خاص۔ بغرض انتظام ریاست و دادرسی رعایا کے اجلاس فرماتے تھے) مقرر ہوئے اور محمد اوصاف علیخان عہدہ پرائیویٹ سکرٹری سے ترقی پاکر اپنے والد کی جگہہ حاکم جوڈیشل ہوئے۔

محمد اللہ داد خان کا ۵ جون ۱۸۶۳ء کو انتقال ہوا۔ تو بجائے اونکے محمد منور علیخان۔ میر منشی محکمہ عالیہ اجلاس خاص اور راقم تیسرا فرزند محمد عبد الحکیم خان وظیفہ خوارون مین بوجہ خوردسالی منسلک ہوا۔

کچھہ دنون کے بعد محمد منور علیخان معتمد حاضر باش محکمہ عالیہ لفٹنٹ گورنر صاحب بہادر پنجاب ہوئے۔ اور راقم اونکی جگہہ اور محمد اوصاف علی خان بدستور حاکم جوڈیشل رہے۔

اسی اثناء مین مقدمہ قتل سردارنی مہتاب کور بیوہ سردار ارجن سنگھہ رنگڑ ننگل والہ وزہر خورانی مہاراجہ ہیرا سنگھہ صاحب بہادر ہوا۔ اس مقدمہ مین محمد اوصاف علیخان اور سردار گوربخش سنگھہ و سردار بلونت سنگھہ سوتیلا فرزند سردار نے مذکور ریاست سے علیحدہ ہوئے محمد اوصاف علیخان ریاست سے علیحدہ ہوکر علیگڈہ اپنے وطن مین چلے گئے۔

۲۰ مئی سنہ ۱۹۰۱ء کو محمد اوصاف علیخان کا انتقال ہوا اونکے تین فرزند قاسم علیخان ہاشم علیخان۔ خورشید علی خان ہین۔ قاسم علیخان اہلمد دہرم ارتھہ وغیرہ محکمہ بخشی خانہ ریاست نابہ مین مقرر رہے۔ اور ہاشم علی خان گھر پر اور خورشید علیخان ریاست پٹیالہ مین تہانہ دار رہے۔

محمد منور علیخان معتمد محکمہ لفٹنٹ گورنر پنجاب سے بصلہ حسن کارگذاری مقدمہ قتل سردارنی مہتاب کور بیوہ سردار ارجن سنگھہ رنگڑ نںگل والہ ترقی پاکر دیوان صدر ریاست نابہ ہوے اور جب راجہ راجگان مہاراجہ ہیرا سنگھہ صاحب بہادر

جی۔سی۔ایس۔آئی۔جی۔سی۔آئی۔اے۔سندارا سے ریاست نابہ ہوئے تو محمد منور علیخان۔ ناظم ضلع بہول۔ ضلع املوہ۔ ضلع بادل ہو کر حاکم جوڈیشل ریاست نابہ ہوئے اب حضور مہاراجہ صاحب بہادر بالقابہ کی نظر پرورش اور قدر دانی سے ممبر کونسل محکمہ عالیہ اجلاس خاص ہین آپکے دو فرزند۔

۱۔ محمود علیخان جو انسپکٹر پولیس ریلوے ہین۔ اِنکا فرزند محمد لیاقت علیخان ہے جو فوج مین وظیفہ خوار ہے۔

۲۔ حامد علیخان تھا جس نے ایف اے تک محمدن کالج علیگڈہ مین تعلیم پائی اور پھر ریاست کی طرف سے وظیفہ خوار ہو کر بغرض تعلیم ڈاکٹری میڈیکل کالج لاہور مین داخل ہوا۔ منجملہ پانچ سال کے تین سال کی پڑہائی ختم کرلی تھی۔ کہ درد گردہ شروع ہوا۔ اور حسب تجویز پرنسپل کالج مذکور نابہ مین چلا آیا۔ اور بعد کسیقدر افاقہ کے بغرض تبدیل آب و ہوا علیگڈہ گیا۔ وہان فالج ہو گیا۔ اور اسی عارضہ مین ۲۳ جولائی سنہ ۱۹۰۰ع کو عین جوانی مین فوت ہو گیا۔

تیسرا فرزند محمد اللہ داد خان کا محمد عبد الحکیم خان مولف تاریخ ہذا بد نام کنندہ نکونامے چند ہے۔ البتہ یہ فخر حاصل ہے کہ حضور راجہ راجگان۔ مہاراجہ ہیرا سنگھ مالوندر بہادر کا قدیمی نمکخوار ہے اور وکالت ممالک متحدہ کا پاس شدہ وکیل ہے۔

محمد حسن خان فرزند دویم کمیدان محمد نور خان آپ نے علاوہ تعلیم عربی و فارسی کے
کارروائی محکمہ جات مال (بندوبست و تحصیلداری وغیرہ) مین مہارت پیدا کی اور
بتلاش معاش اپنے وطن سے پہلے اپنے بھائی محمد الہ داد خان کے پاس
املوہ مین آئے یہان سے لودہانہ مین جاکر ڈپٹی کمشنر لودہانہ رکٹس صاحب بہادر کے
سررشتہ دار ہو گئے غدر سنہ ۱۸۵۵ء مین ڈپٹی کمشنر صاحب موصوف کے سررشتہ دار تھے۔ پھر
بصلہ حسن کارگزاری ایام غدر صدر قانون گو لودہانہ ہوئے اور پھر تحصیلدار سہرالہ ضلع لودہانہ ہو گئے
عہدہ تحصیلداری سے حسب الطلب مہاراجہ بھرپور سنگھ صاحب بہادر سرگیانس ریاست نابھہ
مین چلے آئے یہان اکر معتمد حاضر باش محکمہ اجنٹ صاحب بہادر انبالہ ہوئے
اس عہدہ سے تبدیل ہو کر مختلف عہدون پر مامور ہوتے رہے اور بعہد مہاراجہ
بھگوان سنگھ صاحب بہادر سرگیانس مدار المہام ریاست نابھہ ہوئے اور بعہد مہاراجہ
ہیرا سنگھ صاحب بہادر بالقابہ کچھ عرصہ بدستور مدار المہام رہے اور پھر مہتمم بندوبست
ہوئے بعد اختتام بندوبست سنہ ۱۸۸۰ء کو سفر حجاز اختیار کیا اور بعد حصول زیارت
حرمین شریفین واپس آکر سنہ ۱۸۸۱ء کو فوت ہو گئے۔ آپ کے ایک فرزند محمد
عنایت اللہ خان ہین اور اون کے دو فرزند حبیب اللہ خان اور عزیز احمد خان ہین

نوٹ سلسلہ نسب مین ظاہر کر چکا ہون کہ لودی کے تین فرزند

سیانی نیازی دوناٹی تھے۔ سیانی کے فرزند بڑنگی کی اولاد
لودی کے نام سے مشہور ہوئی مگر جب بڑنگی کی تیسری پشت
مین دو بھائی ساہو اور یوسف ہوئے ساہو کی اولاد لودی ساہو
خیل اور یوسف کی اولاد لودی یوسف خیل کے نام سے معروف
ہوئی شاخ لودی ساہو خیل کی اولاد کا حال لکھہ چکا۔ شاخ لودی
یوسف خیل کا اب شروع کرتا ہون

شاخ لودی یوسف خیل مین دولت خان لودی (اول) ۱۴۱۳ء مین دہلی کا بادشاہ تھا جسکو خضر خان نے مغلوب کر کے سیدون کی سلطنت کی ابتدا کی۔ دولت خان (دویم) حاکم پنجاب تھا جس نے ابراہیم لودی کے ظلم سے بچنے کے لئے اپنے چھوٹے فرزند دلاور خان کو بھیجکر محمد بابر کو بلایا مگر پھر اپنے ناروا فعل کو خلاف حمیت افغانی سمجھہ کر معہ اپنے فرزند غازی خان کے محمد بابر سے لاہور کے قریب لڑا اور صلح کے بعد ندامت سے فوت ہوگیا۔ غازیخان سلطان ابراہیم کے ساتھہ محمد بابر سے لڑ کر مارا گیا۔ دلاور خان محمد بابر کا ہواخواہ رہا محمد بابر نے بھی خطاب خانجہان دیکر معزز امیر بنایا آخر مغلون کی خیرخواہی مین شیر شاہ سوری نے ہمایون کو شکست دیکر اسکو قتل کرادیا۔ دلاور خان کا بھتیجہ عمر خان لودی کا فرزند دولت خان (سویم) تھا اسکو عبدالرحیم خانخانان

فرزند بیرم خان خانخانان نے اپنا رفیق بنایا اور اسکو اپنے بھائی کی طرح سمجھتا تھا جسقدر فتوحات کہ عبدالرحیم خانخانان کو حاصل ہوئین وہ تمام دولتخان لودی کی پامردی سے تہین جب اکبر بادشاہ خاندیس اور قلعہ اسیر کو فتح کرکے آگرہ واپس آنے لگا تو اپنے فرزند دانیال کو وہان چھوڑ آیا۔شہزادہ نے دولت خان (سویم) کو عبدالرحیم خانخانان سے جدا کرکے اپنی رفاقت مین لے لیا۔چند روز کے بعد شہزادہ دانیال کی رفاقت مین دولت خان (سویم) کا انتقال ہوگیا ۔ اسکے دو فرزند احمد خان اور پیر خان تھے ۔

جب بعد اکبر کے جہانگیر بادشاہ ہوا تو اوس نے بسبب جوہر ذاتی اور قابلیت فطری کے پیر خان کو اپنے امیرون مین داخل کرکے خطاب صلابت خان معہ فرزند عطا کیا اور ایسا مورد عنایت ہوا کہ جس کسی کا قصور جہانگیر معاف نہین کرتا تھا صلابت خان (پیر خان) کی سفارش سے معاف کردیتا تھا چند روز کے بعد جہانگیر نے مزید عنایت سے صلابت خان (پیر خان) کو خطاب خانجہان عطا کیا اور شہزادہ پرویز کی مدد کو دکن بھیجدیا اور پھر صوبہ دار دکن مقرر کیا بعد انتقال جہانگیر کے جب شاہجہان تخت نشین ہوا تو خانجہان بادشاہ سے متوہم ہوگیا جسکی وجہہ یہ تھی کہ شاہجہان کی بغاوت رفع کرنے کو خانجہان بحکم جہانگیر اور نورجہان بیگم مقرر ہوکر گئی بادشاہ جہان سے لڑا تھا۔اگرچہ بادشاہ نے خانجہان لودی کی استمالت بھی کی مگر بدگمانی اسکے دل سے رفع نہوئی آخر ۱۰۳۸ھ مین خانجہان ایک رات آگرہ سے بلا اطلاع بادشاہ

کے چلدیا جب بادشاہ کو خبر ہوئی تو اوسکے پیچھے لشکر بہیجا۔

دہولپور کے قریب دریاے چنبل کے کنارے خانجہان اور بادشاہی لشکر مین لڑائی ہوئی جسمین حسین داماد اور عظمت فرزند خانجہان کام آئے اور خانجہان دریا کو عبور کر کے معہ رفیقون اور بیٹون کے دکن نظام الملک کے پاس چلا گیا۔

شاہجہان خود استیصال خانجہان پر عازم دکن ہوا اور وہان جاکر آصف خان کے فرزندار اوت خان کو خطاب اعظم خان دیکر خانجہان کے استیصال پر مامور کیا۔

بہاگاون مین دوبارہ خانجہان اور بادشاہی لشکر مین لڑائی ہوئی اس لڑائی مین خان جہان کا بہتیجہ بہادر مارا گیا اور خانجہان دکن سے مالوہ کو چلا گیا کالنجر کے قریب پہونچا تہا کہ وہان کے حاکم نے بادشاہی خیر خواہی مین کالنجر سے نکلکر خانجہان سے جنگ کی اس لڑائی مین اوسکا بیٹا حسن خان قید ہوا۔

ان صدمات نے خانجہان کو لڑکر جان دینے پر مجبور کیا اسلئے اوسنے اپنے رفیقون سے کہدیا کہ وہ مرنے مارنے پر آمادہ ہے تم کیون اپنی جان کہوتے ہو چلے جاؤ اس کہنے پر اکثر اوسکے رفقا و ملازم چلے گئے۔

آخر وہ فوج شاہی سے بہادرانہ لڑکر معہ اپنے فرزند عزیز خان کے سنہ ۱۰۴۰ھ مین قتل ہوا۔

سیانی ۔ ابن لودی کے دوسرے فرزند اسمٰعیل شاخ سور کی بیان

اسمٰعیل کے تین فرزند سور ۔ لوحانی ۔ مہیان تھے سور کی اولاد سور کے نام سے مشہور ہے سور کی آٹھویں پشت میں تین بھائی ۔ بہار الدین ۔ رکن الدین صدر الدین تھے ۔ رکن الدین لاولد فوت ہوا ۔ بہار الدین کا ابراہیم جد شیر شاہ لودی اور صدر الدین کی چوتھی پشت میں ننو اور سدو دو بھائی ہوئے ۔ ننو کے غازی خان اور اوس کا فرزند سلطان ابراہیم اور سدو کا سلطان سکندر اور کالا پہاڑ تھا جنکا ذکر بیا زرخان عدلی کے ضمن میں آئیگا ۔

سلطان بہلول لودی کے حال میں معلوم ہوگا کہ جب سلطان بہلول لودی ۔ دہلی سے دیبالپور گیا اور پیچھے سے محمود شاہ شرقی نے دہلی کو آگھیرا تو سلطان بہلول نے قبائل افاغنہ کے پاس افغانستان خط بھیجکر اُنکو بلایا خطوں کے پہونچتے ہی قبائل کے قبائل افغانستان سے ٹڈی دل کی طرح سلطان بہلول لودی کے پاس جمع ہو گئے سلطان ان کو لیکر عازم دہلی ہوا۔

محمود شاہ شرقی نے سلطان کے قریب آجانے پر فتح خان ہروی کو لشکر جرار اور جنگی ہاتھی دے کر مقابلہ کو بھیجا ۔ مقابلہ ہوتے ہی افغانوں نے فتح خان ہروی کو مار لیا

لشکر ہزیمت اوٹھاکر محمود شاہ شرقی کے پاس پہونچا۔ اور وہ بغیر لڑے بھڑے جونپور چلا گیا۔
اسکے بعد جب افغان افغانستان کو جانے لگے تو سلطان نے اونکو بذل وکرم سے
نہال کر کے رخصت کیا اور اپنے امیرونکو حکم دیدیا کہ افغانستان سے جو افغان تمہارے
پاس آئے اوسکا گذارہ اوس کی خاطرخواہ مقرر کرو۔ اگر اسکے خلاف کیا تو تمہاری سب جاگیر ضبط
کیجائے گی۔

افغانون نے افغانستان مین جاکر سلطان کے بذل وکرم اور پرورش کا حال بیان
کیا تو زنخری۔ یاروہری سے جو کوہ سلیمان کی ایک شاخ دریائے گومل کے کنارے
چھ کروہ طویل ہے۔

شیرشاہ کے داداکا حال اور شیرشاہ کی پیدایش

ابراہیم خان۔ فرزند بہار الدین پنجاب مین آکر مستخان لودی ساہوخیل جاگیردار ہریانہ
دہکال کا جو بجواڑہ مین قیام رکھتا تھا ملازم ہوا۔ چند روز کے بعد مستخان سے رخصت ہوکر
حصار فیروزہ مین جمال خان سارنگ خانی کا ملازم ہوا یہان اسکے پوتہ فرید (شیرشاہ)
پیدا ہوا۔

جمال خان سارنگ خانی نے ابراہیم کو چند گانون۔ نارنول مین بطور جاگیر بتعداد چالیس سوار

متعلقان کے یہاں سے ابراہیم خان کا فرزند میاں حسن باپ سے علیحدہ ہو کر مسند عالی خان اعظم عمر خان شروانی کالکاپوری کا جو صوبہ سرہند میں ہتور شاہ آباد پائل پور کا جاگیردار تھا ملازم ہوا جب مسند عالی خان اعظم عمر خان شروانی کالکاپوری بجائے تاتار خان متوفی حاکم لاہور مقرر ہوا تو وہ جاتے ہوئے میاں حسن کو پرگنہ شاہ آباد میں - بہاولی اور چند دیگر دیہات جاگیر میں دے گیا۔

چند سال کے بعد ابراہیم کا نارنول میں انتقال ہو گیا۔ یہ سنکر میاں حسن مسند عالی خان اعظم عمر خان شروانی کالکاپوری کے پاس جو سلطان بہلول کے ساتھ تھا گیا اور اوس سے باپ کی تعزیت کے لئے نارنول جانے کی اجازت مانگی اور ساتھ ہی یہ بھی کہا کہ تمام متعلقین کو لیکر آپ کی خدمت میں حاضر ہو جاؤنگا دنیاوی غرض کے لئے آپ کی خدمت ترک کرنا مناسب نہیں سمجھتا۔

مسند عالی نے یہ سنکر جواب دیا کہ تو خوب جانتا ہے کہ میں نے اپنی جاگیر میں سے حصہ دیدیا ہے اور آدمیوں کی گنجائش میرے پاس نہیں اور تیرے باپ کے متعلقین تیرا سہارا ڈھونڈتے ہیں تو باپ کی جاگیر کے علاوہ اور بھی جاگیر پا سکتا ہے۔ میں اپنی قوم کا بدخواہ نہیں جو اپنی منفعت کے لئے تھوڑی سی جاگیر پر کہوں نالائقیاں رکھوں کیونکہ جمال خان سارنگ خانی سے گو کہ صرف تیرے باپ کی جاگیر بلکہ اوس سے بیشتر

گاؤن کا اضافہ کرا دون گا۔

دوسرے روز مسند عالی۔خان اعظم عمر خان نے جمال خان سارنگ خانی کو بلایا اور میان حسن کی سفارش کر کے علاوہ اوسکے باپ کی جاگیر کے چند دیہات اور اضافہ کرا دیے۔ اور اپنی طرف سے خلعت و گھوڑا دیکر رخصت کیا میان حسن نے جمال خان سارنگ خانی کو اپنی خدمتون سے بہت خوش کیا۔

سلطان بہلول لودی کے بعد سلطان سکندر نے صوبہ جونپور اپنے بھائی باربک شاہ سے لیکر جمال خان سارنگ خانی کے سپرد کیا اور حکم دیا کہ بارہ ہزار سوار نوکر رکھکر اون کی جاگیرین بادشاہ کی طرف سے مقرر کر دے۔

جمال خان سارنگ خانی نے میان حسن کی حسن خدمتون کے صلہ مین پرگنہ سہسرام۔حاجی پور۔خواص پور ٹانڈہ جاگیرین دے کر پانچ سو سوارون کا جاگیردار مقرر کیا۔

فرید شیر شاہ کے بھائیون کی تفصیل

میان حسن کے آٹھ فرزند۔اس تفصیل سے تھے۔

فرید (شیر شاہ) اور نظام خان پہلی بیوی پٹھانی سے۔

علی و یوسف دوسری بیوی سے -

خرم و شادی خان تیسری بیوی سے -

سلیمان اور احمد کنیز سے -

میان حسن سلیمان اور احمد کی مان پر فریفتہ تھا - اور فرید (شیر شاہ) اور نظام کی مان کی بات بھی نہ پوچھتا تھا - اسی سبب سے - فرید (شیر شاہ) اور نظام سے بھی بیزار تھا اور کبھی کبھی سخت سست بھی کہہ بیٹھتا تھا - ایکدن میان حسن فرید سے کسی بات پر بگڑا اور وہ ناراض ہو کر جمال خان سارنگ خانی کے پاس جونپور چلا گیا -

میان حسن نے جمال خان سارنگ خانی کے پاس عرضداشت بھیجکر فرید کو بلایا فرید جانے سے انکار کر کے تحصیل علم مین مصروف ہوا چندر روز مین عربی مین کافیہ اور اوسکی شرح اور فارسی مین گلستان بوستان سکندر نامہ از بر یاد کیا - فلسفہ تاریخ کی چند کتابین پڑہین گذشتہ بادشاہون کی تاریخین پڑہنے کا زیادہ شوق تھا -

چند سال کے بعد میان حسن جمال خان سارنگ خانی کے پاس جونپور مین آیا تو اوسکی عزیزون نے باپ بیٹون مین ملاپ کرا دیا - میان حسن نے انتظام جاگیر کا فرید کے سپرد کیا -

فرید نے جاگیر پر جاکر عدالت و سیاست سے ایسا انتظام کیا کہ تمام جاگیر مین داک

بیٹھ گئی اور مالگذاری بلا وقت وصول ہونے لگی تھوڑے دنون مین پرگنے آباد و خزانہ معمور ہوگیا۔

چند روز کے بعد میان حسن جونپور سے واپس سہسرام مین آیا تو بیٹے کا انتظام دیکھکر آنکھین کھل گئین مگر سوتیلی مان کے تن بدن مین آگ لگ گئی اور اوس نے موقعہ پاکر میان حسن سے کہا۔

تم نے وعدہ کیا تھا کہ جب میرے بچے سیانے ہونگے تو اونکو انتظام جاگیر سپرد کرونگا اب سلیمان احمد جوان ہوگئے اپنے وعدہ کا ایفا کرو۔

اگرچہ میان حسن کو فرید کی بڑائی۔ شرافت۔ خوش انتظامی اجازت نہ دیتی تھی کہ وہ انتظام جاگیر فرید سے لیکر سلیمان کے حوالہ کرے مگر فرید سمجھ گیا کہ سوتیلی مان کا ایکدن منہ ایکدن افسون کارگر ہوگا اسلیئے اوس نے پہلے ہی جاگیر کے انتظام سے ہاتھ اوٹھا لیا۔ اور باپ سے رخصت ہوکر تلاش معاش آگرہ جانے کے ارادہ سے کانپور مین آیا وہان اعظم ہمایون شروانی حکومت کرتا تھا۔ شروانیون سے جو کانپور مین تھے۔ فرید کی دعوت کی اوس مجمع مین ایک شخص پر نظر پڑی جو طرز و وضع سپاہیانہ مین سب سے ممتاز تھا۔ فرید نے شروانیون سے پوچھا کہ یہ جوان کون ہے پہلے تو اونھون نے کہا اسکا نام اسمعیل ہے اور شروانی ہے پھر کہا سوری ہے۔

فرید نے اسمعیل سے کہا کہ تم میرے ساتھ چلو۔ اسمعیل نے منظور کیا اور دونو اگرہ مین آئے۔

یہان دولت خان لودی کا خوب طوطی بولتا تھا وہ سلطان ابراہیم کی ناک کا بال بنا ہوا تھا۔ بارہ ہزار سوارون کا افسر تھا۔ فرید نے اسکا دامن پکڑا اور ایسی خدمت کی کہ دولت خان کہا کرتا تھا کہ فرید کی خدمتون سے مین نہایت شرمندہ ہون۔ ایک روز دولت خان نے فرید سے خوش ہوکر کہا کہ جو تمہاری خواہش ہووے بیان کرو مین اوسمین حتی المقدور سعی کرون گا۔

فرید نے جب دولت خان کو اپنے اوپر مہربان دیکھا تو ایک واجب العرض لکھکر پیش کی جسکا مضمون یہ تھا کہ اوسکا باپ بڈھا ہو گیا ہے اور ایک کنیز کے دام تزویر مین پھنسا ہوا ہے۔ جاگیر کا انتظام خراب ہے اگر سلطان کی طرف سے وہ پرگنے مجکو عطا ہو جائین تو مین پانچ سو سوارون سے سلطان کی خدمت مین حاضر رہون اور میرا بھائی جاگیر کا انتظام کرے گا۔ دولت خان لودی نے یادداشت کو پڑھکر تسلی دی کہ خاطر جمع رکھو مین دونو پرگنون کی حکومت سلطان سے کہکر تجکو دلوا دون گا۔ ایکروز دولت خان نے موقعہ پاکر فرید کا حال سلطان سے بوجہ تر عرض کیا سلطان نے سنکر کہا۔

بدفر وبیست کہ از پدر پرستش کرده دارد

دولتخان نے سلطان کا ارشاد فرید سے ظاہر کر کے کہا کہ تو اگر نوکر ہو تو میں سلطان سے دونو پرگنے (سہسرام حاجی پور - خواص پور ٹانڈہ) دلوا دونگا۔

اسی اثنا میں میاں حسن کا انتقال ہو گیا۔ دولت خان لودی نے سلطان ابراہیم سے دونوں پرگنوں کا فرمان فرید کے نام لکھا دیا۔ فرید فرمان لیکر جب سہسرام میں آیا تو سلیمان محمد خان سور داؤد خیل حاکم چوندہ (تاریخ فرشتہ میں جونپور ہے) کے پاس چلا آیا محمد خان سور نے سلیمان کا حال سنکر تسلی دی۔ اور کہا ابھی چند روز صبر کرو۔ دولت خان لودی یوسف خیل نے اپنے فرزند دلاور خان کو کابل بھیجکر محمد بابر* کو بلایا ہے ضرور ان دونوں

---

* سلسلہ انساب وحالات شاہان مغلیہ۔

نوح علیہ السلام کی کشتی بعد رفع طوفان کوہ جودی پر ٹھیری تو اون کا بیٹا۔

یافث باپ کے حکم سے اہل وعیال کو لیکر دیار مشرق اور شمال کو رخصت ہوا۔ یافث کے انتقال کے بعد اوس کا بڑا بیٹا۔

ترک۔ جانشین ہوا۔ اور سکونت کے لیے سامان رہائش کا تجویز کیا گیا۔ گھانس اور لکڑی سے گھر بنا... جانوروں کی کھال سے لباس سلوائے گئے۔ نمک کا استعمال نکالنے کا موجب ہوا۔ ترک کے بعد

النجہ خان

بادشاہون مین جنگ ہوگی اگر سلطان ابراہیم کی فتح ہوئی تو سلطان سے تیری سفارش کرسکے اگر محمد بابر غالب ہوا تو بزور شمشیر فرید سے تجکو پرگنے دلوا دون گا۔

بقیہ حاشیہ صفحہ ۱۹۰

دیپ باتوی

کیوک خان

النجہ خان - ایک دوسرے کے بعد جانشین ہوئے۔ النجہ خان کے دو فرزند

مغل خان - تاتار - تھے مغل خان کے چار فرزند -

قراخان - آزر خان - کرخان - آزر خان - تھے مغل خان کے انتقال کے بعد قراخان جانشین ہوا قراخان کے بعد

آغوز خان - سر آرا ہوا - آغوز خان کے چھ بیٹے تھے -

کن خان - (آفتاب) - ای خان (ماہتاب) - یلدوز خان - کوک خان - طاق خان - تنگیز خان تھے - بعد انتقال آغوز خان کے کن خان اور اسکے بعد اس کا بھائی

آی خان - (ماہتاب) اسکے بعد اس کا بھائی

یلدوز خان - (ستارہ) اسکے بعد اسکا بیٹا

سنگی خان - جانشین ہوا اسکے بعد اسکا بیٹا -

محمد خان سور نے وکیل کی زبانی فرید سے کہلا بھیجا کہ اگر تم میرا کہا مانو تو مین تم دونو بھائیون مین صلح کرا دون - فرید نے جواب دیا کہ مین سلیمان کو جاگیر دے سکتا ہون

بقیہ حاشیہ صفحہ ۱۹۱ -

تنگیز خان - تنگیز خان کے بعد اوسکا بیٹا -

ایلخان - حکمران ہوا - تور بن فریدون نے جب ماورالنہر پر غلبہ پایا تو اوس نے سونج خان ملک تاتار اور الفور کے ساتھ اتفاق کر کے ایلخان پر شبخون مارا اور اپنی دانست مین سب کا خاتمہ کر دیا - مگر چار آدمی مردون مین ملکر زندہ رہے - ایک ایلخان کا فرزند -

قیان - اور اوسکا بیٹا نمان تکوزنا - اور دو ان کی حرمین رات کو چارون پہاڑ کی دشوار گذار گھاٹیان طے کر کے ایک مرغزار مین پہونچے جس کا نام ارکنہ قون (کمر بند) ہوا جب ان کے یہان اولاد کی کثرت ہوئی - تو قیان کی اولاد کا نام توقیات - اور خان تکوزا کی اولاد کا نام - ورلگین مشہور ہوا - ان دونو قومون پر -

تیمور تاش - قیان کی نسل سے حکمران تہا اور اسکے بعد اس کا بیٹا -

منگلی خواجہ حکمران بنا - جب یہ دونو قومین ارکنہ قون سے باہر آئین تو ان کا حکمران منگلی خواجہ کا فرزند

یلدوز خان - تہا اسکے بعد اس کا فرزند

جونمنہ - بہادر حکمران ہوا - اسکی ایک دختر النقوا تہی وہ پہلے اپنے چچا زاد بہائی سے بیاہی ہوئی تہی - جو

حکومت مین حصہ نہین دلیسکتا۔

در شہر مگو۔ کہ تو باشی با من کاشفتہ شو و کار ولایت بد و تن

بقیہ حاشیہ صفحہ ۱۹۲

مغلستان کا نزمان روا تہا۔ اور اوس سے دو فرزند۔ ملکدری اور یک جدی ستہے بعد انتقال اپنے شوہر کے النقوا ایک نور سے حاملہ ہوئی جس کے بطن سے تین فرزند۔ یا قون قنقئی جس کی اولاد قوم قنقتین ہے۔ یوسفی شاچجی جس کی اولاد سالجیوت ہے۔ بوزنجیر قاآن جس کی اولاد کو یزون کہتے ہین۔ بعد انتقال جوئینہ بہادر کے۔

بوزنجیر قاآن۔ سریرآرا ہوا جو جد نہم چنگیز خان۔ اور جد چہاردہم امیر تیمور کا ہے۔ اس کے دو فرزند بوقاخان اور توقیا تہے۔ بعد انتقال بوزنجیر قاآن کے اسکا بڑا بیٹا۔

بوقا خان۔ جانشین ہوا۔ اسکے بعد اسکا فرزند۔

دوتمین خان۔ جانشین ہوا۔ اسکے نو بیٹے تہے جب اسکا انتقال ہوا تو اسکی بیوی منولون۔ بیٹون کی پرورش مین مصروف ہوئی۔ درلگین کی قوم مین سے فرقہ جلایر نے منولون کو معہ اوسکے آٹھ بیٹون کے قتل کرڈالا نوان بیٹا قائدوخان اپنے چچا کی بیٹی سے بیاہ کرنے ماچین گیا ہوا تہا وہ بچ گیا۔ اہل ماچین نے اوسکی ایسی مدد کی کہ جلایر اپنی نادانی کے معترف ہوئے اور سترہ آدمیون کو جو منولون اور اوسکے بیٹون کے قتل مین شریک تہے معہ اون کے اہل و عیال

محمد خان سور نے وکیل کی زبانی فرید کا یہ پیام سنکر سلیمان سے کہا کہ تمہارا حق فرید آسانی سے ندے گا اطمینان رکھو بزور شمشیر دلوادونگا۔

بقیہ حاشیہ صفحہ ۱۹۳

کے باندہ کر قائدو خان کے پاس بھیجدیا۔ اسنے غلامی کا داغ لگاکر سبکو چھوڑ دیا۔ زمانہ دراز تک اونکی اولاد غلامی میں رہی۔ کچھ عرصہ کے بعد اچین کی مدد سے۔

قائدو خان۔ سر آرا ہوا۔ گو اوسکی لڑائی جلدیہ سے ہوتی رہی مگر اوسنے اپنی سلطنت مستقل کرلی۔ اس کے انتقال کے بعد اس کا فرزند

بایسنغر خان۔ فرمان روا ہوا اور اوسکے بعد اوسکا فرزند۔

تومنہ خان۔ جانشین ہوا اور اپنے ملک موروثی مغلستان و ترکستان کو زیادہ کیا۔ اسکی دو بیویاں تھیں ایک سے سات اور دوسری سے دو توام لڑکے پیدا ہوئے ایک کا نام قبل خان اور دوسرا قاچولی بہادر۔ تومنہ خان نے یہ تجویز کیا کہ قبل خان اور اوس کی اولاد بادشاہ ہو۔ اور قاچولی بہادر اور اوس کی اولاد سپہ سالار۔ اس مضمون کا عہدنامہ لکھا گیا اور اسپر مہریں ہوئیں بعد انتقال تومنہ خان کے۔

قبل خان۔ سر آرا ہوا اور قاچولی بہادر سپہ سالار بعد انتقال قبل خان کے اوسکا فرزند۔

قوبلہ خان۔ حکمران ہوا اور قاچولی بہادر سپہ سالار رہا۔ بعد انتقال قوبلہ خان ورتاجوری بہادر۔

جب فرید کو اس گفتگو کا حال معلوم ہوا تو اوسنے ارادہ کیا کہ وہ بہی کسی ایسے کا توسل
ڈہونڈہے جو محمد خان کے ارادہ کا مانع ہو ۔ مگر یہ ارادہ اوس وقت تک التوا مین رہی

بقیہ حاشیہ صفحہ ۱۹۵

برتان بہادر ۔ فرزند قوبلہ خان فرمان روا ہوا ۔ اور قاچولی بہادر کا فرزند ایروم جی برلاس سپہ سالار رہا ۔ انکے بعد
یسوکا ری ۔ فرزند برتان بہادر فرمان روا ہوا ۔ اور سوغیجن فرزند ایروم جی برلاس سپہ سالار رہا ۔ اوراسکے بعد
تموچین (چنگیز خان) حکمران ہوا اور سوغیجن کا فرزند قراچار نویان سپہ سالار رہا چنگیز خان کے چار بیٹے
اوکدائی خان ۔ چغتائی ۔ جوجی ۔ تولی ۔ تہے چنگیز خان نے سریرخانی اوکدای خان کو عطا کی ۔ اور
دیار ما ورالنہر ترکستان و بعض حدود خوارزم و بلاد ایغور ۔ و کاشغر و بدخشان ۔ بلخ ۔ غزنی ۔ دریاے سندہ تک
چغتائی خان کے حوالہ کی ۔ اور کہدیا کہ قراچار نویان کے استصواب بغیر کوئی کام نکرنا ۔ اورچغتائی خان اور
قراچار نویان مین پدر دختر فرزندی کا عقد باندہ دیا ۔ اسی سبب سے خاندان تیموریہ کو چغتائی کہتے ہین چغتائی
نے بیش بالیغ کو اپنا دارالسلطنت بنایا سنہ ٦٣٣ھ مین چغتائی خان کا انتقال ہوا تو اوسنے امیر قراچار نویان کو
اپنا وصی بنایا ۔ اوراپنے فرزند اوسکے سپرد کیے ۔ امیر قراچار نویان نے کچہہ دنون کے لیے چغتائی خان کے
پوتے ہلاکو خان کو دادا کا جانشین بنایا ۔ اوراسی کے عہد مین قراچار نویان سنہ ٦٥٢ھ مین فوت ہوگیا ۔ اسکا
فرزند ایجل خان باپ کا جانشین ہوا جب چغتائی خان کے بیٹون مین نزاع بہت رہنے لگا ۔ تو ایجل خان
نے انسے علیحدگی اختیار کی اور شہر کش مین جا رہنے لگا ۔ پہرایک مدت کے بعد ہلاکو خان کا مصاحب ہو

کہ جب تک نتیجہ جنگ سلطان ابراہیم و محمد بابر کا ظاہر نہو - کیونکہ اگر سلطان ابراہیم کو فتح ہوئی تو اوس کا فرمان عطاے پرگنہ میرے پاس موجود ہے - اگر اوسکو

بقیہ حاشیہ صفحہ ۱۹۵

اور اوس نے تبریز عنایت کیا -

ایجل خان - کے انتقال کے بعد اوسکا بیٹا

ایلنگر خان - قایمقام باپ کا ہوا امیر الامرای کا خطاب حاصل کیا - اور اسلام سے مشرف ہوا اسکے بعد

امیر برکل - ایلنگر خان کا اکلوتا فرزند جانشین ہوا - اور اسکے بعد

امیر طراغائی - جانشین ہوا ۲۵ شعبان ۷۳۶ھ روز سہ شنبہ کو امیر طراغائی کا فرزند تگینہ خاتون کے بطن سے شہر سبز میں -

امیر تیمور - پیدا ہوا ۷۷۱ھ میں تخت شاہی پر جلوس کیا - یہ اولوالعزم بادشاہ تھا جس نے تمام دنیا کی فتح کا ارادہ کیا تھا - ۳۶ سال کی حکمرانی میں ولایت - ماوراء النہر خوارزم - ترکستان خراسان - عراقین - آذربائیجان فارس - مازندران - کرمان - دیاربکر - خورستان - مصر - شام - روم - ہندوستان - فتح کیا - چین و خطا کی تسخیر کے ارادہ سے دارالسلطنت سے ۳۰۰ میل اترار میں پہونچا تھا کہ وہاں حضرت عزرائیل منتظر بیٹھے تھے - امیر تیمور نے زندگی سے مایوس ہوکر اپنے پوتے پیر محمد کو اپنا ولیعہد بناکر ۱۷ شعبان ۸۰۷ھ میں بروز چہار شنبہ بوقت شب کلمہ گویان دنیا سے ناپائیدار سے کوچ کیا -

شکست ہوئی تو توسل جدید کی ضرورت ہوگی اسی اثنا میں خبر آئی کہ سلطان ابراہیم شکست کھا کر مارا گیا۔ سلطنت ہندوستان محمد بابر کے ہاتھ آئی۔

بقیہ حاشیہ صفحہ ۱۹۶

قطعہ تاریخ وفات

سلطان تیمور آنکہ مثل او شاہ نبود	در ہفت صد و سی و شش آمد بوجود
در ہفت صد و ہفتاد و یکے کرد جلوس	در ہشت صد و ہفت کرد عالم پدرود

امیر تیمور کے چار فرزند

۱۔ غیاث الدین جہانگیر مرزا۔ اوائل سلطنت امیر تیمور ۷۷۶ھ میں بمقام سمرقند وفات پائی۔ اسکے دو فرزند

ایک۔ محمد سلطان۔ جو فتح روم کے بعد حصار روم میں ۸۰۵ھ کو فوت ہوا۔

دوسرا۔ پیر محمد جس کو امیر تیمور نے مرتے وقت ولیعہد بنایا تھا۔ اور حکمران ہونے سے دو برس بعد ۸۰۹ھ میں اپنے ملازم پیر علی بابا کے ہاتھ سے شہادت پائی۔

۲۔ عمر شیخ مرزا حاکم فارس اسنے ۷۹۶ھ میں وفات پائی۔

۳۔ جلال الدین میران شاہ اسکا مجمل حال نیچے لکھا جائیگا۔

۴۔ شاہرخ مرزا۔

جلال الدین میران شاہ تیسرا فرزند امیر تیمور کا ۷۶۹ھ پیدا ہوا تھا۔ اور ۸۱۰ھ میں قرا یوسف ترکمان کی لڑائی

فرید (شیر خان کا) بہار خان حاکم بہار کے پاس جانا اور خطاب شیر خان پانا

فرید یہ سنکر بہار خان پسر دریا خان لوحانی کے پاس گیا جس نے بعد قتل سلطان

بقیہ حاشیہ صفحہ ۱۹۷

میں شہید ہوا - اسکے آٹھ فرزند تھے -

ابابکر مرزا - الغ مرزا - عثمان۳ چلپی مرزا - عمر شیخ مرزا۴ - خلیل مرزا۵ - سلطان محمد مرزا۶ - ایجل مرزا -

سیورغتمش۸ -

سلطان محمد مرزا کے دو فرزند تھے .

ایک سلطان ابو سعید مرزا - دوسرا منوچہر مرزا -

ابو سعید مرزا سنہ ۸۳۰ھ میں پیدا ہوا - پچیس برس کی عمر میں تخت نشین ہوا - ترکستان - ماوراء النہر - بدخشان - کابل - غزنی - قندہار - حدود ہندوستان تک متصرف ہوا - سلطان اوزون حسین آق قویونلو کی لڑائی میں گرفتار ہوا - اوزون حسین نے اسکو یادگار مرزا بن سلطان مرزا ابن بایسنغر مرزا ابن شاہرخ مرزا کے حوالہ کیا اوسنے ایک جھوٹا الزام لگاکر سنہ ۸۷۳ھ میں قتل کردیا - ابو سعید مرزا کا چوتھا فرزند -

عمر شیخ مرزا تھا سنہ ۸۶۰ھ کو سمرقند میں پیدا ہوا تھا اسکو سلطان ابو سعید مرزا نے حاکم کابل مقرر کیا - ان کے

تین فرزند

ظہیر الدین محمد بابر - جہانگیر مرزا - ناصر مرزا - محمد بابر قتلق خانم کے بطن سے ۶ محرم سنہ ۸۸۸ھ کو پیدا ہوا تاریخ

ابراہیم سے کے - ملک بہار پر قبضہ کر کے سکہ و خطبہ اپنے نام کا جاری کیا اور لقب

سلطان محمد اختیار کیا تھا اور وہان جاکر سلطان محمد کو اپنی خدمتون سے خوشنود کیا

بقیہ حاشیہ صفحہ ۱۹۹

ولادت مولانا جامی نے کیا خوب لکھی ہے۔

چون در شش محرم زاد آن شہ مکرم	تاریخ مولدش ہم آمد شش محرم

۵ - جمادی الاول ۹۳۷ھ کو انتقال کیا - بہشت روزے باد - تاریخ وفات ہے - علاوہ اسکے قطعہ تاریخ
۹۳۶ھ ۹

رحلت جس کے ہر مصرعہ سے سنہ وفات نکلتے ہین۔

بادشاہ دہر بابر با کمال عہد بود	واقف احسان عالم مصدر لطفیہ اله
سال حیان او گر بدین جا بفردوسش گو	جائے فردوس آمد و بگزید بابر بادشاہ ۹۳۷ھ

بابر کے چار فرزند۔

نصیر الدین محمد ہمایون - مرزا کامران - مرزا ہندال - مرزا عسکری تھے - بعد وفات محمد بابر کے ہمایون بادشاہ ہوا

شیر شاہ سوری سے شکست کھاکر ایران گیا - دوبارہ ہندوستان مین آکر بادشاہ ہوا - اور ربیع الاول ۹۶۳ھ ہجری

مطابق ۲۴ جنوری ۱۵۵۶ء کو کتب خانہ کی چھت سے گرکر فوت ہوا۔

قطعہ تاریخ وفات

ہمایون بادشاہ آن شاہ عادل	کہ فیض خاص او بر عام افتاد

ایک روز سلطان محمد کے ساتھ فرید بھی شکار کو گیا۔ اور تلوار سے شیر کا شکار کیا۔ سلطان محمد نے فرید کی شجاعت سے خوش ہو کر شیر خان کا خطاب دیا

بقیہ حاشیہ صفحہ ۱۹۹۔

ہمای دولتش چون یافت رفعت	اساس عمرش از انجام افتاد
چو خورشید جہانتاب از بلندی	بہ پائین در بنارس شام افتاد
جہان تاریک شد در چشم مردم	خلل در کار خاص و عام افتاد
قضا از بہر تاریخش رقم کرد	ہمایون بادشاہ از بام افتاد
	۹۶۲ھ

ابو الفتح جلال الدین محمد اکبر۔ ۵ رجب ۹۴۹ھ کو مطابق ۱۵۔ اکتوبر ۱۵۴۲ء کو امر کوٹ مین پیدا ہوا۔ ۱۲ جمادی الاخر ۱۰۱۴ھ کو فوت ہوا۔

نور الدین جہانگیر۔ ۸ جمادی الاخر ۱۰۱۴ھ کو تخت نشین ہوا۔ ۲۸ صفر ۱۰۳۷ھ کو فوت ہوا اور نور جہان کے باغ واقعہ لاہور مین جو دریاے راوی کے اوس پار ہے۔ دفن ہوا۔ اسکا مقبرہ عمدہ عمارتون مین شمار ہوتا ہے مگر نور جہان کو اپنے شوہر کے پہلو مین جگہ نہ ملی۔

محمد شہاب الدین شاہ جہان ۲۲ جمادی الاول ۱۰۳۷ھ ہجری کو تخت نشین ہوا عجیب عجیب عمارتین بنوائین۔ روضہ ممتاز محل آگرہ مین اور جامع مسجد دہلی مین عمدہ یادگار ہین۔ ۲۶۔ رجب ۱۰۷۶ھ کو انتقال کیا۔ روضہ ممتاز محل مین دفن ہوا۔

کچھ عرصہ کے بعد شیر خان سلطان محمد سے رخصت لیکر اپنے پرگنون مین آیا۔
اور کسی سبب سے اندر میعاد رخصت حاضر نہو سکا۔

بقیہ حاشیہ صفحہ ۲۰۱۔

محی الدین عالمگیر ۱۰۲۸ھ کو پیدا ہوا سال ولادت آفتاب عالم تاب ہے۔ غرہ جمادی الآخر ۱۰۶۸ھ کو تخت نشین ہوا۔ تاریخ جلوس۔ آفتاب عالم تاب ہے۔ بہائیون کو مار الستامہ ساحرہ کو قتل کیا۔ ابوالحسن تاناشاہ حاکم گولکنڈہ کو سکندر علیشاہ حاکم بیجاپور کو قتل کیا۔ ان دونو کے قتل ہونے سے مرہٹون کو آزادی ملی۔ اور یہ سبب سلطنت کی کمزوری کا ہوا۔ ۲۸ ذیقعدہ ۱۱۱۸ھ کو بروز جمعہ فوت ہوا۔ تاریخ وفات آفتاب عالم تاب من ہے۔ ان کے تین فرزند۔ محمد اعظم۔ محمد معظم۔ محمد کام بخش تھے۔

محمد اعظم۔ ۴ ذوالحجہ ۱۱۱۸ھ کو تخت نشین ہوا اور ۸ ربیع الاول ۱۱۱۹ھ کو جاجمو کے مقام اپنے بھائی محمد معظم کی لڑائی مین مارا گیا۔

محمد معظم۔ بہادر شاہ۔ شاہ عالم بن عالمگیر ۱ محرم ۱۱۱۹ھ کو تخت نشین ہوا اور ۱۸ محرم ۱۱۲۴ھ کو فوت ہوا

معز الدین جہاندار شاہ بن بہادر شاہ۔ ۱۸ محرم ۱۱۲۴ھ کو تخت نشین ہوا اور ۲۹ محرم ۱۱۲۵ھ کو فرخ سیر نے قید مین قتل کر دیا۔

فرخ سیر ابن عظیم الشان بن بہادر شاہ۔ ۲۳ ذوالحجہ ۱۱۲۴ھ کو بروز جمعہ تخت نشین ہوا۔ ۹ رجب ۱۱۳۱ھ کو سید حسین علیخان سید بارہ نے قتل کر دیا۔

سلطان محمد۔ توقف شیرخان کی شکایت کر رہا تھا۔ کہ استنے مین محمد خان سور۔ حاکم چونڈ آگیا اور اوس سے شیرخان کے جلد آجانے کی یہ تدبیر عرض کی کہ

بقیہ حاشیہ صفحہ ۲۰۱

رفیع الدرجات ابوالبرکات بن رفیع الشان بن بہادر شاہ ۔ ۹ ربیع الثانی سنہ ۱۱۳۱ھ کو تخت نشین ہوا۔ اور ۹ رجب سنہ ۱۱۳۱ھ کو تپ دق مین فوت ہوا۔

رفیع الدولہ ابن رفیع الشان ۔ ۲ رجب سنہ ۱۱۳۱ھ کو تخت نشین ہوا ۔ ۱۷ ذیقعدہ سنہ ۱۱۳۱ھ کو فوت ہوا۔

محمد شاہ روشن اختر بن خجستہ اختر بن بہادر شاہ ۱۷ ذیقعدہ سنہ ۱۱۳۱ھ کو سریر آرائے جاہ و دولت آمد۔ ان کے عہد مین نادر شاہ اور احمد شاہ درانی پہلی دفعہ آیا ۲۷ ربیع الثانی سنہ ۱۱۶۱ھ کو رحلت کی۔

مجاہد الدین ابوالنصر احمد شاہ بن محمد شاہ غرہ جمادی الاول سنہ ۱۱۶۱ھ کو تخت نشین اور ۱۰ شعبان سنہ ۱۱۶۷ھ کو قید ۱۰ شعبان سنہ ۱۱۸۹ھ کو فوت ہوا۔

محمد عزیز الدین عالمگیر ثانی ۔ ۱۰ شعبان سنہ ۱۱۶۷ھ کو جلوس کیا اور ۸ ربیع الآخر سنہ ۱۱۷۳ھ کو قلعہ فیروز آباد سے گر کر فوت ہوا۔

علی گوہر شاہ عالم ۔ بن عالمگیر ثانی ۔ ۴ جمادی الاول سنہ ۱۱۷۳ھ کو جلوس کیا اور ۷ ۔ رمضان سنہ ۱۲۲۱ھ کو فوت ہوا

ابونصر معین الدین اکبر شاہ ثانی بن شاہ عالم ۷ رمضان سنہ ۱۲۲۱ھ کو جلوس کیا اور ۲۷ جمادی الثانی سنہ ۱۲۵۳ ہجری کو فوت ہوا۔

اگر سلطان - پرگنون کی حکومت شیر خان سے لیکر اوسکے بہائی سلیمان کو عطا کرے تو شیر خان ابھی آتا ہے -

سلطان محمد نے جواب دیا کہ

شیر خان نے میری بہت خدمت کی ہے - اس خفیف بات پر اوسکو پرگنون سے محروم نہین کرسکتا - مگر تجکو اختیار دیتا ہون کہ مناسب طریق سے دو نو بھائیون مین صلح کرادے -

---

بقیہ حاشیہ صفحہ ۲۲۳

ابو ظفر سراج الدین محمد بہادر شاہ ثانی خاتم السلاطین تیموریہ - ۲۸ جمادی الثانی ۱۲۵۳ھ کو تخت نشین ہوا چراغ دہلی سال جلوس ہے - ان کے زمانہ مین غدر ۱۸۵۷ء کو ہوا - فوج انگریزی سے زبردستی ان کو اپنا بادشاہ بنایا ۱۲۷۵ھ فوج تو بھاگ گئی - مگر یہ بیچارہ قید ہوکر معہ اپنی بیگم زینت محل اور فرزند جوان بخت کے رنگون بہیجے گئے اور بمرض فالج روز سہ شنبہ ۱۰ جمادی الاول ۱۲۷۹ھ کو مطابق ۱۱ نومبر ۱۸۶۲ء کو فوت ہوگئے بجھا ہے چراغ دہلی - سال وفات ہے -

قطعہ تاریخ وفات ابو ظفر سراج الدین

سراج دین ابو ظفر مسافر وہ سوئے جنت ہوا روانہ
کہ جس کے باعث سے خوشی سے چھلک رہا تھا ایاغ دہلی
چراغ دہلی جلوس کا سال ہے تو اب بھی مطابق اوسکے
سروش غیبی نے سال رحلت کہا بجھا ہے چراغ دہلی

محمد خان سور - سلطان محمد سے رخصت ہو کر اپنے پرگنون مین آیا - اور اپنے غلام شادی کے زبانی شیر خان سے کہلا بھیجا کہ

مجکو مناسب ہے کہ پرگنون کی حکومت مین سلیمان کو حصہ دیدے -

شیر خان نے اسکے جواب مین شادی سے کہا کہ

یہ ملک روہ نہین ہے کہ ریاست بہائیون مین برابر تقسیم ہو - یہ ملک ہندوستان ہے یہان جس کو سلطان پرگنون کی حکومت دیتا ہے اوس مین بہائیون کا کوئی حق نہین ہے -

شادی نے شیر خان کا جواب محمد خان سور کے روبرو بیان کیا تو اوس نے آشفتہ ہو کر شادی کو حکم دیا کہ

لشکر ساتھ لیجا ے اور پرگنہ ٹانڈہ شیر خان سے لیکر سلیمان کے حوالہ کردے اگر شیر خان لڑائی پر آمادہ ہو تو دونو پرگنے (سہسرام و حاجی پور ٹانڈہ -) شیر خان سے لیکر سلیمان کو دیدے -

شیر خان نے یہ خبر سنکر اپنے غلام سکھا (خواص خان کا باپ) کو جو ٹانڈہ کا شقہ دار تھا لکھا بھیجا کہ پرگنے کو بغیر مارے مرے ہرگز نہ دینا - سکھا اپنے آقا کی تعمیل حکم مین مارا گیا اور لشکر شکست کھا کر سہسرام مین شیر خان کے پاس پہونچا -

شیر خان مارے جانے سکھا کا حال سنکر جنید برلاس کے پاس گیا جو محمد بابر کی طرف سے کٹرہ مانک پور کا حاکم تھا اور اوس کی خدمت مین بہت سے تحائف پیش کئے جس سے سلطان جنید برلاس بہت خوش ہوا۔ شیر خان نے اپنا تمام حال بیان کرکے سلطان سے امداد کی استدعا کی۔ سلطان نے اپنا لشکر شیر خان کے ساتھ کیا۔ شیر خان لشکر کو لے کر اپنے پرگنون مین آیا۔ محمد خان سور اور سلیمان بغیر مقابلہ کے رہتاس کے پہاڑون مین بھاگ گئے۔ شیر خان نے علاوہ اپنے پرگنون کے محمد خان سور کے، اور کچھ پرگنے خالصہ کے دبا لئے۔ اور پھر محمد خان سور کو خط بھیجکر بلایا اور لکھا کہ وہ بلا اندیشہ اپنے پرگنون کو سنبھالے۔ مینے پرگنات خالصہ پر قبضہ کرلیا ہے۔ مجکو عزیزون کے ملک کی طمع نہین اور سلطان جنید برلاس کے لشکر کو خاطر و مدارات کے بعد رخصت کیا۔

شیر خان کا جنید برلاس کے ساتھ محمد بابر بادشاہ کے پاس جانا

شیر خان اپنی جاگیر پر قابض ہوکر۔ اور محمد خان سور کا دغدغہ مٹا کر۔ جنید برلاس کے

کڑہ مانک پور گیا۔ اتفاقاً جنید برلاس ظہیر الدین محمد بابر کے پاس آگرہ جانے کو تیار تہا شیر خان کو بھی اپنے ساتھ لے گیا اور بادشاہ کے روبرو پیش کر کے دولتخواہون مین داخل کیا۔ چندیری کے سفر مین (۹۳۴ھ ۱۵۲۸ء) وہ بابر بادشاہ کے ساتھ تہا راستہ مین مغلون کے طریق جنگ و تدابیر ملک داری و ارکان دولت کی روش کو دیکہتا رہا۔ ایکروز اثنار سفر مین شیر خان نے اپنے دوستون سے کہا کہ مغلون کا ہندوستان سے نکال دینا کچھ بڑی بات نہین۔ کیونکہ وہ خود تو معاملہ کو کم پہونچتے ہین۔ وزرا کی تجویز پر چہوڑ دیتے ہین اور وزرا بلحاظ رشوت کے اوس کا تصفیہ کرتے ہین حق سلطنت ادا نہین کرتے۔

افغانون مین یہ عیب ہے کہ اونہین اتفاق نہین۔ اگر مجکو مقدرت ہوئی تو افغانون کے باہم اتفاق پیدا کر کے نفاق کو دور کر دون گا۔

اس گفتگو پر اوسکے دوستون نے قہقہہ لگایا۔

ایک روز شیر خان کو محمد بابر کے ساتھ دسترخوان پر کہانا کہانے کا اتفاق ہوا اس کے روبرو ایک طباق آش ماہیچہ رکہا گیا۔ اگرچہ شیر خان اسکے کہانے کی ترکیب سے ناآشنا تہا مگر اپنی فراست سے کمر سے چہری نکالکر اس کے ٹکڑے ٹکڑے کر کے کہانے لگا۔

محمد بابر ، شیر خان کی فراست سے متعجب ہوکر وزیر میر خلیفہ (برادر جنید برلاس) سے چپکے چپکے کہنے لگا۔

مین نے بہت سے افغان دیکھے ہین مگر اسکے بشرہ سے شوکت شاہی نمایان ہے جب سے مینے اوسکو دیکھا ہے میرا بے اختیار جی چاہتا ہے کہ اسکو گرفتار کراون۔

وزیر میر خلیفہ نے عرض کیا کہ شیر خان کی فراست مین تو کچھہ شک نہین کیونکہ اوس نے جو کارروائی بمقابلہ محمد خان سور حاکم چوندہ کے کی وہ اس کی فراست کی کافی دلیل ہے مگر جبکہ نہ اسکے پاس فوج ہے نہ لشکر ہے۔ بادشاہ کا اس سے متوہم ہوکر بلاوجہ قید کرنا دوسرے افغانون کی بدگمانی کا باعث ہوگا جو بادشاہی لشکر مین ہین۔

شیر خان بادشاہ اور وزیر کی سرگوشی سے تاڑ گیا کہ بادشاہ نے وزیر سے اوسی کے باب مین کچھہ کہا ہے اور وہ کھانے سے فارغ ہوتے ہی گھر آیا۔ اور لوگون سے یہ کہکر کہ آج محمد بابر نے اوسکو بری نظر سے دیکھا ہے۔ سہسرام کو چلدیا۔

تھوڑی دیر کے بعد بادشاہ محمد بابر نے شیر خان کو دیکھا تو اوسکو مجلس مین موجود نہ پایا بادشاہ نے آدمی بلانے کو اوسکے گھر بھیجے جب یہ لوگ اوس کے گھر پہونچے تو وہ

جاچکا تھا۔

محمد بابر کو شیرخان کی عدم موجودگی کی اطلاع ہوئی تو اوس نے وزیر میر خلیفہ سے کہا کہ

اگر تو منع نکرتا تو مین شیرخان کو قید کر دیتا وہ کچھہ نہ کچھہ ہونے والا ہے۔

شیرخان نے سہسرام مین پہونچکر جنید برلاس کو تحائف بھیجے اور اپنے بلا اطلاع چلے آنے کا یہ عذر کیا کہ

اوسکے بھائی نظام خان نے لکھا تھا کہ محمد خان سور اور اوسکے بھائی سلیمان نے سلطان محمد سے جاکر شکایت کی۔ کہ شیرخان مغلون سے متفق ہو گیا ہر اور مغلون کے زور سے اوس نے پرگنے لے لئے۔ اگر حکم ہو تو ہم پرگنون کو لے لین جب یہ حال مجکو معلوم ہوا تو بغیر اجازت چلا آیا۔ کیونکہ حصول اجازت مین توقف ہوتا۔

شیرخان کا سلطان محمد خان کے پاس جانا اور ملک بہار کا مالک ہونا

شیرخان یہ خیال کر کے کہ مغلون کے نزدیک تو اوسکا اعتبار جاتا رہا۔ سلطان محمد کے پاس ملک بہار مین پونہچا سلطان محمد۔ اسکے آنے سے بہت خوش ہوا۔ اور اپنے فرزند خردسال جلال خان کا نائب اور اتالیق مقرر کیا۔ شیرخان اس خدمت کو عمدہ طریق سے

انجام دیتا رہا کچھ عرصہ کے بعد سلطان محمد کا انتقال ہوگیا - اوسکا فرزند جلال خان جانشین ہوا - اور اوسکی والدہ دودو ملکہ بوجہ نابالغی جلال خان کے منتظمہ مقرر ہوئی - اوسنے شیر خان کو بدستور مقرر رکھا جب دودو ملکہ کا بھی انتقال ہوگیا تو شیر خان اگرچہ جلال خان کا نائب تھا - مگر تمام ملک بہار کا تنہا مختار تھا -

شیر خان کا مخدوم عالم سے جو بادشاہ بنگالہ سلطان محمود کی طرف سے حاجی پور کا حاکم تھا - گاڑھا یارانہ ہوگیا - سلطان محمود بنگالوی کو یہ اتحاد ناگوار گذرا - اور اوس نے ملک بہار افغانون سے لے لینے کی غرض سے قطب خان حاکم منگیر کو بہت سا لشکر دے کر ملک بہار پر بھیجدیا -

شیر خان نے اس بنا پر صلح کی تحریک کی -

کہ ہم دونو مسلمان ہین - ہمنے اپنی حد سے کبھی تجاوز نہین کیا - سلطان محمد اور آپکے ساتھہ اتحاد تھا - اوس کا بیٹا جلال خان خردسال ہے - ایسے وقت مین آپ کو مناسب نہین کہ ملک بہار لینے کا ارادہ کرو -

مگر قطب خان حاکم منگیر نے ایک نہ سنا - مجبور شیر خان نے افغانون سے کہا کہ ایک طرف مغل اور دوسری طرف لشکر بنگالہ ہے - گویا ہم آگ اور پانی کے درمیان ہین - ان دونون سے بچنا صرف ہماری شجاعت اور مردانگی پر موقوف ہے - افغانون نے شیر خان

کی تقریر سنکر کہا کہ

جب تک ہمارے جسم مین جان ہے۔ میدان نہ چھوڑین گے بہادرانہ
مقابلہ کرکے یا تو میدان مارلین گے یا خود مرجائین گے۔

شیر شاہ کا لشکر بنگال پر فتح پانا

شیر خان نے۔ افغانون کو مرنے مارنے پر آمادہ پاکر۔ لشکر کو آگے بڑہایا۔ اور لڑائی شروع کی۔ اسمعیل خان سور (جس کو شیر خان کانپور سے ساتھ لایا تھا) نے کوشش مردانہ کی۔ اوسکے سالہ حبیب خان کے ہاتھ سے ایک تیر قطب خان کے لگا۔ وہ فوراً گھوڑے سے گرکر مرگیا۔ اوسکے مرتے ہی لشکر بنگالہ نے شکست کہائی۔ اسمعیل خان سور کی ہمت مردانہ سے یہ فتح ہوئی تھی۔ شیر خان نے اوسکو خطاب شجاول خان (شجاع خان) دیا۔ اس لڑائی مین شیر خان کے گھوڑے ہاتھی وغیرہ بہت ہاتھ لگے جس سے وہ دولتمند ہوگیا۔ مگر اسمین سے کچھہ حصہ لوحانیون کو نہین دیا تھا۔ اسلئے وہ اوسکے دشمن ہوگئے۔ بادشاہ بنگالہ نے مخدوم عالم حاکم حاجی پور پر فوج کشی کی کہ اوسنے قطب خان کی مدد بمقابلہ شیر خان نہین کی تھی۔

مخدوم عالم نے اپنا تمام مال واسباب شیر خان کے پاس یہ کہکر بہیجدیا۔ کہ اگر اوسکو فتح

ہوئی تو واپس لے لیگا۔ اگر مارا گیا تو اوس کا اور کے پاس جانے سے شیر خان کے پاس رہنا بہتر ہے۔

مخدوم عالم لڑائی مین مارا گیا۔ تمام مال واسباب مخدوم عالم کا شیر خان کے پاس رہا۔ شیر خان سے لوحانیون کی عداوت اس قدر بڑہی کہ وہ اوسکے مارنے کے درپے ہوئے مگر اون کے اس ارادہ کی اطلاع بعض لوحانیون نے جو شیر خان سے اتحاد رکھتے تھے شیر خان کو کردی۔ شیر خان چپکے چپکے خودداری کی غرض سے اوس مال سے جو قطب خان کی لڑائی مین اوسکے ہاتھ لگا تھا یا جو مخدوم عالم نے اوسکو دیا تھا لشکر فراہم کرنے لگا جب اوسنے دیکھا کہ اس قدر لشکر اوسکے پاس ہوگیا ہے کہ لوحانی اوسکا کچھہ نہین کر سکتے تو اوسنے بذریعہ واجب العرض لوحانیون کے ارادہ کی اطلاع جلالخان کو کردی۔ جلال خان نے شیر خان کی واجب العرض سنکر جواب دیا کہ

چند روز صبر کرو دشمن قوی آگے موجود ہے اس کے بعد اس فتنہ کو دفع کیا جائے گا۔

جلال خان نے اون لوحانیون کو بلایا جنہون نے شیر خان کے مارنے کا قصد کیا تھا اور اون کو شیر خان کی واجب العرض دکھا کر کہا۔

کہ بعض لوحانیون نے جنکو اس منصوبہ کی خبر تھی۔ شیر خان کو تمہارے ارادہ سے

مطلع کر دیا۔ اور خود بھی عہد و پیمان کر کے اوسکے ساتھ متفق ہو گئے۔

لوحانیون نے کہا کہ

اب مصلحت یہ ہے کہ شیر خان کو رخصت کیجئے اور ملک بہار بادشاہ بنگالہ

کے نذر کیجئے قبل اسکے کہ اسپر اور کوئی قبضہ کرے۔

جلال خان نے اس تجویز کو منظور کیا اور شیر خان کو گھوڑا اور خلعت دیکر رخصت کیا اور

بادشاہ بنگالہ کے پاس جا کر ملک بہار نذر کیا۔

شیر خان کا ملک بہار پر قبضہ اور بادشاہ بنگالہ سے لڑائی

شیر خان جلال خان سے رخصت ہو کر سہسرام مین آیا تو اوسنے سنا کہ جلال خان بادشاہ بنگالہ کے پاس چلا گیا۔ وہ یہ سنکر بہت خوش ہوا اور کہنے لگا کہ اب یقیناً ملک بہار میرے قبضہ مین آجاے گا۔ اسلئے کہ بادشاہ بنگالہ ملک بہار لینے کے لئے ضرور چڑھائی کریگا چونکہ میرے اور لوحانیون کے باہم مخالفت تھی تو مجھکو اندیشہ تھا کہ دشمن کو فتح ہو۔ اسلئے کہ ہزیمت کا باعث باہمی مخالفت ہوتی ہے۔ اب لوحانیون کے بنگال چلے جانے سے مخالفت رفع ہوگی۔ اب یقینی مجھکو فتح حاصل ہوگی۔

جب افغانون کے لشکر مین مخالفت نہو تو اوسکے آگے لشکر بنگالہ کی کیا حقیقت ہے

مغلون کا لشکر بھی مقابلہ نہین کر سکتا۔

اسکے بعد شیر خان نے لشکر بڑہانے مین کوشش شروع کی۔ جہان جہان افغان تھے وہان آدمی بھیجکر اونہین بلایا۔ اور اونہون نے جو کچھہ مانگا دیا جب لشکر فراہم ہو گیا تو وہ ملک بہار پر گیا۔ اور اوس کو پس پشت رکھکر آگے بڑہا۔ اور اپنے گرد قلعہ خام بنایا۔

اودہر سے بادشاہ بنگالہ نے ابراہیم خان پسر قطب خان کو سپہ سالار بنا کر بہت سا لشکر اور ہاتھی معہ سامان آتشباری کے دیکر ملک بہار لینے کو بھیجا۔

شیر خان۔ قلعہ مین سے روز لڑتا تھا جب ابراہیم لشکر کی کثرت سے شیر خان کا کچھہ بگاڑ نہ سکا تو اوس کو یقین ہو گیا کہ لڑائی مین بنگالی افغانون کے حریف نہین ہو سکتے اسلئے اوسنے بادشاہ بنگالہ سے امداد کی درخواست کی۔

شیر خان ابراہیم کی مدد منگانے سے سمجھہ گیا کہ ابراہیم لشکر موجودہ کے ساتھہ فتح پانے سے ناامید ہو گیا۔ تو اوسنے وکیل کی زبانی ابراہیم کو کہلا بھیجا کہ کل میدان کی لڑائی ہوگی دوسرے روز شیر خان حصار سے نکلا اور لشکر کے دو حصہ کئے۔

ایک حصہ کو حکم دیا کہ وہ ابراہیم سے لڑ کر بھاگ آئے۔ دوسرے حصے کو خود لیکر گھات مین بیٹھہ گیا۔

لشکر کے نصف حصہ نے جیسا کہ شیر خان نے سمجھایا تھا ویسا ہی کیا۔ جب ابراہیم تعاقب

مین توپخانہ سے دور ہو گیا۔ تو شیر خان سے نے دوسرے حصے سے حملہ کیا ابراہیم خان مارا گیا اور شیر خان کا لشکر گرد جلال خان بھاگ کر بنگالہ پہونچا۔ شیر خان کے بہت مال غنیمت ہاتھ آیا جس سے اوسکی قوت ہم پلہ شاہی قوت ہو گئی۔

شیر خان کا ملک بہار پر قبضہ کرنا

شیر خان سے نے ملک بہار پر قبضہ کرکے زراعت و عمارت کی ترقی مین کوشش کی چند روز مین مشہور ہو گیا کہ شیر خان سپاہی کا حق ادا کرتا ہے اور رعایا پر نہ خود ظلم کرتا ہے نہ اور کو کرنے دیتا ہے۔

قلعہ چنار کا معہ مضافات کے بغیر لڑائی شیر خان کے قبضہ مین آنا

تاج خان سارنگ خانی سلطان ابراہیم کے عہد سے قلعہ چنار کا حاکم تھا اوسکی ایک بیوی ملکہ لاڈو تھی جس کی محبت مین ایسا پھنسا ہوا تھا کہ دوسری بیویوں یا اون کی اولاد کی طرف ذرا بھی توجہ نہ کرتا تھا۔ مجبور اوسکے بڑے بیٹے سے نے یہ ارادہ کیا کہ اس مایہ فساد (ملکہ لاڈو) کو ٹھکانے لگا دو موقعہ پاکر۔ ملکہ لاڈو پر تلوار کا وار کیا مگر اوچھا پڑا۔ شور و غل ہونے پر تاج خان ننگی تلوار لئے ہوئے دوڑا آیا۔ بیٹا بھی سمجھ گیا کہ باپ بیوی کی خاطر اوسکا گلا ضرور کاٹ ڈالیگا

اسلئے اوس سے نے پہلے ہی وار کیا تاج خان کا وہان ہی ڈہیر ہو گیا۔
ملکہ لاڈو سے نے سوتیلے بیٹون سے کے ہاتھ سے نجات کی یہ تدبیر کی کہ شیر خان کو نکاح کا
پیام دیا۔ شیر خان اوسی وقت رضامند ہو گیا اور قلعہ مین جاکر نکاح کرلیا۔ نکاح کے وقت
ملکہ لاڈو سے نے ایکسو پچاس عدد جواہر بیش بہا۔ سات من موتی۔ ڈیڑہ سو من سونا اور
بہت سی اشیا حوالہ کین۔ ان سبکا تخمینہ مورخ احمد یار نو لاکھ روپیہ کرتا ہے۔ شیر خان سے
قلعہ چنار اور اوسکے مضافات پر قبضہ کرلیا اور صاحب قلعہ وخزانہ ولشکر ہو گیا۔

امراے افاغنہ کا سلطان محمود فرزند سلطان سکندر کو پٹنہ مین بادشاہ بنا کر ملک بہار مین لانا اور شیر خان کا دغا دینا

سلطان محمود فرزند سلطان سکندر فتح پور سیکری مین محمد بابر سے شکست کہا کر رانا سانگا
کے ساتھ چتور چلا گیا تہا۔ وہان سے مسند عالی اعظم ہمایون ثانی (اسکا دادا سلطان
محمود تہا) عیسی خان پسر ہیبت خان پسر عمر خان شروانی کالکاپوری (سابق حاکم لاہور)
ابراہیم خان پسر احمد خان پسر بہار خان لودی یوسف خیل۔ بہن پسر میان عطا لودی
ساہو خیل (سابق حاکم سرہند) بایزید فرملی سے نے جو صوبہ بہار مین جمع تہے سلطان محمود کو
بلاکر پٹنہ مین بادشاہ بنایا۔

سلطان محمود جب ان امیرون کے ساتھہ ملک بہار مین آیا تو شیر خان ان سے کیسطرح مقابلہ نہین کرسکتا تہا کیونکہ ان کے پاس بڑا لشکر بڑے بڑے امیر صاحب اعتبار تہے ناچار سلطان محمود کے پاس آگیا چند روز کے بعد بہ بہانہ فراہمی لشکر سلطان محمود سے اجازت لیکر اپنے پرگنہ سہسرام مین آیا سلطان محمود جب جونپور جانے لگا تو شیر خان کو بھی بلایا۔

شیر خان نے کہلا بھیجا کہ تم چلو مین بہی لشکر جمع کرکے پیچھے سے آتا ہون۔

اس جواب پر امیرون نے سلطان سے کہا کہ شیر خان بڑا حیلہ جو ہے وہ مغلون سے سازش رکھتا ہے اس واسطے بہانہ کرتا ہے اس کو ضرور ساتھہ لے چلنا چاہئے۔

اعظم ہمایون شروانی نے کہا کہ شیر خان کو ساتھہ لے چلنے کی آسان تدبیر یہ ہے کہ جہان شیر خان ہو وہان ہم بہی چلے چلین جب ہماری مہمانی کا بوجہ اوسپر پڑے گا تو مجبور اوسکو ہمارے ساتھہ چلنا پڑے گا۔ اس تدبیر کو سب نے پسند کیا اور سلطان محمود معہ تمام لشکر کے سہسرام کی طرف متوجہ ہوا

شیر خان سلطان محمود کے آنے کا حال سنکر دوڑا گیا۔ اور سلطان کو استقبال کرکے لایا بہت سے تحفہ تحایف نذر کئے۔ امیرون کی ایسی دہوم دہام سے دعوتین کین کہ تمام کدورتین اون کے دل سے دہل گئین۔

سلطان محمود - شیرخان کو ساتھ لیکر عازم جونپور ہوا - امراے ہمایونی موجودہ جونپور
مین طاقت مقاومت نہ تھی اس واسطے اونھون سے نے جونپور خالی کر دیا -
بادشاہ ہمایون کالنجر مین تھا کہ اوسکو یہ حال معلوم ہوا وہان سے لکھنو مین آیا سلطان
محمود بھی جونپور سے لکھنو آیا ۹۳۷ھ ۱۵۳۱ء کو دونون لشکرون کا مقابلہ لکھنو مین ہوا -
شیرخان جانتا تھا کہ افغانون کے لشکر مین اتفاق نہین اسلئے اوسنے خفیہ ہندو بیگ
سپہ سالار بادشاہ ہمایون کو اس مضمون کا خط لکھا -

مین پرورش یافتہ خوان نعمت بار بادشاہ کا ہون - سلطان محمود جبراً مجکو ہمراہ
لایا ہے - لڑائی کے دن بادشاہ کی یہ خیرخواہی کرونگا کہ بغیر لڑے معہ
فوج میدان جنگ سے چلا جاؤنگا جو یقینی افغانون کی ہزیمت کا باعث
ہوگا - میری حقیقت حال بادشاہ ہمایون کے گوش گذار کر دیجئے -

ہندو بیگ سے نے شیرخان کا یہ خط بادشاہ ہمایون کو سنایا تو اوسنے کہا کہ شیرخان کو لکھدو
کہ سلطان محمود کے ساتھ آنے سے کچھ نقصان نہ کرے جو فعل کہ اوس نے
عریضے مین لکھا ہے اگر اوس سے ویسا ہی ظہور مین آیا تو اوس کی
قدر افزائی کیجائے گی -

چند روز کے بعد دونو لشکرون کی صف جنگ آراستہ ہوکر لڑائی شروع ہوئی تو شیرخان

عین جنگ کے موقعہ پر اپنی فوج لیکر علیحدہ ہو گیا جس سے سلطان محمود کے لشکر کو ہزیمت ہوئی۔ مگر ابراہیم لودی یوسف خیل نے قایم رہ کر مغلون کے لشکر کو سامنے سے ہٹا دیا جب وہ بھی مارا گیا۔ تو میاں بایزید نشہ شراب مین بدمست قتل ہوا سلطان محمود معہ اور امیرون کے بھاگ کر بہار مین پہونچا۔ اور وہان سے پٹنہ چلا گیا اور خیال سلطنت ترک کر کے گوشہ نشین ہوا اور یہان ہی ۹۴۹ھ ۱۵۴۲ء کو فوت ہو گیا۔

بادشاہ ہمایون نے افغانون پر فتح پاکر ہندو بیگ کو مامور کیا کہ وہ شیر خان سے قلعہ چنار لے لے۔ شیر خان نے اوسکو قلعہ نہ دیا جب بادشاہ ہمایون کو انکار شیر خان کا حال معلوم ہوا تو اوسنے حکم دیا کہ لشکر قلعہ چنار کی طرف کوچ کرے۔

شیر خان نے اپنے فرزند جلال خان اور جلال خان بن جلو کو قلعہ چنار مین چھوڑا اور خود اہل و عیال کو لیکر کوہستان بہارکنڈ مین چلا گیا۔

بادشاہ ہمایون نے آکر قلعہ چنار کا محاصرہ کیا ہر روز لڑائی جاری تھی۔ دونو جلال خان ایسی بہادری سے لڑے کہ نام ہو گیا۔

ادہر شیر خان نے اپنے جاسوسون کے ذریعہ پتہ لگایا کہ بہادر شاہ گجراتی منڈو پر قبضہ کر کے دہلی کا ارادہ رکھتا ہے اس سے وہ سمجھ گیا کہ بادشاہ ہمایون اس ملک مین زیادہ

عرصہ نہین ٹہیر سکتا۔

شیرخان نے اپنا وکیل بادشاہ ہمایون کی خدمت مین یہ پیام دیکر بہیجا کہ میننے جو خدمت بادشاہ کی لکہنو کی لڑائی کے وقت کی تہی وہ بادشاہ سے پوشیدہ نہین۔ اگر بلحاظ اوس خدمت کے مجکو قلعہ چنیار مرحمت ہو تو مین اوسکے عوض اپنے بیٹے قطب خان کو پانسو سوارون کے ساتہ بادشاہ کی خدمت مین بہیجدونگا۔ اسی اثنار مین بادشاہ ہمایون کے پاس خبر آئی کہ مرزا محمد زمان جو قلعہ بیانہ مین قید تہا وہ جبلی فرمان کے ذریعہ قیدخانہ سے نکلکر ملک مین فساد پہیلا رہا ہے اور سلطان بہادر شاہ گجراتی دہلی کا ارادہ رکہتا ہے اس سبب سے بادشاہ ہمایون نے شیرخان کی درخواست قبول کرکے قلعہ چنار عطا کیا۔

شیرخان نے حسب اقرار اپنے فرزند قطب خان کو معہ عیسیٰ خان حاجب بادشاہ ہمایون کی خدمت مین بہیجدیا (مگر جب بادشاہ ہمایون۔ بہادر شاہ گجراتی سے لڑنیکو گجرات گیا تو یہ وہان سے اپنے باپ شیرخان کے پاس آگیا)

بادشاہ ہمایون نے آگرہ کو مراجعت کی۔ اور بہادر شاہ گجراتی کے ساتھ لڑائی مین مصروف ہوا شیرخانکو جب یہ موقعہ فرصت کا ملا تو اوسنے پہلے ملک بہار کو مخالفون سے پاک کیا۔ اور جگہ جگہ سے افغانونکو جمع کرکے اونکی پرورش پر توجہ کی جب افغانونکو معلوم ہوا کہ شیرخان کو اونکی تربیت کا بہت خیال ہے تو وہ جوق

جوق ہر طرف سے اسکے پاس آنے لگے جب بہادر شاہ گجراتی کو بادشاہ ہمایون سے نے شکست دی توجس قدر افغان اوسکے ملازم ستھے وہ سب شیر خان سکے پاس حاضر ہو گئے بڑے بڑے افغان امیر جو شیر خان کی خدمت کو ننگ و عار سمجھتے تھے۔ جیسا کہ مسند عالی۔ عیسی خان پسر مسند عالی ہیبت خان شروانی۔ میان بن لودی ساہو خیل و قطب خان موچی خیل معروف فرملی۔ اعظم ہمایون فرزند کلان سلطان عالم خان وہ بھی شیر خان سکے پاس آگئے ان امیرون سکے آجانے سے شیر خان سنے اپنا خطاب حضرت اعلی رکھا۔

شیر خان کا بنگالہ کو گڈھی تک فتح کرنا

جب نصیب خان بادشاہ بنگالہ سنے وفات پائی۔ اور اوسکا بیٹا۔ شاہ محمود جانشین ہوا تو اوسکو حکومت کی عقل خاک نہ تھی۔ اسلئے ملک مین خلل پڑنے لگا حضرت اعلی سنے بھی اس موقعہ کو ہاتھ سے نجانے دیا۔ بنگالہ پر گڈھی (سکری گلی) سکے اس طرف تک قبضہ کرلیا۔

بادشاہ ہمایون کا۔ ہندو بیگ کو دریافت حال شیر خان سکے لیے بھیجنا اور شیر خان کا بنگالہ کو فتح کرنا

جب ہمایون گجرات سے آگرہ مین واپس آیا۔ تو خانخانان۔ یوسف خیل (دلاور خان ابن دولتخان لودی یوسف خیل) نے بادشاہ سے کہا کہ شیرخان سے بے فکر نہ ہونا وہ بڑا فتنہ انگیز ہے ملک داری کی تدابیر خوب جانتا ہے تمام افغان اوسکے پاس جمع ہوگئے ہین۔

بادشاہ ہمایون نے خانخان یوسف خیل کے کہنے سے ہندو بیگ کو جونپور بھیجا کہ وہ شیرخان کا حال من وعن معلوم کرکے اطلاع دے۔

جب حضرت اعلی (شیرخان) کو معلوم ہوا کہ بادشاہ ہمایون اس طرف آنا چاہتا ہے اور اوسکا آنا ہندو بیگ کے بلانے پر موقوف ہے تو اوسنے ہندو بیگ کو تحفہ تحائف بھیجکر گانٹھ لیا اور کہا کہ مینے جو حضرت ہمایون بادشاہ سے وعدہ کیا تھا اوس سے تجاوز نہین کیا۔ اوسکے ملک مین مینے دخل نہین دیا آپ مہربانی کرکے میری دولتخواہی کا اظہار بادشاہ سے کردین۔ اور اسکو اس طرف آنے سے باز رکھین۔ ہندو بیگ پیشکش کو دیکھکر بہت خوش ہوا۔ اور شیرخان کے وکیل سے کہدیا کہ تو اوس سے کہدے کہ جب تک مین زندہ ہون کوئی اوسکو گزند نہین پہونچا سکتا۔ اور شیرخان کے وکیل کے سامنے بادشاہ ہمایون کو عرضداشت لکھی کہ شیرخان حضور کا دولتخواہ ہے اوسنے بادشاہ کے نام کا خطبہ پڑھوایا۔ سکہ جاری کیا۔ بادشاہ کے ملک مین دست اندازی نہین کی۔ یہان حضور کا قدم رنجہ فرمانا حضور کی

تکلیف کا باعث ہے۔

ہمایون نے اس عرضداشت کو دیکھکر ایک سال اور توقف کیا۔ اور اس عرصہ مین شیر خان نے جلال خان اور خواص خان کو معہ اور امیرون کے بنگالہ کو فتح کرنے کے لیے بھیجا جب یہ امیر ملک بنگال مین داخل ہوئے۔ سلطان محمود بغیر لڑے خفیہ گور (لکھنوتی) کو چلا گیا گرد ونواح کے تمام ملک پر افغانون نے قبضہ کرکے قلعہ گور کا محاصرہ کیا۔

ہمایون بادشاہ کا قلعہ چنار لینا۔ اور شیر خان کا قلعہ رہتاس

سنہ ۹۴۴ھ مین بادشاہ ہمایون نے بنگال اور بہار کی طرف کوچ کیا تو اپنے امیرون سے پوچھا کہ اوسکو پہلے قلعہ چنار لینا چاہیئے یا گور (لکھنوتی) کو جانا چاہیئے۔ امراے مغل نے باتفاق کہا کہ

پہلے قلعہ چنار کو لینا چاہیئے۔

استنے مین خانخانان یوسف خیل (دلاور خان) آگیا۔ بادشاہ نے اوس سے کہا۔ تمنے سنا کہ امراے مغل کی راے ہے کہ پہلے قلعہ چنار کو تسخیر کرنا چاہیئے اس باب مین تمھاری کیا راے ہے۔

خانخانان نے عرض کیا کہ حضور اسباب مین میری دو راے ہین۔ ایک جوانانہ۔ دوسری

بیرانہ -

جوانانہ یہ ہے۔ کہ پہلے قلعہ چنار فتح کرنا چاہیے۔

پیرانہ یہ ہے کہ پہلے گور کو جانا چاہیے۔ کیونکہ وہاں خزانہ بہت ہے جب گور فتح ہو گیا تو چنار آسانی سے فتح ہو جائے گا۔

بادشاہ ہمایون نے یہ سنکر کہا کہ مین جوان ہون- اسلئے جوانانہ رائے پسند ہے۔
خانخانان جب گھر آیا تو اوس نے لوگون سے کہا کہ شیر خان بڑا خوش نصیب ہے کہ مغل گور نہین گے۔ جب تک مغل قلعہ چنار لین گے۔ افغان قلعہ گور فتح کر کے خزانہ لے لین گے۔

شیر خان کو جب معلوم ہوا کہ بادشاہ ہمایون قلعہ چنار لینے کو آتا ہے تو اوس نے قلعہ مین غازی خان سور اور سلطان شروانی کو چھوڑا اور اپنے فرزند قطب خان کو حکم دیا کہ وہ باہر رہکر بادشاہی فوج کو ستائے اور خود اہل و عیال کو لیکر قلعہ بھرکنڈ کو چلا گیا۔ اس قلعہ مین گنجایش کم تھی۔ اسلئے اوس نے قلعہ رہتاس کو جو مضبوطی اور پائیداری مین بے مثل تھا اور جس کا لڑائی سے لینا دشوار تھا حکمت عملی سے لینا چاہا۔
شیر خان نے قلعہ کے راجہ ہرکشن کے نائب پنڈت چوڑامن کو لکھا کہ مجکو ایک مشکل در پیش ہے آپ چند روز کے لئے میرے اہل و عیال قلعہ

رہتاس مین جگہ دین تو مین آپ کا بہت ممنون ہونگا۔

چورامن سنے جواب دیا کہ خاطر جمع رکھہ راجہ سے کہکر قلعہ دلوا دون گا۔ اور راجہ سے جاکر کہا

کہ شیرخان کو ایک مشکل درپیش ہے وہ التجا کرتا ہے کہ اوسکے اہل وعیال

کے لئے قلعہ بطور عاریت عنایت ہو۔

راجہ نے منظور کیا۔ پنڈت چورامن نے اسکی اطلاع شیرخان کو کی۔

شیرخان۔ اہل وعیال کو لیکر قلعہ بہرکند سے چلا۔ کہ راجہ اپنے اقرار سے پھر گیا اور کہنے لگا کہ

اگر شیرخان قلعہ مین آکر قبضہ کرلے تو مین اوسکا کیا کرسکتا ہون۔

پنڈت چورامن نے شیرخان کو لکھا کہ

میرے مخالفون نے راجہ کی مت بدلدی اور وہ قلعہ دینے سے انکار کرتا ہے

شیرخان یہ حال سنکر بہت گھبرایا اور پنڈت چورامن کو لکھا۔ کہ

آپ کے کہنے سے۔ اہل وعیال کو لیکر قلعہ بہرکند سے چلا آیا ہون اگر ہمایون

کو خبر ہوجاوے گی تو وہ فوج بھیجکر افغانون کے اہل وعیال کو قتل کرادے گا۔

اور یہ وبال آپ کی گردن پر ہوگا۔

اس کے ساتھہ ہی چھہ من سونا پنڈت جی کو دکشنا کے طور پر بھیجا۔ اور کہا کہ جس طرح بنے راجہ

کو کہہ سن کر قلعہ دلوادے۔

پنڈت چورامن نے اوسی وقت راجہ سے جا کر کہا۔

آپ کو اپنے بچنون سے پھرنا مناسب نہین۔ ہمایون کو اگر خبر ہوئی کہ شیرخان کے اہل وعیال کو قلعہ مین جگہ نہین ملی تو وہ ان سب کو قتل کردے گا۔ اس کا پاپ آپ کی اور میری گردن پر ہوگا۔

اگر شیرخان کے اہل وعیال کو قلعہ مین جگہ نہ ملی تو مین زہر کھا کر مرجاؤن گا۔

راجہ ہرکشن پنڈت جی کے جیو ہر سے ڈر گیا اور شیرخان کے اہل وعیال کو جگہ دینا منظور کرلیا۔

شیرخان کو ابھی یہ حال معلوم نہوا تھا کہ خبر آئی خواص خان قلعہ گور کی خندق مین ڈوب کر مرگیا۔ اور بادشاہ ہمایون نے قلعہ چنار چھ مہینے مین صلح سے لے لیا۔

شیرخان ان دونو خبرون کو سنکر متردد ہوا۔ خواص خان کے چھوٹے بھائی صاحب خان کو خواص خان کا خطاب دیکر گور کے قلعہ پر بھیجا اور تاکید کی کہ قلعہ جلد فتح کرلو۔ ہمایون نے قلعہ چنار لے لیا اور چند روز مین بنگالہ آنے والا ہے۔

خواص خان نے گور مین پہونچتے ہی قلعہ فتح کرلیا۔ محمود شاہ بادشاہ بنگالہ زخمی ہوکر حاجی پور چلا گیا۔

جلالخان نے اپنے والد شیرخان کو اطلاع دی کہ خواص خان نے قلعہ فتح کرلیا۔

اس خوشخبری کے ساتھ ہی پنڈت چورامن نے شیرخان کو اطلاع دی - کہ راجہ نے اوسکے اہل وعیال کو قلعہ مین جگہ دینا منظور کرلیا ہے -

شیرخان خوش خوش - اہل وعیال کو لئے ہوئے قلعہ رہتاس کے پاس پہونچا - اور اس اجازت کے شکریہ مین راجہ و پنڈت جی کے پاس قیمتی تحالف بھیجے اور پیام دیا کہ اگر سلطنت ہند اوسکے ہاتھ آگئی تو وہ راجہ کا بہت ممنون ہوگا - اگر دوسری صورت پیش آئی تو اوسکے اہل وعیال - خزانہ واموال کا راجہ کے پاس رہنا مغلون کے ہاتھ مین جانے سے بدرجہا بہتر ہوگا -

راجہ بہرکش شیرخان کی باتون مین آگیا - اوسکے اہل وعیال کو قلعہ مین آجانے کی اجازت دی شیرخان نے ہزار ڈولیان تیار کین - اور ایک ایک ڈولی مین دو دو امرد سپاہیون کو بہت سازیور پہنا کر بٹھایا - اور انکے پاؤن کے نیچے تلوارین چھپا دیتا - اور چند ڈولیون مین بڑی بوڑھی عورتون کو بٹھا دیا تاکہ اصل بات سے پردہ نہ اوٹھ جائے -

پانسو سپاہیون کو پانسو توڑے اشرفیون کے دیکر ڈولیون کے ساتھ کیا - بیلون اور مزدورون کے سرون پر سامان قلعہ داری ایسی خوبصورتی سے رکھا کہ دیکھنے والون کو خزانہ کا یقین ہوتا تھا -

محافظان قلعہ نے ایکدو ڈولیون کو دیکھا اور پھر اون کو رضامند کیا گیا کہ اور ڈولیون کے

دیکھنے مین زیادہ کاوش نکرین -

جب یہ مصنوعی اہل وعیال اوس مقام پر پہونچے کہ جو اون کے واسطے راجہ نے تجویز کیا تہا تو سپاہی ڈولیون سے نکلے اور کہار اور مزدور جو وہ بہی سپاہی تہے ہاتہون مین لاٹہیان لے کر محافظان دروازہ پر ٹوٹ پڑے اور قلعہ کا دروازہ کہول دیا۔ شیر خان جو اس وقت کا منتظر دروازہ قلعہ کے آس پاس موجود تہا۔ نقارہ بجاتا ہوا قلعہ مین داخل ہوا۔ راجہ ہر کشن تہوڑی دیر لڑ کر قلعہ کے چور دروازہ سے نکل گیا۔

شیر خان قلعہ مین داخل ہو کر بہت خوش ہوا اور اہل وعیال کو بحفاظت اپنے فرزندون جلال خان اور قطب خان کے چہوڑ کر اور قلعہ کو سامان قلعہ داری سے مستحکم کر کے بہرکہند کو چلا گیا۔

شیر خان اور بادشاہ ہمایون کی صلح اور لڑائی

شیر خان بہرکہند مین تہا کہ ہمایون قلعہ چنار فتح کر کے بنارس مین آیا۔ اور قلی حسین ترکمان کو وکیل بنا کر اوسکے ہاتہ فرمان شیر خان کے پاس بہیجا جس کا یہ مضمون تہا۔

چتر و تخت و خزانے ہمارے پاس بہیجدے اور ملک بنگالہ و قلعہ رہتاس -

بندگان شاہی کے سپرد کر کے اوسکے عوض قلعہ چنار اور جونپور یا کوئی اور اچھی جگہ

جو اوسکو پسند ہو سے لے -

شیرخان نے مضمون فرمان کو سنکر وکیل سے کہا کہ ہمنے قلعہ گور فتح کرلیا ہے اور افغانون کا بہت بڑا لشکر جمع کیا ہے۔ اگر بادشاہ بنگالہ سے دست بردار ہوکر آگرہ چلا جائے تو مین ملک بہار اور تمام سامان امارت شاہی بادشاہ کے پاس بھیجدونگا۔ علاوہ اسکے دس لاکھ روپے سالانہ بنگالہ سے بادشاہ کو دیتا رہونگا۔

وکیل نے شیرخان کا جواب جب بادشاہ ہمایون سے عرض کیا تو ہمایون سنکر بہت خوش ہوا۔ اور وکیل کو حکم دیا کہ خلعت و گھوڑا شیرخان کے پاس لیجائے اور کہدے کہ اوسکی درخواست منظور ہے۔ وکیل نے شیرخان کے پاس جاکر خلعت و گھوڑا دیا اور بادشاہ نے جو فرمایا تھا وہ سنا دیا۔

شیرخان نے بادشاہ کا ارشاد سنکر کہا کہ مین اون تمام شرائط کو پورا کرونگا جو بادشاہ نے منظور فرمائی ہین۔ خدا سے دعا مانگتا ہون کہ جبتک مین زندہ ہون مجھہ مین اور بادشاہ مین مخالفت نہو۔

اس قول و قرار کو تین دن ہی نہ گذرے تھے کہ محمود شاہ بادشاہ بنگالہ کا وکیل بادشاہ ہمایون کے پاس آیا۔ اور عرض کیا۔

اگرچہ افغانون نے گور لے لیا ہے مگر ابھی بہت سا ملک میرے پاس ہے۔ اگر بادشاہ اودہر متوجہ ہو تو افغانون کا اس ملک سے نکالنا آسان ہے کیونکہ ابھی

اون کے یہان بیر نہین جمے اور نہ اون مین اتنی قوت ہے کہ وہ بادشاہ کا مقابلہ کر سکین۔

بادشاہ ہمایون نے بادشاہ بنگالہ کا التماس سنتے ہی لشکر کو بنگالہ کی طرف کوچ کرنے کا حکم دیا۔ اور خانخانان یوسف خیل (دلاور خان لودی) اور بری برلاس کو بہر کہنڈ مین شیر خان سے لڑنیکو بہیجا۔

شیر خان نے جب سنا کہ بادشاہ ہمایون بنگالہ کی طرف متوجہ ہوا ہے تو اوس کو عہد وپیمان کے قایم رہنے کی امید بالکل منقطع ہو گئی۔ اور اوسنے بادشاہی وکیل کو بلا کر کہا۔ مینے بادشاہ کی کوئی تقصیر نہین کی۔ اوسکے ملک مین خلل نہین دیا۔ بادشاہ نے بادشاہ بنگالہ کے کہنے پر اعتماد کیا اور میری خدمتون پر اور افغانون کی جمعیت لشکر پر جو مینے بادشاہ کی خدمت کے لئے بہم پہونچایا ہے لحاظ نہین کیا۔ اور بنگالہ کی طرف کوچ کر دیا۔

جب بادشاہ نے قلعہ چنار کا محاصرہ کیا تہا تو مجہسے افغانون نے بادشاہ سے لڑنیکا تقاضا کیا۔ مینے یہ کہکر ٹالدیا کہ بادشاہ میرا ولی نعمت ہے جب اوسکو یہ معلوم ہوگا کہ مینے باوصف موجودگی اس قدر لشکر کے لڑنے کا قصد نہین کیا تو بادشاہ خوش ہو کر میرے لشکر کے لئے کوئی جاگیر دے گا۔

بادشاہ نے مجھسے ملک بہار مانگا - مین اوسکے دینے پر آمادہ ہو گیا - آئین ملک داری سے بہت بعید ہے کہ بادشاہ اس قدر لشکر کو اپنی خدمت سے جدا کرتا ہے اور دشمن کے کہنے پر اعتماد کر کے افغانون کو قتل اور جلا وطن کرتا ہے - اب

مجکو بھی کوئی ذریعہ ایسا نہین کہ افغانون کو بادشاہ کے ساتھ مقابلہ کرنے سے روکون -

بادشاہ سن لیگا کہ افغانون نے کیا کیا - اب افغانون مین اتفاق ہے نا اتفاقی کو اونہون نے دور کر دیا جس کے سبب مغلون نے اونسے سلطنت لی تھی - یہ کہکر وکیل کو خلعت دیکر رخصت کیا اور تمام لشکر کو رہتاس بھیجکر چند سوارون کے ساتھ پہاڑون مین چلا گیا -

بادشاہ ہمایون ایکدو منزل بنگالہ کی طرف چلا تہا کہ اوسکو معلوم ہوا کہ شیر خان پہاڑون مین چلا گیا - تو وہ قصبہ منیر شیخ یحیی مین جہان خانخانان یوسف خیل اور بڑی بڑی اس بہیرے ہوئے تھے مقیم ہوا -

یہان محمود شاہ بادشاہ بنگالہ بھی آگیا مگر اوس کا اعزاز بادشاہ ہمایون نے اوسکی خاطر خواہ نہ کیا تو وہ اسپنے آنے سے پشیمان ہوا اور اسی غم غصے مین چند روز کے بعد فوت ہو گیا

قصبہ منیر شیخ یحیی مین بادشاہ نے اپنے لشکر کو ترتیب دیا - موید بیگ پسر سلطان محمود

جہانگیر قلی پسر ابراہیم بایزید و مور کا بتروی بیگ۔ بری برلاس۔ مبارک فرملی کو بیس ہزار سوار دیکر حکم دیا کہ وہ بادشاہی لشکر سے سات کوس آگے چلیں۔

سیف خان اچاخیل کی بہادری

شیرخان پھرتا پھرتا جب گندر گڑھی پر پہونچا تو اوس نے دیکھا کہ سیف خان اچاخیل شروانی اپنے اہل وعیال کو لئے ہوئے رہتاس کو جاتا ہے تو شیرخان نے سیف خان سے کہا۔ پھر جاؤ ہمایون کا لشکر قریب ہے مارے جاؤگے۔

سیف خان نے جواب دیا کہ اگر یہ حال ہے تو مجکو اپنی نسبت آپ کا زیادہ خیال ہے۔ کیونکہ آپ کے پاس جمعیت کم ہے اور دشمن قریب ہے۔ مبادا دشمن آپکا تعاقب کرکے پکڑ لے۔ آپ میرے اہل وعیال کو لے کر چلیے مین گندر گڑھی پر کھڑا ہوتا ہون جبتک جسم مین جان باقی ہے لشکر بادشاہی کو روکون گا تاکہ آپ کے اور دشمن کے درمیان فاصلہ زیادہ ہوجاے۔

شیرخان نے کہا کہ یہ مناسب نہین کہ اپنی جان بچانے کو اپنے بھائی کی جان ہلاکت مین ڈالون۔

سیف خان نے کہا کہ سب آدمی برابر نہین ہوتے ایک آدمی کو قبیلہ کے لئے اور قبیلہ کو شہر کے لئے اور شہر کو بادشاہ کے لئے فدا کرنا چاہیے۔ کیونکہ بادشاہ کی ذات ملکون کو فائدہ پہونچاتی ہے۔

سپاہی کے واسطے اس سے بہتر کوئی چیز نہین کہ وہ اپنے آقا کے لئے جان فدا کر دے۔ میری بڑی خوش قسمتی ہوگی۔ اگر مین اپنی جان آپ پر فدا کر دون۔

شیر خان نے ہر چند اصرار کیا کہ وہ اوسکے ساتھ چلے۔ مگر وہ بہادر اپنی بات پر اڑا رہا۔ مجبور شیر خان اوسکے اہل و عیال کو لیکر چلا گیا۔

دوسرے روز صبح ہی سیف خان شروانی نے اپنے بھائیون سے کہا۔

غسل کر کے مرنے کے لئے تیار ہو جاؤ اور کچھ فکر نہ کرو۔ موت تحقیقی اور قریب الوقوع ہے۔ آقا جو سپاہی کو دولت دیتا ہے اور اوسکے رنج و آلام مین مدد کرتا ہے وہ اسلئے کرتا ہے کہ سپاہی اوسکی مہمات مین کام آئے۔

سیف خان کے بھائیون نے کہا کہ جس کام کو تمنے اختیار کیا ہے اوسپر ہم جان دینے کو آمادہ ہین۔ جو کچھ ہمسے ہو سکیگا اوسمین در گذر نہ کرینگے۔

سیف خان اپنے بھائیون کو لیکر گذرگاہی پر آکھڑا ہوا۔

استنے مین افق پر گرد لشکر نمایان ہوئی۔ جسنے اس بہادر کو اطلاع دی کہ لشکر بادشاہی

آ پہونچا جس وقت اس گروہ نے بادشاہی ہراول کو دیکھا تو انہون نے بھوکے شیرون کی طرح کمین سے نکلکر حملہ کیا اور بادشاہی لشکر کا سد راہ ہوگیا۔ آخر سیف خان کے بھائی بہادری سے لڑکر کام آئے سیف خان زخمون سے چور بیہوش ہوکر زمین پر گرا جسکو اہل لشکر اوٹھاکر بادشاہ ہمایون کے پاس لے گئے۔ بادشاہ نے اسکی بہادری کی تعریف کی۔ اور فرمایا کہ ہر ایک سپاہی کو اپنے آقا کی ایسی ہی خدمت کرنی چاہیے۔ اور سیف خان کو اختیار دیا خواہ بادشاہی لشکر مین رہے یا شیرخان کے پاس چلا جاے۔

سیف خان نے کہا کہ میرے اہل وعیال شیرخان کے پاس ہین اوسکے پاس جاؤنگا۔ بادشاہ نے فرمایا کہ تیری جان بخشی کی گئی۔ جہان تیرا جی چاہے چلا جا مروت اسے کہتے ہین (یہ فقرہ مورخون کی قلم سے نکلا ہوا ہے آگے چلکر اس مروت کا شیرخان کی مروت سے سنجیدگی کے ساتھ مقابلہ کرونگا۔)

سیف خان بادشاہ کے پاس سے چلکر نواح مونگیر مین شیرخان کو جاملا۔ اوسنے ہیبت خان نیازی کو جو وہان حاکم تھا حکم دیا کہ سیف خان کو مع اوسکے اہل وعیال کے قائم گڑھی مین پہونچا آئے۔

شیرخان مونگیر سے تیز رو کشتی مین بیٹھکر گور کی طرف روانہ ہوا۔ دو راتون مین گور پہونچکر اپنے فرزند جلال خان اور خواص خان کو دس ہزار سوار دیکر گذر گڑھی از بنگال اور گور کا راستہ

اس گڑھی سے تھا اپر بھیجا۔ اور حکم دیا کہ گذر گڑھی کو بند رکھین اور اونچے اونچے مقامات پر توپین لگا کر بادشاہی لشکر کو دہمکائین نہ اون سے لڑین اور نہ گڑھی سے گذرنے دین جس سے غرض شیر خان کی یہ تھی کہ اس عرصہ مین خزانہ گور کا ہاتھ اجاے۔

جلال خان فرزند شیر شاہ کی لشکر ہمایون پر فتح

بادشاہ ہمایون کا مقدمۃ الجیش سات حصون مین بڑے لشکر سے جدا ہو کر سفر کر رہا تھا اوس نے گڑھی سے تین کوس کے فاصلہ پر ڈیرے لگائے ہر روز وہ صبح کو گھوڑے دوڑاتے ہوئے گڑھی پر آتے اور شیر خان کے لشکر پر تیر چلا کر اولٹے چلے جاتے۔ ایک روز انھین سے ایک گروہ نے آکر بڑے زور شور سے جلال خان کو کھنا شروع کیا کہ تو بڑا نامرد ہے جو بڑ ہیون کیطرح ایک تنگ گذرگاہ مین بیٹھا ہوا ہے۔ اگر مرد اور مرد کا بچہ ہے تو میدان مین آتا کہ معلوم ہو کہ کون شجاع ہے تجکو اب تک مغلون سے پالا نہین پڑا۔

جلال خان نے جب دیکھا کہ مغلون کی آتشباری سے افغان ہلاک ہوتے ہین تو اوس نے خواص خان سے کہا۔

ہر روز مغل آتشبازی سے افغانون کا نقصان کرتے ہین اور مجکو گالیان سناتے ہین

اب مجھے برداشت نہین - اگرچہ اکیلا تو مین مغلون کا کچھہ کر نہین سکتا - لیکن اگر اور افسر میرے شریک ہون تو لشکر کو لشکر بنا سکتا ہون -

خواص خان نے سن کر کہا کہ یہ امر تمہارے والد کے حکم کے خلاف ہے -

جلال خان نے جواب دیا کہ اگر میری درخواست منظور نہین ہوتی تو مجکو کھانا پینا حرام ہے

خواص خان نے کہا کہ اگر تم کو ایسا ہی اصرار ہے تو مجکو بھی انکار نہین جو نامرد بھاگ کر آئیگا وہ شیر خان کے ہاتھون سزا پائے گا - اگر فتح ہوئی تو ہماری مہم کے سر پر تاج لگ جائیگا

دوسرے روز حسب عادت مغل گھوڑے دوڑاتے افغانون کے لشکر پر آئے اور برا بھلا کہکر واپس چلے گئے - ڈیرون مین جا کر افسرون نے کمر کھول کر آرام کیا - سپاہی ما یحتاج کی فکر مین گئے -

جلال خان نے چھہ ہزار سوارون کے ساتھہ دوپہر کے قریب مغلون پر حملہ کیا مغلون کا لشکر تیار نہ تھا - اس واسطے تقریباً کل مارے گئے جن مین بڑے بڑے افسر عہد بابری کے - مبارک فرملی - ابو الفتح لنگاہ تھے - بہت کم لوگون نے بھاگ کر جان بچائی

اس لڑائی مین افغانون کے ہاتھہ بہت مال آیا - کوئی افغان ایسا نہو گا کہ جس کو کم سے کم چار گھوڑے اور کئی صندوق بیش قیمت اشیا کے نہ ملے ہون -

شیر خان کو گوڑ مین اس قدر خزانہ ملا کہ بار برداری کے لئے جانور جمع نہو سکے کہ اون پر خزانہ

لاد کر گور سے رہتاس پہنچاتا- وہ حیران تھا کہ باربرداری کا کیا انتظام کرے- کہ اسی اثنار میں جلال خان کا خط فتح پہونچا-

شیرخان خط کو دیکھکر بہت خوش ہوا اور کہنے لگا کہ

جب فوج ایک دفعہ بھاگ جاتا ہے تو وہ پھر پالی مین نہین لڑتا- مگر کہ لڑنے والون کو ہمت کرتا ہے یہ لکھکر بیٹے کو خط لکھا کہ

جس قدر ہاتھی- اونٹ- بیل- خرید سکو خرید کر بھیجدو-

جلال خان نے بہت سے ہاتھی- اونٹ- بیل خرید کر باپ کے پاس بھیجدیئے- شیرخان کے پاس جب یہ باربرداری کا سامان پہونچا تو وہ ان پر خزانہ لاد کر رہتاس لیگیا- اور وہان جا کر جلال خان اور خواص خان کو بلا بھیجا-

ہمایون کو جب معلوم ہوا کہ گڑھی خالی پڑی ہے تو اوس کو تعجب ہوا کہ یہ سنگ راہ (جلال خان) خود بخود کیون اوٹھ گیا- اور اوس نے مرزا ہندال کو آگرہ بھیجا- اور خود عازم گور ہوا-

شیرخان نے بادشاہ کی راستہ مین مزاحمت نہین کی- بادشاہ کو بنگال مین داخل ہونے دیا- اور خود پہاڑون مین ہوتا ہوا ملک بہار مین آگیا اور تمام لشکر کو پہاڑون مین پہیلا کر اوسکو اپنے زور کا مرکز قرار دیا اور وہ تمام راستہ بند کر دے- کہ جدہر سے بادشاہ کے پاس

آسکتی تھی۔ گویا کہ اوسنے بادشاہ کو دارالسلطنت سے بالکل علیحدہ کر دیا۔

۹۴۵ھ ہجری کو بادشاہ ہمایون گور مین پہونچا۔ شیر خان نے گور کے محلات کو نقش و نگار عیش و نشاط کے سامان سے آراستہ کر دیا تھا وہ جانتا تھا کہ جیسا ہمایون عیش پسند ہے۔

بادشاہ ہمایون کا گور مین جانا اور شیر خان کا ملک فتح کرنا

بادشاہ ہمایون گور مین تین چار مہینے عیش و نشاط کے مزے اوڑاتا رہا۔ گور کا نام جنت آباد رکھا۔ شیر خان کو بادشاہ کے عیش و نشاط نے موقعہ دیا اور وہ ممالک کے فتح کرنے مین مصروف ہوا۔

ا۔ جلال خان سور کو بھیجا۔ کہ وہ بادشاہی لشکر کے قریب پہونچکر راہ آمد و شد غلہ کی گور مین بند کر دے اس تدبیر سے تمام ملک مین گرانی ہوگئی۔ بادشاہ نے یعقوب بیگ اور بیرم خان کو بھیجا کہ وہ جاکر جلال خان کو ڈرائین۔

یعقوب بیگ و بیرم خان نے جاکر اچھا ڈرایا کہ وہ اولٹا ان کے گلے کا ہار ہوگیا جس سے ان دونو نے بھاگ کر پیچھا چھوٹایا۔

دویم۔ خواص خان کو مونگیر مین بھیجا۔ کہ وہ خانخانان یوسف خیل (دولتخان لودی کا فرزند دلاور خان جو محمد بابر کو کابل جاکر ہندوستان پر چڑہا لایا تھا) جس کو بادشاہ ہمایون نے

حاکم مونگیر مقرر کیا ہے۔ قلعہ مونگیر لے لے۔ اور اوس کو گرفتار کر کے میرے پاس بھیجدے
خواص خان نے مونگیر مین جاکر۔ قلعہ مونگیر کو فتح کیا۔ اور خانخانان کو گرفتار کر کے
شیر خان کے روبرو پیش کیا جو بنارس کا محاصرہ کئے ہوئے تھا۔ خواص خان کے آتے
ہی بنارس فتح ہو گیا۔ اور محصور مغل قتل ہوئے۔ شیر خان نے خانخانان کو مونگیر مین
قید رہنے کے لئے بھیجدیا۔ اور اوس کے سیر خوراک کے مقرر کئے۔

سوم ہیبت خان نیازی و جلال خان جالو کو ایک لشکر جرار دیکر۔ اودہ۔ لکھنؤ۔ بہرائچ
بھیجا۔ ان بہادرون نے ہمایون کے حاکمون کو ان شہرون سے بزور شمشیر نکالدیا۔
اور علاوہ ان شہرون کے سنبل کو غارت کر کے اوس پر قبضہ کیا۔

چہارم۔ قطب خان۔ نصیب خان نیازی و خان کو لشکر گران کے ساتھ جونپور بھیجا۔
انہون نے جونپور کے حاکم کو قتل کر کے جونپور پر قبضہ کیا۔ اس کے بعد یہ لشکر کڑہ مانکپور
گیا۔ یہان کے حاکم نے اپنی جان گنوائی اور افغانون کی مملکت مین قنوج مانکپور اور
زیادہ ہوئے۔ پھر یہ لشکر آگرہ کی طرف گیا۔ کل ملک مین ہمایون کی طرف سے جو حاکم
تھا۔ یا تو قتل ہوا یا بھاگ گیا۔

پنجم۔ خواص خان کو دوبارہ بھیجا کہ وہ مہارتہ چیرو زمیندار ضلع بہار کو جس نے جب کہ
شیر خان بعض مہمات مین مصروف تھا۔ اور دشمن اوسکو دبا رہے تھے۔ پہاڑون جنگلون

سے نکلکر پرگنات بہار کے زمینداروں کو ستانے اور راہزنی کرنے لگا۔ اور جب اسکو موقعہ ملتا تو شیرخان کے لشکر کے گھوڑے اور اونٹ اور مویشی لے جاتا تھا۔ قید کر کے اوسکے جنگل کو صاف کر دے۔

غرضکہ افغانون نے بلا مزاحمت ایکسال تک ملکون کو فتح کیا خریف و ربیع کی مالگذاری وصول کی۔ شیرخان نے جب یہ سنا کہ بادشاہ ہمایون آگرہ جاتا ہے کہ اوسکے بھائی۔ مرزا ہندال نے شیخ بہلول کو جو اوسے بادشاہ ہمایون سے مخالفت چھوڑ دینے کے لئے سمجھانے گیا تھا قتل کر دیا ہے تو شیرخان نے اپنا لشکر چارون طرف سے رہتاس مین اکٹھا کیا۔ سوائے خواص خان کے جو مہارکھڑ کی مہم پر گیا تھا جب تمام لشکر جمع ہو گیا تو اوس کی تعداد ستر ہزار۔ علاوہ پانچ سو جنگی ہاتھیون کے تھی۔

شیرخان کو ہ۔ رہتاس مین تھا کہ بادشاہ ہمایون اوسکے آگے سے گذرا تو اوس نے امرائے سلطان سکندر و سلطان ابراہیم کو جمع کیا اور اون سے کہا۔

بادشاہ ہمایون کے لشکر کا برا حال ہے۔ آگرہ مین اوسکے بھائیون نے فساد مچایا اس لئے اوسنے میرا پیچھا چھوڑا اور وہ آگرہ جاتا ہے۔

اگر عزیزون کی مصلحت ہو تو قسمت آزمائی کرون میرا لشکر پوری طاقت رکھتا ہے بادشاہ ہمایون کے بنگالہ مین آنے سے پیشتر مینے اوسکی بہت منت کی۔ اور بنگالہ سے

دس لاکھ روپیہ دینے کا بھی اقرار کیا جس کو بادشاہ نے بھی منظور کر لیا تھا۔ مگر بادشاہ بنگالہ کے کہنے سے اپنے قول قرار سے پھر گیا۔ بیٹے بھی مخالفت کر کے ولایت بہار اور جونپور پر قبضہ کر لیا اسلئے اب صلح کی کوئی امید نہین۔

اعظم ہمایون شروانی نے جو سلطان سکندر کے امراے اعظم مین سے تھا کہا کہ مغلون کے ساتھ جنگ کرنے مین آپ سلطان بہلول اور سلطان سکندر کے امراے سے صلاح لیجئے نہین کیونکہ انہون نے جو تدبیر کی وہ انکی کم طالعی کے سبب راست نہ آئی۔ اور جب مغلون سے اُنہون نے جنگ کی تو اپنے ہی امرا کی مخالفت سے شکست کہائی۔ آپ کا نصیبہ یاور اور افغان آپکے ساتھ دل وجان سے متفق ہین۔ اور مغلونکے ساتھ لڑا نہین ولیکن عقلمندون نے مجھسے کہا ہے کہ شمشیر زنی مین افغان مغلون سے کم نہین۔ مگر آپس کی مخالفت سے ہزیمت پاتے ہین۔ مغلون کو ہندوستان سے اوس وقت نکالنا ممکن ہے کہ افغانون کا سردار ایک ہو۔ اور افغان اوسکے ساتھ متفق ہون پس وہ سردار افغانون کا تو ہی ہے تو اپنے امراے پوچھ اور جو کچھ وہ کہین اوسپر عمل کر کہ فتح آپ کی یار ہو۔

شیر خان نے اعظم ہمایون کی تقریر سنکر اپنے امیرون قطب خان لودی۔ ہیبت خان نیازی۔ جلال خان سور۔ شجاعت خان۔ سرمست خان شروانی وغیرہ سے پوچھا کہ تمہاری کیا راے ہے تو سب نے متفق اللفظ عرض کیا کہ

جنگ کرنی چاہیے پھر ایسا وقت ہاتھ نہین آئیگا۔

جب شیر خان کو تحقیق ہو گیا کہ افغان مغلون کے ساتھ جنگ کرنے مین آمادہ اور دلیر ہین تو وہ رہتاس کے پہاڑون سے نکلا اور بادشاہی لشکر کی طرف چلا - ہر منزل پر مٹی کا قلعہ بناتا ہوا آہستگی کے ساتھ سفر کرتا تھا - بادشاہ ہمایون کو شیر خان کے آنے کی خبر ہوئی تو وہ بھی اسکی طرف مڑا -

شیر خان نے بادشاہ کے پلٹ آنے پر بادشاہ کو عرضداشت بھیجی -

اگر بادشاہ ملک بنگالہ عطا کرے تو بادشاہ کے نام کا خطبہ جاری کرکے اوسکے ملازمون مین داخل ہو جاؤن گا -

عرضداشت بھیجتے ہی شیر خان نے آگے کوچ کرکے اپنے خیمے بادشاہی خیمون کے سامنا جھوسا (چونسہ) اور بکسر کے درمیان قریہ سیٹا مین نصب کئے (یہ دونو خیمہ گاہ دریاے گنگا کے ایک ہی کنارہ پر تھے - ان کے درمیان دریاے گنگا کی ایک دہار پچیس گز چوڑی بہتی تھی - اوس کے کنارے ایسے ڈہلوان تھے کہ گھاٹ بغیر عبور نہین ہو سکتا تھا - اور اوس کی تھہ مین - کیچڑ اور دلدل ایسی تھی کہ آدمی اور گھوڑے اوس مین پھنس کر رہ جاتے تھے)

شیر خان نے نہان خواص خان کو بھی بلا لیا جو مہارٹہ کے استیصال کے لئے بھیجا گیا تھا

بادشاہ ہمایون کے پاس جب شیرخان کی عرضداشت پہونچی تو اوس نے ملک بنگال کا دینا اس شرط پر منظور کیا کہ شیرخان جو اپنی حد سے تجاوز کرکے بادشاہ کے روبرو پڑا ہے اور اوسکے اور بادشاہ کے درمیان آب حائل ہے تو وہ آداب بادشاہی کا لحاظ کرکے اولٹا چلا جاے اور گذر آب کو بالکل چھوڑ دے کہ بادشاہ گذر آب سے گذر کر دو تین منزل جاے۔ (چھوٹا تعاقب ظاہر مین دکھانے کے لیے) اور بعد ازان مراجعت کرے۔

شیرخان نے اس شرط کو منظور کر لیا۔ اور دریا کے گذر کو چھوڑ کر اولٹا چلا گیا۔

بادشاہ ہمایون نے دریاے گنگا کی دہار پر پل بنایا اور اوس پر سے معہ اہل وعیال گذر کر دوسری طرف خیمہ زن ہوا۔ اور شیخ خلیل فرزند قطب شیخ عالم فرید شکر گنج کو شیرخان کے پاس برسم رسالت بھیجا کہ وہ شیرخان سے جاکر کہے کہ وہ کوچ بکوچ رہتاس چلا جاے اور بادشاہ چند منزل۔ اوسکے پیچھے جاے اور پھر مراجعت کرے۔ اسکے بعد جاگیر کا فرمان حسب وعدہ شیرخان کے وکیل کو دیا جاے گا۔

شیخ خلیل نے شیرخان کے پاس آکر بادشاہ کا ارشاد سنایا۔ شیرخان نے بظاہر منظور کیا اور شیخ کی خاطر مدارات مین اہتمام بلیغ کیا۔

دوسرے روز شیخ خلیل نے بادشاہی آدمیون کے سامنے جو اوس کے ساتھ آے

ستھے صلح کے باب مین پند نصایح کا دفتر کھولا اور کہا کہ ؎

اگر فیل زوری دگر شیر جنگ
بنزدیک من صلح بہتر زجنگ

اثنار تقریر مین شیخ کی زبان سے نکلا کہ اگر تو صلح نہین کرتا تو اوٹھ جنگ کر شیر خان نے اس فقرہ کو سنتے ہی کہا ۔

حضرت کا یہ قول میرے لئے فال نیک ہے انشاء اللہ تعالی مین لڑونگا ۔

اس کے بعد شیر خان نے بہت کچھ نقد و جنس بنگال و مالدہ کے اجناس شیخ خلیل کو نذر کر کے احسانون کے دام مین پھنسا لیا اور صلح کی بابت پوچھا شیخ خلیل اگرچہ بادشاہ ہمایون کے وکیل تھے مگر شیر خان کی مدارات نے المستشار موتمن پر عمل کرا دیا ۔ اور اونھون نے فرمایا ۔

کہ بادشاہ ہمایون کے ساتھ صلح سے جنگ بہتر ہے کیونکہ اوس کے لشکر مین سب بے سروسامانی ہے ۔ اوس کے بھائی اوس سے مخالف ہین اگر صلح ہوئی تو ناپائیدار ہے ۔ اس وقت کو غنیمت سمجھ پھر تجھے ایسا وقت ہاتھ نہین آئیگا ۔

شیر خان نے شیخ خلیل کے مشورہ سے بخلاف اپنے پہلے مذہب ارادہ کے صلح کے خیال کو بالکل ترک کر دیا ۔ اور لڑنے پر آمادہ ہوگیا اور امرا سے لشکر کو حکم دیا کہ مجکو [illegible]

کا خوف ہے جلد لشکر تیار کرو۔

شیر خان پہر رات رہے تمام لشکر کو لیکر روانہ ہوا اور ڈہائی کوس چلکر ٹھہر گیا اور افغانون سے کہا۔

میری غرض سوار ہونے سے یہ تھی کہ بادشاہ ہمایون کو غافل کرون وہ یہ سمجھے کہ مین کسی اور مہم پر جاتا ہون۔اب تم بادشاہ ہمایون کی طرف پہرو اور افغانون کی عزت کو ہاتھ سے نجانے دو آج تمہاری قوم کے لئے ہندوستان کی فتح کا روز ہے۔

افغانون نے شیر خان کی تقریر کو سنکر کہا

کہ حضرت اعلیٰ مطمئن رہین۔ہم سب متفق ہوکر لڑین گے۔

اس کے بعد شیر خان نے اپنے لشکر کے تین حصے کئے۔ایک خواص خان کو دیا۔اور ہدایت کی بادشاہ ہمایون کے لشکر کے گرد چکر لگاے اور دشمن کو دریا کی طرف سے چوکاے۔اور دو حصے اپنے اور اپنے فرزند جلالخان کے پاس رکھے تاکہ مختلف مقامات سے دشمن پر حملہ کیا جاے۔

لکھتے ہین کہ شیخ خلیل نے بادشاہ ہمایون کو اطلاع کردی تھی کہ وہ بیخبر حملہ ہونے کو ہے مگر ہمایون نے کچھ پرواہ نہین کی۔اس مین شک نہین۔بادشاہ ہمایون۔جلادت و

صولت مین شیر تھا ۔ غرور جوانی مین مست تھا ۔ اپنے بے نظیر خدم و حشم کی کثرت پر مغرور تھا ۔ افغانون کی جمعیت لشکر کو نظر حقارت سے دیکھتا تھا ۔ لوازم حرب پر نظر نہین رکھتا تھا ۔ یہہ بھی نہین سمجھتا تھا کہ اوسکے لشکر کو بنگالہ کی خراب آب و ہوا نے ضعیف اور ابتر کر دیا ہے ۔ اور اوس کا حریف شیر خان جنگ کے مکر و خدع سے واقف تھا ۔ لڑائی کے مخارج و مداخل دیکھے ہوئے تھا ۔ زمانہ کے نشیب و فراز سے آگاہ تھا ۔ احتیاط سے قدم آگے بڑھاتا تھا ۔ صعوبات سفر کا عادی تھا ۔ کبھی بنگال کے دار السلطنت گور مین اور کبھی ملک بہار مین تھا

بادشاہ ہمایون نے جب سنا کہ افغانون کا لشکر قریب آگیا ہے تو اوس نے اپنے لشکر کو تیاری کا حکم دیا اور کہا کہ مین بھی وضو کر کے آتا ہون کہ اسی اثنا مین افغانون نے دریا کی طرف سے حملہ کیا ۔ جو سامنے آیا اوسکو قتل کیا ۔ بادشاہی لشکر کی عورتین بہیر بنگاہ کے آدمی پریشان ہو گئے ۔ بادشاہ ہمایون کی چہیتی بیوی ۔ حاجی بیگم عورتون کے ساتھ سراپردہ سے نکلین ۔ شیر خان کی اون پر نظر پڑی تو وہ گھوڑے سے اوترا اور بیگم کو تشفی دیکر سراپردہ مین پہونچا دیا اور مسلح سپاہیون اور خواجہ سراؤن کو حکم دیا کہ وہ سراپردہ کی نگہبانی کرین ۔ پرندہ کو بھی سراپردہ کے پاس پہٹکنے نہ دین ۔ نقیبون کے ذریعہ لشکر مین منادی کرا دی ۔ کہ مغلون کے زن و فرزند کو کوئی گرفتار نہ کرے مفاظت سے

بیگم کے سراپردہ مین پہونچادے۔

بادشاہ ہمایون سوار ہوا تو اوسکے پاس - تردی بیگ - کوچ بیگ - بابا جلایر آئے بادشاہ نے حکم دیا کہ جس طرح سے بنے بیگم کو لائین - اس حکم کی تعمیل مین ان تینون کی جان گئی - علاوہ ان کے جو وفادار ملازم بیگم کے لینے کو گیا جان سے گیا - بادشاہ اپنی فوج کو جمع کر رہا تھا کہ ایک افغان سپاہی نے بادشاہ پر ہاتھی کو ریلا - بادشاہ نے ہاتھی کے مستک پر نیزہ مارا - نیزہ مستک مین پھنس کر رہگیا - ایکدوسرے افغان سپاہی نے ہاتھی کے اوپر سے بادشاہ کے بازو مین نیزہ مارا - بادشاہ زخمی ہوکر پھرا - اور آس پاس والون کو پکارا کہ حملہ کرنے مین اوس کی مدد کرین - اونہون نے جواب دیا کہ

جب دستر خوان اوٹھ گیا پھر کہانے کا انتظار عبث ہے -

بادشاہ نے بذات خاص حملہ کا ارادہ کیا - مگر امرا گھوڑے کی باگ پکڑ کر دریا کی طرف لے آئے سچ ہے -

چو بینی کہ یاران نباشند یار   ہزیمت ز میدان غنیمت شمار

بادشاہ ہمایون دریا پر آیا تو پل کو شکستہ پایا - مجبور گھوڑا دریا مین ڈالا گھوڑا رانون کے تلے سے نکل گیا بادشاہ ڈبکیان کھانے لگا - ایک سقہ پہونک سے مشک کو

بھرے ہوئے اوس پر تیرتا جاتا تھا - اوسنے بادشاہ کو مشک کے ذریعہ پار اوتارا - بادشاہ نے کنارہ پر جاکر نام پوچھا - اوس نے عرض کیا نظام -

بادشاہ نے کہا کہ آگرہ میں پہونچکر آدھے دن کی بادشاہت تجھکو دونگا (بادشاہ ہمایون نے آگرہ پہونچکر اس وعدہ کا ایفا کیا اور بعض احکامات کو مستثنیٰ کرکے حکمرانی کا اختیار دیا اوسنے مشکین کٹواکر اور اوسمین سونے چاندی کی کیلین لگواکر سکہ چلایا) جب بادشاہ کی یہ نوبت ہوئی تو اور لوگون کا کیا ذکر ہے جسکا جدہر سینگ سمایا اُدہر چلا گیا - اس لڑائی مین بادشاہ ہمایون کے آٹھ ہزار سپاہی اور بڑے بڑے افسر عہد بابری کے مرزا محمد زمان - مولانا محمد پیر علی - مولانا قاسم علی صدر - مولانا جلال ٹٹوی وغیرہ بحر فنا مین غرق ہوئے -

یہ لڑائی ۹ صفر ۹۴۶ھ مطابق ۲۷ جون ۱۵۳۹ء کو دریاے گنگا کے گھاٹ چوسہ پر ہوئی -

شیرخان - بادشاہ ہمایون پر فتح کامل حاصل کرکے اپنے خیمے مین آیا اور دو رکعت شکرانہ کی پڑھکر نہایت عجز و انکسار سے کہنے لگا کہ

اے بادشاہون کے بادشاہ بزرگی اور قدرت تیرے لیے سزاوار ہے تونے مجھ جیسے کمینہ بندہ کو سربلند کیا - اور ہمایون جیسے بادشاہ کو پامال کیا اور اوسکو

اہل وعیال کو میرا اسیر بنایا۔

اسکے بعد ملکہ دحاجی بیگم سے کہلا بھیجا کہ اطمینان رکھو جب بادشاہ ہمایون آگرہ پہنچ جائیگا۔ تو تمکو اوسکے پاس بھیجدونگا۔ اس وعدہ کا شیرخان نے ایمانداری سے ایفا کیا)

اور اپنے ہمنشینون کو حکم دیا کہ خطوط مشعر حالات فتح لکھکر ملک مین بھیجدین۔

مسند عالی عمرخان شروانی سے جس کا خطاب خان اعظم تھا (یہ وہی عمرخان ہے جسکے پاس شیرخان کا والد میان حسن نوکر تھا) عرض کیا کہ فتح نامی بطریق فرمان کے لکھے جائین؛ شیرخان نے کہا کہ چند اشخاص نے جو سلطان بہلول اور سلطان سکندر کے امیر یا امیر زادہ تھے اونہون نے بلحاظ شرم وناموس افغانی کے مجھے سرفراز کیا۔ مجھے زیبا نہین کہ مین اونکو فرمان لکھون۔ اور خود تخت پر بیٹھکر اون کو کھڑا رکھون۔ ملک کا بادشاہ زندہ ہے اور بہت سا ملک اوسکے تصرف مین ہے۔

مسند عالی عیسیٰ خان شیرخان کے فحوائے کلام سے سمجھ گیا کہ شیرخان کا منشا تخت نشین ہونے کا ہے تو اوسنے عرض کیا۔

سلطان بہلول اور سلطان سکندر جو اپنی قوم کے لحاظ سے تخت پر نہین بیٹھتے تھے تو اونھون نے قانون سلطنت کے خلاف کیا۔ خدا جسکو سلطنت دیتا ہے وہ سائر الناس

سے ممتاز ہوتا ہے اوسکو چاہیے کہ وہ قانون سلاطین سلف کے اوپر عمل کرے
اور کسی کو اوسکی تعظیم و تکریم سے عار مناسب نہین - اگرچہ یہ مسلم ہے کہ ملک کسی کی
ملک نہین - مگر دنیا مین سلطنت سے بہتر کوئی نعمت نہین - آپ کی ذات خجستہ
صفات مین آثار سلطنت موجود ہین آپ نے بادشاہ وقت کو شکست دی - اگر وہ
زندہ نکل گیا تو کیا غم ہے آپ جس طرف جائینگے فتح و نصرت آپکا استقبال کریگی
آپ امراے افغانی کا کچھ خیال نکرین - سلطان ابراہیم کے زمانہ سے بسبب حوادث
روزگار جس ملک مین یہ امیر گئے - اونکو بادشاہ کے تخت کے سامنے دست بستہ کھڑا
ہونا پڑا - جس ملک مین وہ جاتے تھے اہل بازار جھپٹتے تھے کہ آپس مین لڑکر اپنے ملک
کو کھو دیا - اب ہمارے ملک مین آئے ہین -
جسے قدسون کے سبب جو افغان متفرق تھے وہ ایک جگہ جمع ہین - اور جو باہم مخالف
تھے وہ متفق ہین یہ تیرے تخت کے نیچے کھڑا ہونا اون کے فخر کا باعث ہے - جو قوم
اپنی قوم کا بادشاہ نہین رکھتی گویا وہ جان نہین رکھتی -
مسند عالی اعظم ہمایون شروانی نے اسکے بعد عرض کیا کہ مغل اپنے بادشاہ کی پشت پناہ
رکھتے ہین - کشورستانی اور ملک گیری کا جامہ اونہین کے بدن پر سیا گیا ہے - انواع
فنون تیر اندازی وغیرہ مین ماہر ہین - مداخل و مخارج جنگ سے واقف خیل خداع

کے ماہر ہین وہ افغانون کو نظر حقارت سے دیکھتے تھے - اور اون کو اپنا حریف نہین
سمجھتے تھے آپ کی حسن تدبیر سے مغلون کی گشنا و بازاری ہوئی - ہر جنگ مین آپ نے
مغلون کو شکست دی - اب آیندہ مغلون کا موقعہ نہین کہ وہ افغانون پہ شمشیر زنی مین لاف
زنی کر سکین - اب تمام مخلوق پر روشن ہوگیا کہ مغل اور افغان حریف ہین - ملک واداہی
ہے جسکو چاہے اوسکو دے اگر اس شکریہ مین افغان بصر سے تخت کو سر پر اوٹھاتے ہین
تو سزاوار ہے -

میان بہن لودی اور دوسرے افغانون نے کہا کہ عیسی خان شروانی اور اعظم ہمایون
شروانی نے جو کچھ کہا ہے عین صواب ہے - بادشاہ بننے مین تاخیر مناسب نہین -
شیرخان نے امرا کی تقریر سنکر کہا کہ اگرچہ اسم بادشاہی امر عظیم ہے اور مشکلون سے
خالی نہین - مگر جبکہ میرے عزیز مجھکو بادشاہ تسلیم کرتے ہین تو مجھکو بھی منظور ہے -
اس کے بعد شیرخان نے منجمون سے ٹھیک تاریخ جلوس دریافت کرکے تخت
سلطنت پر جلوس کیا اور لقب شیرشاہ سے ملقب ہوکر سکہ و خطبہ اپنے نام کا جاری کیا -
تخت نشینی کی خوشی مین سات روز تک محفل رقص و سرود منعقد ہوتی رہی - افغانون
کے ہر قبیلہ کے لوگ آتے تھے اور اپنی رسم کے موافق ناچتے تھے اور مطربون کو
انعام دیتے تھے - بادشاہ کے خدمتگار ناچنے والون کے سرون پر مشک و زعفران

گلاب چھڑکتے تھے۔ لذیذ کھانے مزیدار شیرینیاں کھاتے تھے۔ اور شراب طہور پیتے تھے۔

تخت نشینی کے بعد شیر شاہ نے کیا کیا کیا

کل ملک پر کالپی اور قنوج تک قبضہ کیا۔

خواص خان کو مہارٹہ جودہ و زمینداران کے استیصال پر مامور کیا۔

جلال خان بن جلو سور اور حاجی خان بٹنی کو بنگال پر بھیجا کہ جہانگیر قلی بیگ کو بنگالہ سے نکالدے ان دونوں نے جاکر جہانگیر قلی بیگ کو قتل کردیا اور ملک بنگالہ دوبارہ افغانوں کے قبضہ میں آیا۔

اکابر ہند جو بادشاہ ہمایون کے ساتھ بنگال میں تھے انکو رخصت کیا۔

شیخ خلیل کو اپنے مخاصوں میں داخل کیا۔

مسند عالی عیسیٰ خان شروانی کو گجرات اور منڈو کی طرف بھیجا اور اس ملک کے حکام کو لکھا کہ اوس نواح میں اپنے بیٹے کو اس لئے بھیجونگا کہ جب بادشاہ ہمایون قنوج کی طرف آئے تو تم اوسکے شامل ہوکر ممالک دہلی۔ آگرہ۔ منڈو کو تاخت و تاراج کرو

نوٹ۔ ان دنوں ملک مالوہ کے اضلاع میں جدا جدا حسب ذیل حاکم تھے۔

ملک مندو۔ اجین۔ سارنگ پور میں۔ ملو خان (شاہان خلجی کا غلام) حکومت کرتا تھا

اور اپنا لقب قادر شاہ رکھا تھا۔

رائیسین۔ چندیری مین راجہ پرتاب سنگھہ پسر بھوپت راج کرتا تھا۔ اور اوس کا نائب
بھیا پورن مل تھا۔

سیواس مین سکندر خان میانی۔

پنتھم گڈھ۔ مہور کا راجہ بھوپال تھا۔

ان سب نے شیر شاہ کو جواب لکھا کہ وہ امداد دہی کے لئے آمادہ ہین۔

مسند عالی عیسیٰ خان جب گجرات سے واپس آیا تو شیر شاہ نے خانخانان یوسفخیل کی بابت جو منگیر مین قید تھا۔ پوچھا۔ مسند عالی عیسیٰ خان نے عرض کیا۔ کہ اس کو قتل کرنا چاہیئے جس قدر نقصان افغانون کو پہونچا۔ وہ اسی کے سبب سے پہونچا وہ بادشاہ بابر کو کابل سے لایا۔ ہمایون کو گجرات سے ان حدود مین لایا۔ اگر بادشاہ ہمایون اسکے کہنے پر عمل کرتا (ایکدفعہ اس نے کہا تھا کہ شیر خان بڑا مفسد ہے اس سے غافل نہ رہنا چاہیئے۔ دوسری دفعہ کہا کہ بجائے قلعہ چنار کے قلعہ گور کو فتح کرنا چاہیئے) تو وہ تجھکو غارت کرتا۔

شیر شاہ نے فرمایا کہ پہلے جس افغان سے خانخانان کی بابت پوچھا اوس نے یہی کہا کہ خانخانان یوسف خیل بڑا آدمی ہے اوسکو قتل کرنا مناسب نہین۔ مگر میری رائے

عیسیٰ خان کے ساتھ متفق ہے اور خانخانان کو قتل کرادیا۔

اپنے فرزند قطب خان کو ملک منڈو کی طرف بھیجا اسکے ساتھ لڑنے کو بادشاہ ہمایون نے اپنے بھائیون - مرزا ہندال - اور مرزا عسکری کو روانہ کیا حکام منڈو نے یہ سنکر کہ بادشاہ ہمایون نے قطب خان سے لڑنیکو اپنے دو بھائی بھیجے ہین - امداد دہی سے پہلوتہی کی - قطب خان چندیری سے چوندا کی طرف گیا - اور یہان مغلون سے لڑکر قتل ہوا اس کا سر کاٹ کر بادشاہ ہمایون کے پاس بھیجا مغل اس فتح سے بہت مغرور ہوگئے -

شیر شاہ اپنے فرزند کے قتل اور حکام منڈو کی عدم امداد دہی کا حال سنکر غم و غصہ سے باطن مین - بہت غمگین اور پریشان ہوا اور حکام منڈو کے کینہ کو سینہ مین رکھا -

بادشاہ ہمایون اور شیر شاہ کی دوبارہ لڑائی

ذیقعدہ ۹۴۶ھ / ۱۵۴۰ء کو بادشاہ ہمایون - اون بہادرون کی ترغیب سے جنہون نے قطب خان فرزند شیر شاہ کو مارا تھا - (مرزا ہندال و مرزا عسکری ہمایون کے بھائی) لشکر آراستہ کرکے قنوج مین آیا -

شیر شاہ بھی اپنے لشکر کو - دریاے گنگا پر بادشاہ ہمایون کے مقابل لایا اور حسب عادت

اپنے لشکر کے گرد مٹی کا قلعہ بنوایا۔ اسی اثنا میں خبر آئی کہ خواص خان نے مہارٹہ چپورو زمیندار کو قتل کر دیا۔ اس خبر کے آنے سے شیرشاہ کے لشکر میں خوشی ہوئی۔

شیرشاہ نے خواص خان کو لکھا کہ جلد یہان چلا آ۔ مین اور تیرے دوست منتظر ہین کہ تو آئے تو لڑائی شروع کرین جب شیرشاہ نے سنا کہ خواص خان قریب آگیا ہے تو اوس نے ایلچی بادشاہ ہمایون کے پاس بھیجا کہ وہ بادشاہ سے کہے کہ یا تو بادشاہ دریائے گنگا کے اس طرف آکر جنگ کرے یا مجکو کہے کہ مین دریا کے پار جا کر اوس سے لڑون۔

بادشاہ ہمایون نے جواب دیا کہ وہ (شیرشاہ) چند کوس پرے ہٹ جائے مین دریا کو عبور کر کے اودہر آتا ہون۔

شیرشاہ کے پاس آکر ایلچی نے جب یہ پیام عرض کیا تو وہ چند کوس پرے ہٹ گیا حمید خان کاکر نے جو شیرشاہ کے امرا مین سے تہا عرض کیا۔

حضور مغلون کے لشکر پر پہلے اس سے حملہ کرین کہ وہ کل دریائے گنگا سے عبور کرین۔

شیرشاہ نے جواب دیا کہ اس سے پیشتر مجہے دسترس نہ تہی۔ اس لئے مین جنگ مین مکر و خداع کرتا تہا۔ اب مجکو دسترس حاصل ہے۔ اس لئے عہد شکنی نکرونگا۔

شیر شاہ کو جب معلوم ہوگیا کہ تمام لشکر بادشاہ ہمایون کا - دریا سے اوتر آیا تو اوس نے اپنی عادت کے موافق لشکر کے گرد قلعہ خام بنوایا - اور اوسکے نزدیک اپنا خیمہ نصب کیا - خواصخان بھی حسب المطلب مہم مہارٹہ کو ختم کر کے شیر شاہ کے پاس آگیا - اور اوسی روز بادشاہ ہمایون کے لشکر مین جا کر تین سو خچر شتر بیل لوٹ کر لے آیا -

۱۰ - محرم ۹۴۷ھ ۱۵۴۰ء کو دونو لشکر لڑائی کے لیے آراستہ ہوے - شیر شاہ نے اپنے لشکر کو جسکی تعداد دس ہزار تھی اس طرح مرتب کیا -

مقدمۃ الجیش - خواصخان و برمزید گذر -

قلب مین - شیر شاہ - ہیبت خان نیازی - عیسیٰ خان شروانی - قطب خان لودی حاجی خان - جلوئی - بلندخان پسر سیف خان شروانی - یحییٰ خان - سرمست خان

میمنہ مین - جلالخان فرزند شیر شاہ - تاج خان - سلیمان کرانی - جلالخان جلوئی -

میسرہ مین - عادلخان فرزند شیر شاہ - قطب خان - راے حسین جلوانی

شیر شاہ نے لشکر کو ترتیب دے کر بڑے بڑے افغان سپہ سالاران کو بلا کر اون سے کہا -

مینے تمکو بہت کوشش سے جمع کیا ہے - تمہاری تربیت مین حتی المقدور

قصور نہین کیا - آج ہی کے دن کے لئے تمہاری نگہداشت کی تھی آج
ہی کا دن روز امتحان ہے - آج ہی کے دن جو میدان جنگ مین
غلبہ پائے گا اپنے رتبہ کو بڑہائے گا - یکدل و یک زبان ہوکر لڑائی
مین کوشش کرو افغانون کی فوج مین - اگر اتفاق ہو تو کوئی قوم شمشیر زنی
مین اون کے برابر نہین -

مین عزیزون سے التماس کرتا ہون - کہ حسد و خصومت و اختلاف کو
جانے دو سلطان ابراہیم کے عہد مین - حسد - خصومت - اختلاف ہی
غالب تھا جس سے افغان مغلوب ہوئے - جس کا مزہ اونہون نے
خوب چکھا -

سپاہ کو فیروزمندی - اوسکی یکدلی سے ہوتی ہے تمکو معلوم رہے کہ مینے
عزم بالجزم کیا ہے کہ رزم گاہ سے اوس وقت نکلون گا کہ فتح و نصرت
حاصل ہو ورنہ میرا سر دشمنون کے گھوڑون کی ٹاپون مین کچلا جائے گا
مرنا مسلم ہے بہتر ہے کہ ایسے کام مین مرین کہ نیک نام ہون
اے عزیزو ڈرو نہین رزم گاہ مین اس طرح جاؤ کہ سر کے ساتھ ٹوپی
کی بھی حفاظت رہے سپاہ کو اس سے زیادہ بدنامی نہین کہ اون کا

آقا مارا جائے اور وہ زندہ ہے اس لڑائی مین ثابت قدمی کی تم کو تحریص
دلاتا ہون - ملک ہند کا ہاتھ آنا اور افغانون کے اہل وعیال کا مغلون کے
ہاتھ سے بچنا تمہاری ثابت قدمی پر موقوف ہے -
مین بڈھا ہوگیا ہون ہزار تردد سے افغانون کو جمع کیا ہے خدا نخواستہ
اگر اس معرکہ مین یہ لشکر شکست کھا کر پراگندہ ہوگیا تو پھر اس کا دوبارہ جمع ہونا دشوار
ہے جو کلیان ہوا سے گر جاتی ہین دوبارہ شاخ پر نہین لگ سکتین -

افغانون نے شیر شاہ کی تقریر سنکر عرض کیا کہ آپ نے نہایت شفقت سے ہماری
پرورش کی ہے - ہم بھی لڑائی مین خدمتگذاری اور جان سپاری مین دریغ نکرین گے
شیر شاہ نے یہ سنکر امرا کو رخصت کیا اور خود لشکر کو لے کر آگے بڑہا - ادہر بادشاہ
ہمایون نے اپنے لشکر کو جس کی تعداد چالیس ہزار تھی اس طرح مرتب کیا -
ہراول (مقدمۃ الجیش) مرزا عسکری بادشاہ ہمایون کا بھائی معہ اور امیرون کے
قول (قلب) مین - بادشاہ ہمایون معہ بڑے بڑے امیرون کے
برانغار (میمنہ) مین - یادگار ناصر مرزا (بادشاہ ہمایون کا چچازاد بھائی) معہ اور
امیرون کے -
جرانغار (میسرہ) مین - مرزا ہندال - (بادشاہ ہمایون کا بھائی) معہ

بعد ترتیب صفوف دونو بادشاہون لڑائی شروع ہوئی۔

شیرشاہ کے مقدمۃ الجیش نے جسکا سپہ سالار خواصخان اور برمزید گور تہا۔ بادشاہ کے مقدمۃ الجیش کو جسکا سپہ سالار مرزا عسکری تہا شکست دی

بادشاہ ہمایون کے میسرہ نے جسکا سپہ سالار مرزا ہندال تھا شیرشاہ کے میمنہ کو جسکا سپہ سالار جلالخان شیرشاہ کا فرزند تہا۔ شکست دی۔ مگر یہ چار آدمی قایم رہے

جلالخان فرزند شیرشاہ۔ میان ایوب شروانی ۔ غازی بجلی محمد گگور۔

شیرشاہ نے جب دیکھا کہ اوسکے میمنہ نے شکست کہائی۔ تو اوس نے اپنے میمنہ کی مدد کو جانا چاہا قطب خان لودی ساہو خیل للکارا۔

خبردار اپنی جگہ کو نچھوڑنا ورنہ لوگ سمجہینگے کہ لشکر قلب کو بہی شکست ہوئی سیدہے دشمن کی فوج مین بڑہے چلے جاؤ۔

شیرشاہ نے قطب خان کے کہنے سے متنبہ ہوکر سیدہا حملہ کیا اور بادشاہ ہمایون کے میسرہ کو جس نے اوسکے میمنہ کو شکست دی تہی۔ شکست دی اور وہ بہاگ کر قلب لشکر مین بادشاہ کی پناہ مین چلا گیا۔

شیرشاہ کے میمنہ نے اپنے آپکو سنبہالا اور پلٹ کر حملہ کیا اور بادشاہ کو جا گہیرا بادشاہ کے آس پاس بتایس امیر کہڑے تہے جن کے پاس علم و توغ تہے اونہون نے

جب دیکھا کہ شیر شاہ نے حملہ کیا تو انہون نے اس خوف سے کہ شیر شاہ اون پر نہ چل پڑے اپنے توغون کو چھپا دیا۔

غرضکہ شیر شاہ کے بیٹون اور امیرون کی بہادری سے بادشاہ ہمایون کو شکست دی۔ اس لڑائی مین ہیبت خان نیازی اور خواص خان کی شمشیر آبدار نے خوب جوہر دکھائے۔

بادشاہ ہمایون شکست کھا کر دریا پر گیا پُل کو ٹوٹا ہوا پایا حیران تھا کہ دریا کو کیونکر عبور کرے کہ اوسکی نظر ایک بادشاہی بڑے ہاتھی پر جا پڑی جسپر ایک خواجہ سرا کافور نامی سوار تھا بادشاہ نے سوار ہو کر فیلبان کو حکم دیا کہ ہاتھی کو دریا مین ڈال فیلبان نے عرض کیا ہاتھی دریا مین ڈوب جائے گا۔

خواجہ سرا نے چپکے سے بادشاہ کے کان مین کہا۔

یہ نمکحرام کہین حضور کو دشمنون مین نہ پھنسا دے بہتر ہے کہ اس لوذی کا سر اوڑا دیجئے مین ہاتھی ہانک لون گا مجھے ہکانا آتا ہے۔

یہ سنتے ہی بادشاہ نے فیلبان کا سر اوڑا دیا خواجہ سرا فیلبان بنا اور بادشاہ کو دوسرے کنارے پر اُتار دیا۔

بہتسے امیر جو بادشاہ کے ساتھ تھے وہ زرہ بکتر کے بوجھ سے دریا مین ڈوب

گئے غرضکہ بادشاہ کے ساتھ سات ہزار آدمی تھے جب دریا سے نکلے تو ساٹھ تھے شیر شاہ نے ہمایون کو شکست دے کر اپنا وقت فتح کی خوشی مین ضایع نہین کیا اوسنے شجاعت خان (یہ خطاب شیر شاہ نے دیا تھا اصل نام اسمعیل سوری ہے اسکو شیر شاہ کا نپور سے ساتھ لایا تھا) کو جو ملک بہار و رہتاس مین فوجدار تہا لکھا کہ وہ جاکر گوالیر کا محاصرہ کرے شجاعت خان نے اس فرمان کی تعمیل مین قلعہ گوالیر کا جاکر محاصرہ کیا۔

برمزید گور کو لشکر دے کر بادشاہ ہمایون کے تعاقب مین بھیجا اور کہدیا کہ بادشاہ سے لڑنا نہین۔

ناصر خان کو فوج دے کر سنبل کے انتظام کے لیئے روانہ کیا اور خود آگرہ کی طرف چلا بادشاہ ہمایون شیر شاہ کا عزم آگرہ کا سنکر آگرہ سے عازم لاہور ہوا۔

شیر شاہ نے آگرہ مین پہونچکر برمزید گور کو سخت ملامت کی کہ اوسنے ناحق مغلون کو کیون قتل کیا جو آگرہ مین رہگئے تہے اور اوسکو اور خواصخان کو بادشاہ ہمایون کے تعاقب مین بھیجا اور حکم دیا کہ بادشاہ ہمایون سے لڑنا نہین پچاس کوس دور سے رہنا۔

اسکے بعد شیر شاہ آگرہ سے چلکر دہلی مین آیا یہان سنبل کے مخادیم و رعایا نے ناصر خان کے ظلمون کی شکایت کی اوسنے بجاے ناصر خان کے عیسی خان گکہور کو مقرر کیا

علاوہ سنبل کے۔ کانٹ۔ کولا اوسکی جاگیر مین دے کر حکم دیا کہ پانچہزار سوار اپنے پاس رکھے اور ناصر خان کو بھی اپنی خدمت مین رہنے دے۔

عیسے خان کہگور جب سنبل مین آیا تو اوسنے دیکھا کہ ناصر خان نے بیرم خان (یہ بیرم خان وہی ہے جس کو بادشاہ ہمایون نے اکبر کا اتالیق مقرر کیا تھا اور اکبر نے خانخانان کا خطاب دیا تھا) کو پکڑ رکھا ہے جو بادشاہ ہمایون کی شکست کے بعد لشکر شاہی مین تفرقہ پڑنے سے عبدالوہاب پسر میان عزیز اللہ رئیس سنبل کے پاس آگیا تھا۔ عبدالوہاب نے بخوف ناصر خان لکھنو کے راجہ مترسین کے حوالہ کر دیا مگر جب ناصر خان کو اطلاع ہوئی تو اوسنے راجہ مترسین سے حاضر کرا لیا اور اوسکے مارنے کے درپے تھا کہ عبدالوہاب نے عیسی خان کہگور کے پاس جا کر کہا کہ اللہ بیرم خان کو ناصر خان کے پنجہ سے چھٹایئے عیسی خان کہگور نے بیرم خان کو ناصر خان سے لے لیا اور لکھنو کے راجہ مترسین سے ضمانت لیکر کہ جب وہ شیرشاہ کے پاس جاسے تو بیرم خان اوسکے ساتھ چلے بیرم خان کو راجہ مترسین کے حوالہ کیا۔

شیرشاہ دہلی سے سرہند گیا اور صوبہ سرہند خواصخان کے سپرد کیا خواصخان نے اپنے غلام بھگونت کو اپنا نایب بنا کر سرہند مین چھوڑا۔

سرہند سے شیرشاہ عازم لاہور ہوا ہنوز لاہور سے تین منزل ورے تھا کہ اوس کو معلوم ہوا کہ مرزا کامران کوہستان جود کے راستہ کابل چلا گیا۔ اور بادشاہ ہمایون دریا سندہ کے کنارے سے بھکر اور ملتان کو چلا گیا تو وہ لاہور کو چھوڑکر خوشاب مین آیا عیسی خان نیازی اور خواصخان کو بادشاہ ہمایون کے تعاقب مین بھیجا اور حکم دیا کہ بادشاہ ہمایون سے لڑین نہین۔ اوسکو سرحد ہندوستان سے نکالکر واپس چلے آئین اور خود خوشاب مین مقیم رہا یہان اوسکے پاس سرآوردہ قوم بلوچ اسمعیل خان۔ فتح خان۔ غازیخان حاضر ہوئے اونکو ملک سندہ عطا کیا۔

افغانستان سے ہر قوم وہر قبیلہ کے افغان آنے شروع ہوئے لیکن شیخ بایزید شروانی جو بڑے بزرگ تھے ملنے کو آئے۔ شیرشاہ نے اونکو ایک لاکھ ٹنکہ ہندوستان اور بنگال کے نفیس اقمشہ نذر کئے اور اونکا ملک جو بلوچون نے دبا لیا تھا واپس کرادیا جو افغان شیرشاہ کی قوم (سور) کے آئے اونہین بہت کچھہ نقد وجنس دیا۔

سارنگ خان گہکڑ اوس کے پاس نہین آیا تھا اسلیئے شیرشاہ نے معہ تمام لشکر کے کوہستان بدہان و کرجہاک کا گشت کیا تاکہ کسی مناسب مقام پر قلعہ تعمیر کرے جس سے گہکڑون پر دباؤ رہے۔

آخر بالناتہہ جوگی کے قریب جو دریا سے بہت چار کوس اور لاہور سے ساٹھہ کوس

سے قلعہ کے لیے جگہ تجویز کی اور اوسکی تعمیر پر ٹوڈرمل کھتری باشندہ لاہور کو مقرر کیا۔ اور خود گکھڑون کے ملک کو تاخت وتاراج کرنے مین مصروف ہوا۔

ٹوڈرمل کو قلعہ کی تعمیر کے لیئے مزدور نہین ملتے تھے۔ کیونکہ گکھڑون نے جن کے ملک مین یہ قلعہ تعمیر ہوتا تھا باہم عہد کر لیا تھا کہ وہ قلعہ پر مزدوری نہ کرینگے ٹوڈرمل نے بذریعہ عرضداشت کے اس امر کی اطلاع شیر شاہ کو دی اوس نے لکھ بھیجا کہ طمع زر کے سبب میرے حکم کو ملتوی نہ رکھو اس حکم کے آنے پر ٹوڈرمل نے کہدیا کہ جو مزدور ایک پتھر لائے گا اوس کو فی پتھر اشرفی دی جائے گی۔ پھر تو ہزارون مزدور گکھڑ آ گئے۔ چند روز کے بعد بجاے اشرفی کے ایک روپیہ کر دیا اور پھر ایک ٹنکہ رہ گیا۔ اور قلعہ بلاگت چالیس لاکھ پچیس ہزار تعمیر ہو گیا۔ جس کا نام قلعہ خیر ور ہتاس رکھا گیا۔

(۱) یہ وہی ٹوڈرمل ہے۔ جو بطفیل تعلیم شیر شاہ کے ۹۸۲ھ مین جلال الدین محمد اکبر بادشاہ کا وزیر ہوا۔ اور ۹۹۱ھ مین وکیل مطلق ہو کر انتظام امورات مالی وملکی کے چند ضابطہ جدید بذریعہ فرمان شاہی جاری کیے۔ ۹۹۲ھ مین اکبر بادشاہ ٹوڈرمل کے گھر گیا۔ اور اوس کی عزت افزائی کی۔ لکھتے ہین کہ ابوالفضل کی اس سے نہین بنتی تھی۔ ایک روز ابوالفضل نے اسکی شکایت بادشاہ سے کی۔ جس کا جواب ملا۔ نو اختہ را نمیتوان برانداخت ۹۹۸ھ مین اوسکی زندگی ختم ہوئی۔

یہان سے شیرشاہ خواص خان - اور عیسیٰ خان نیازی کو قلعہ رہتاس مین چھوڑ کر بنگالہ گیا - بعد انتظام ملک بنگالہ - آگرہ مین آگیا -

مالوہ کی فتح

شیرشاہ کے پاس آگرہ مین شجاعت خان کی گوالیر سے (جس کو ملک بہار سے قلعہ گوالیر کے محاصرہ کے لیے بھیجا گیا تھا) عرضداشت پہونچی کہ محمد قاسم حاکم گوالیر سے (امراے اعظم بادشاہ ہمایون سے تھا) یہ شرط ٹھیرتے ہین - کہ قلعہ گوالیر افغان لے لین - اور بادشاہی لشکر مین مغلون کو نہ جانے دین - اور بادشاہ جس وقت یہان آوے محمد قاسم کو روبرو پیش کیا جاوے اور قلعہ گوالیر بادشاہ جس کو کہے اوسکو حوالہ کیا جاوے -

شیرشاہ نے اسپر حکم لکھا کہ مین براستہ گوالیر منڈو جاؤن گا - کہ منڈو کے حاکمون سے (ان کی تفصیل نام بنام پیچھے لکھی گئی) انتقام لون گا - اونھون نے میرے بیٹے (قطب خان) کے گلے پر چھری پھروائی - اور خود بیٹھے ہوئے تماشا دیکھا - اسوقت محمد قاسم کو میرے روبرو پیش کرنا -

۹۴۹ھ مطابق ۱۵۴۲ع کو شیرشاہ بارادہ تسخیر مالوہ آگرہ سے سوار ہوا جب گوالیر مین پہونچا تو محمد قاسم

سے نے قلعہ گوالیر حوالہ کیا - شیر شاہ نے اسکو حسب معاہدہ اپنے لشکر مین جگہ دی -

منزل گاگرون مین - شجاعتخان نے بھیا پورن مل نائب ریاست رائسین

کو پیش کیا شیر شاہ نے اوسکو سو گھوڑے اور سو خلعت دیکر رخصت کیا -

سارنگپور مین - ملوخان (غلام شاہان خلجی) حاکم مندو - اجین - سارنگ پور

شیر شاہ کے پاس حاضر ہوا -

اجین مین - سکندرخان میانی حاکم ستواس نے شیر شاہ کے پاس حاضر ہو کر

اطاعت قبول کی - شجاعتخان کو شیر شاہ نے حاکم مندو بنایا - اور ملوخان کے لئے

کالپی تجویز کی - مگر پھر کسی وجہ سے ملوخان بھاگ گیا - شیر شاہ نے شجاعتخان کو اوسکی

گرفتاری کے لئے مامور کیا - مگر شجاعت خان ناکام رہا - اس سبب سے شیر شاہ

شجاعت خان سے سخت ناراض ہوا - اور اوس سے منڈو لیکر ستواس

اور ہنڈیا جو سکندرخان میانی کے پاس تھے - اور جن کا محصول چار ہزار سوارون

کا وظیفہ تھا عطا کئے -

دریاخان - وزیر بادشاہ محمود گجراتی - بادشاہ محمود سے ناراض ہو کر شیر شاہ کے

پاس چلا آیا تھا - شیر شاہ نے اوسکو اپنے مین عزت کی -

عالم خان - امیر بادشاہ محمود گجراتی کو جو وہ بھی بادشاہ محمود سے ناراض ہو کر شیر شاہ

کے پاس آگیا تھا - سارنگ پور عنایت کیا - اور حاجی خان کو اس ملک کا فوجدار مقرر کرکے شہر دھار اوسکی جاگیر میں دیا شیر شاہ ہنوز اجین میں ہی تھا - کہ عیسیٰ خان گنگو حاکم سنبل سے بیرم خان ترکمان کو پیش کیا -

بیرم خان خانخانان کا شیر شاہ کے سامنے پیش ہونا

(بیرم خان کے سنبل میں آنیکا حال پہلے لکھا گیا ہے) شیر خان نے نخوت کے لہجہ سے پوچھا کہ

استنے دن کہاں رہا -

عیسیٰ خان نے عرض کیا - حضور

مہی کماں کے گھر - (سنبل میں تھا)

شیر شاہ نے یہ جواب سنکر کہا - افغانون نے قرار دیدیا ہے کہ جو قصوروار مہی کمال کے گھر میں پناہ لے اوسکا قصور معاف کیا جائے گا - ہمنے بھی بیرم خان کا قصور معاف کیا -

مولف - ہمنے وعدہ کیا تھا کہ بادشاہ ہمایون کی مروت کا جو اوس نے سیف خان اچاخیل شیروانی کی جان بخشی میں کی تہی ملاحظہ کیجئے سیف خان

کا حال گذر گڑھی پر اس شیر شاہ کی مروت کے ساتھ سنجیدگی سے مقابلہ کرونگا
لہذا اوسکا ایفا کرتا ہون۔

بادشاہ ہمایون نے جان بخشی۔ ایک زخمی ادہ موئے سپاہی (سیف خان) کی۔ کی
تھی۔ جو کسی شمار مین نہ تھا۔

اور شیر شاہ نے جان بخشی ایک ایسے امیر کی۔ کی۔ جو تندرست اور مشہور بہادر (بیرم خان
ترکمان) تھا۔ ناظرین خود محاکمہ کر سکتے ہین کہ مروت کس کو کہتے ہین۔

شیر شاہ جب بیرم خان کا قصور معاف کر چکا تو عیسی خان نے عرض کیا کہ
حضور نے بیرم خان کا قصور تو مہی کمال کی خاطر معاف کر دیا میری خاطر
سے اوسکو خلعت و گھوڑا اور اوسکے رہنے کے لئے محمد قاسم کے خیمہ
مین۔ جس نے ابہی قلعہ گوالیر حوالہ کیا ہے اجازت عطا فرمائی جائے۔

بیرم خان کا شیر شاہ کی لشکر سے بہاگنا

شیر شاہ نے دونو باتونکو منظور کیا۔ اسکے بعد شیر شاہ نے اجین سے سفر کیا۔ تو بیرم خان اور محمد
قاسم گجرات کو بھاگ گئے۔ محمد قاسم تو راستہ مین مارا گیا اور بیرم خان بامداد شیخ گدائی

؎ شیخ گدائی شیخ جمال کنبو شاعر باکمال مصاحب سلطان سکندر کا فرزند ہے۔

بادشاہ ہمایون کی خدمت مین حاضر کیا۔

یہ بھی لکھنا نے محل نہو گا کہ جب بادشاہ ہمایون دوبارہ ہندوستان کا بادشاہ ہوا اور اوس کی وفات کے بعد اکبر بادشاہ کے زمانہ مین بیرم خان خانخانان ہوا تو اوسنے عبدالوہاب شیخ گدائی ۔ متوسین پر بڑے بڑے احسان کیئے۔ کسی نے عیسیٰ خان سے بھی جو اوسوقت زندہ تھا۔ کہا کہ آپ بیرم خان کے پاس کیون نہین جاتے عیسیٰ خان نے جواب دیا کہ کسی دنیوی غرض کے لئے مین ترکمان کے آگے نہین جاؤن گا۔ بیرم خان سے بھی جب اوسکے دوستون نے پوچھا کہ آپ پر عیسیٰ خان نے کوئی احسان کیا ہے تو بیرم خان نے کہا کہ اوسنے میری جان بچائی ہے۔ اگر وہ میرے پاس آئے تو مین اوسکے آنے کو فخر سمجھون گا۔ اور اگر مین شیرشاہ سے زیادہ نہ دے سکون گا تو سنبل تو اوس کو ضرور دیدون گا۔ اگر بیرم خان عیسیٰ خان کے احسان کے بدلے خود اوسکے گھر جاتا تو بھی عیسیٰ خان کے احسان کا معاوضہ نہین ہوسکتا۔ افسوس کہ امارت مانع رہی۔ شاباش ہے عیسیٰ خان کی غیرت پر۔

شیرشاہ اجین سے چلکر رتنبہور کی طرف آیا۔ یہان عثمان نے جو ملو خان کی طرف سے حاکم رتنبھور تھا حاضر ہو کر اطاعت قبول کی۔ شیرشاہ قلعہ رتنبہور اپنے فرزند عادل خان کے سپرد کر کے آگرہ مین آگیا۔

شیر شاہ کے مالوہ سے چلے آنے کے بعد۔ نصیر خان اور سکندر خان میانی سابق حاکم ستوارس وغیرہ نے۔ چھ ہزار سوار اور دو سو ہاتھی سے شجاعت خان پر اس واسطے چڑہائی کی کہ ستواس وغیرہ اوسکے قبضہ سے نکال لے۔ شجاعت خان بھی دو ہزار سوار لے کر نکلا۔ اور نیل گڈہ کے مقام پر دونوں کا مقابلہ ہوا۔ نصیر خان کے لشکر مین سے تین آدمیون نے باہم عہد کیا تھا کہ شجاعت خان کو زندہ پکڑ لین گے۔ لڑائی کیوقت وہ اپنے ارادہ مین کامیاب بھی ہوئے۔ مگر شجاعت خان زخمی ہو کر ان تینون کے پنجہ سے نکل گیا اور دلیرانہ مقابلہ کر کے نصیر خان کو شکست دی۔ اوس کے دو سو ہاتھی شجاعت خان کے ہاتھ آئے۔ اور وہ فتح پا کر ہنڈیا مین چلا آیا۔ اوسکے آتے ہی خبر آئی کہ ملو خان نے غازی خان فوجدار کو قلعہ منڈو مین آگھیرا شجاعت خان یہ سنکر غازیخان کی مدد کو دو سو ہاتھی ساتھ لیکر گیا۔ اور ملو خان کو لڑ کر بھگا دیا۔

شیر شاہ کو ملو خان کے بھاگنے کا حال معلوم ہوا تو اوسنے فی البدیہ کہا

شیر شاہ — با ما چہ کرد دیدی ملو غلام گیدی

عبدالحی فرزند جمال کنبوہ دہلوی نے دوسرا مصرعہ کہا۔ قولیست مصطفی است لاخیر فی العبید

اور شجاعت خان کو اس شجاعت کے صلہ مین۔ اجین۔ سارنگ پور۔ مانڈو۔ مندلور جاگیر مین دیا۔

خواصخان فوجدار منڈو کو اپنے پاس بلا کر منصب بارہ ہزاری عطا کیا۔ ملک ستواس
شمس خان بہار خان۔ منیر خان نیازیون کو جو شجاعت خان کے عزیز تھے عطا کیا۔ گویا
اب شجاعت خان نیازی تمام ملک منڈو کا مالک ہوگیا۔

سنہ ۹۵۰ھ کو شیر شاہ یہ سنکر کہ بھیا پورنمل نائب ریاست رایسین دو ہزار مسلمان عورتون
کو پاتر بنا کر بازار مین نچواتا ہے۔ جوش حمیت سے عازم منڈو ہوا اور جاتے ہی قلعہ مندور
کا محاصرہ کرلیا۔

اثنار محاصرہ مین خواصخان کی قلعہ رہتاس سے عرضداشت پہنچی کہ اوسمین اور ہیبت خان
نیازی مین نہین بنتی حضور دونون مین سے ایک کو اپنے پاس بلالین۔

شیر شاہ نے خواصخان کو اپنے پاس بلالیا۔ اور ہیبت خان نیازی کو پنجاب کا حاکم ور
فتح جنگ کو اوس کا مددگار مقرر کیا۔ اور ہیبت خان نیازی کو لکھا کہ

بلوچون کو شہر ملتان سے نکالکر شہر کو آباد کرے۔ فتح خان جٹ باشندہ
کوٹ کہیولہ کو جو لاہور سے دہلی تک راہزنی کرتا ہے گرفتار کرے۔

ہیبت خان نے اس حکم کی تعمیل مین فتح خان جٹ اور ہندو بلوچ اور بخشو لنگاہ کو گرفتار
کرلیا۔ اسکے بعد ملتان مین آیا۔ اور بلوچون کے قبضہ سے نکالکر اوسکی آبادی مین
کوشش شروع کی۔ اوسکے باشندون کو جو کہین کہین چلے گئے تھے بلا کر از سر نو

آباد کیا۔ اور بذریعہ عرضداشت اپنی کارگذاری کی اطلاع شیرشاہ کو کی۔

شیرشاہ ہیبت خان نیازی کی عرضداشت سنکر بہت خوش ہوا۔ اور اوسکو مسند عالی اعظم ہمایون کا خطاب دیکر سراپردہ سرخ (نشان امارت) عطا کیا۔ اور لکھا کہ ملتان کی اراضی کا محصول بٹائی سے لیا جاوے۔ فتح خان جٹ۔ ہندو بلوچ کو قتل کر دے بخشو لنکاہ کو ہمیشہ اپنے پاس رکھے اور ملک اسکا اوسی کے نام بحال رکھے رہنے دے۔

اس فرمان کے پہونچنے پر ہیبت خان نے اون دونون کو قتل کر دیا اور ملتان مین فتح جنگ خان کو چھوڑکر لاہور مین آیا۔ فتح جنگ نے ملتان کے درمیان ایک شہر شیرگڈہ آباد کیا۔ اور سکنائے ملتان کو خوش رکھا۔

شیرشاہ معاملات پنجاب کو فیصل کر کے قلعہ رائسین کی فتح پر متوجہ ہوا۔ اور حکم دیا کہ کوئی افغان قلعہ کے پاس نہ جاوے۔ مین اسکو حسن تدبیر سے فتح کرون گا۔ یہ کہکر حکم دیا کہ لشکر مین جسقدر تانبا ہو اوسکی توپین ڈہالی جائین اس حکم کی تعمیل مین سپاہیون کی پتیلیان رکابیان جمع کین اور جس قدر تانبا بازار سے مل سکا خرید کر توپین تیار کین۔ شیرشاہ کے حکم سے توپون مین گولے بھرکر قلعہ کی دیوار پر مارے جس سے قلعہ کی دیوار شق ہوگئی اور بھیا پورن مل کا دل ہل گیا اور وہ شیرشاہ کی خدمت مین حاضر ہوگیا۔ شیرشاہ نے کہا کہ جن مسلمان عورتون بچون کو تو نے غلام بنایا ہے اون کو حاضر

کردے مین تجکو بنارس کی حکومت دیدون گا۔

بہیا پورن مل نے عرض کیا کہ میرے پاس نہ مسلمان کے اہل وعیال ۔غلام ہین اور نہ مین راجہ ہون ۔ البتہ مین راجہ کا وکیل ہون جو کچھ آپنے فرمایا ہے مین راجہ سے جاکر کہتا ہون دیکھون وہ کیا جواب دیتا ہے ۔

شیرشاہ نے بہیا پورن کو جانے کی اجازت دی اوسنے قلعہ مین جاکر اپنے تمام جواہر شیرشاہ کے پاس بھیجکر عذر کیا کہ مین دوبارہ حضور کے پاس آنے کی جرأت نہین کرسکتا جب تک قطب خان بنیت اور حضور کا بیٹا عادلخان میرے ساتھ عہد وپیمان نہ کرین کہ مجکو کوئی ضرر نہین پہونچایا جائے گا تو مین معہ اہل وعیال کے قلعے سے اوترآتا ہون ۔

شیرشاہ نے قطب خان بنیت اور عادلخان کو بھیجدیا ۔ بہیا پورنمل ان سے عہد وپیمان کرکے چلاآیا ۔ اور قطب خان کے کہنے پراس کے لئے شیرشاہ نے اپنے لشکر مین جگہہ تجویز کی ۔

چندروز کے بعد چندیری کی معزز خاندان کی عورتون نے شرم کا برقعہ اوتار کر شیرشاہ کو سرراہ پکڑا اور کہنے لگین کہ ۔

شیرشاہ تونہین جانتا کہ پورن مل نے ہمارے ساتھ کیاسلوک کیا اوز

ہمارے خاوندون کا گلا کاٹا۔ ہم کو لونڈی بنایا۔ ہماری کنواری لڑکیونکو پاتر بناکر گلی گلی کوچے کوچے نچوایا۔ تمام مال واسباب چھین لیا۔ ہم رات دن یہی دعا مین تھے کہ خدا حاکم مسلمان پیدا کرے۔ اور ہمپر جو ظلم وتعدی ہوا ہی اوسکی مکافات کرے ہماری دعا قبول ہوئی۔ کہ خدا نے تجھ جیسے دیندار کو بادشاہ بنایا اگر تو آج ہمارا انصاف نہین کرے گا کل خدا کو کیا مونہہ دکھائے گا۔ قیامت کا دن ہوگا۔ ہمارا ہاتھ اور تیرا دامن ہوگا۔

شیرشاہ ان مصیبت زدون کے بین سنکر رونے لگا اور کہا کہ مین مسلمان ہون اس لئے لاچار ہون کہ بھیا پورن مل سے پہلے عہد وپیمان کرچکا ہون اوسکو توڑ نہین سکتا۔

عورتون نے کہا۔ کہ تو اپنے مذہب کے علماء سے پوچھ۔ کہ ایسے شخص سے عہد وپیمان کا قایم رکھنا درست ہے یا اوسکا توڑنا شرعًا جائز ہے۔

لشکر مین سید رفیع الدین اور اور علماء موجود تھے۔ بلائے گئے اور اون سے فتویٰ لیا گیا مولویون نے پورن مل کے قتل کا فتویٰ دیا۔

شیرشاہ لشکر کو لے کر بھیا پورن مل کے سر پر چاچڑھا۔ پورن مل عہد وپیمان کے بھروسے پر بے فکر تھا۔ مگر جب اوسکو معلوم ہوا کہ اوس کے خیمہ کو لشکر گھیر رہا ہے تو

وہ اپنی پیاری بیوی اتناولی کے پاس گیا۔ اور اوسکا سر کاٹکر۔ اور اوسکے بال پکڑکر راجپوتون کو دکھایا۔ اونہون نے بھی پورنمل کی تقلید کی اور پھر سورماؤن کیطرح بہادری سے لڑکر طرفۃ العین مین سب فنا ہو گئے۔

شیر شاہ نے قلعہ رایسین منشی شہباز خان احاخیل شروانی کو عنایت کیا۔ اور خود آگرہ مین آگیا۔ بعد انقضاے موسم برسات کے شیر شاہ نے امیرون سے کہا۔ کہ ملک ہند سے تواب خاطر جمع ہو گئی یہان کوئی خار راہ باقی نہین رہا بادشاہ کو چاہیے کہ وہ اپنی علو ہمت کے آگے ساتون ولایتون کو مختصر جانے اگر ایک ولایت ہاتھ آجاے تو دوسری ولایت کی تسخیر کی ہمت کرے محنت وریاضت سے خوف نکرے۔ رعایا کی راحت کے لیے اپنی آسایش کو دور کرے۔

اس لیے میرا ارادہ ہے کہ ملک مارواڑ کے راجہ مالدیو سے جس نے قدیمی راجہ کو قتل کرکے ملک مارواڑ لے لیا ہے جنگ کرون۔

امرا نے عرض کیا۔ کہ آپ کا ارادہ عین صواب ہے۔ جب یہ راے قرار پائی تو سنہ ۹۵۰ھ ۱۵۴۳ع کو شیر شاہ نے حکم دیا کہ اوس کا لشکر (اسی ہزار) ناگور۔ اجمیر۔ جودہ پور کیطرف سفر کرے۔

جب یہ لشکر آگرہ سے چلکر فتحپور سیکری میں پہونچا تو شیر شاہ نے حکم دیا کہ لشکر ایسا مسلح مرتب ہو کر چلے جیسا کہ لڑائی کے لئے چلتا ہے ہر منزل میں قلعہ اور خندق بنائے جایئں۔ اثنار راہ میں ایک منزل ریگستان میں ہوئی ہرچند کوشش کی ریتہ کا قلعہ نہیں بن سکا۔ شیر شاہ کے پوتے محمد خان فرزند عادل خان نے کہا کہ تھیلوں میں ریتہ بھر کر اور اون کو ایک دوسرے پر رکھکر قلعہ بنایا جاوے اس تدبیر سے قلعہ بن گیا۔ شیر شاہ نے اس حسن تدبیر پر پوتے کو شاباش دی۔

شیر شاہ جب غنیم کے نزدیک آیا تو وہ یہ چال چلا کہ ہندی خط میں مالدیو کے امرا کی طرف سے اپنے نام اس مضمون کے خط لکھوائے کہ

ہم اس راجہ کو قہر و غضب کے خوف سے سرتابی کر کے برسوں کا نقض نکالیں گے اور لڑائی کے وقت اوس کو گرفتار کر کے تیرے حوالہ کریں گے حضرت بادشاہ کچھ فکر و اندیشہ نکرے۔

اور ان خطوں کو خریطہ میں بند کر کے اپنے آدمی کو دیئے۔ کہ جب مالدیو سوار ہو تو اوس کے راستے میں خریطہ کو اس تدبیر سے ڈالے کہ راجہ کو مطلق خبر نہو۔

اس نے شیر شاہ کے ہدایت کے موافق عمل کیا۔ اتفاقاً وہ خریطہ راجہ مالدیو کے وکیل کی نظر پڑ گیا اوسنے راجہ مالدیو کے سامنے پیش کر دیا۔

راجہ مالدیو کو وراثتاً تو یہ ملک ملا ہی نہ تھا۔ قدیمی راجہ کو مغلوب کر کے حاصل کیا تھا اس لئے وہ زمینداروں امیروں سے بدگمان رہتا تھا۔ اِن خطوں نے اوسکی بدگمانی کو اور ترقی دی۔ اس لئے اوس نے واپس جانے کا ارادہ کرلیا۔ ہر چند امیروں نے سمجھایا کہ آپ کیا کرتے ہین مگر اوس نے ایک نہ سنا جب اِن امیرون کو خطونکے مضمون سے اطلاع ہوئی تو اون کو اس تہمت بیجا کا سخت قلق ہوا۔ اور اونھون نے راجہ سے کہا کہ اب ہم اس تہمت کے مٹانے کیلئے ہمت دکھاتے ہین جینے سے کہ ہم راجپوتون پر بیوفائی کا نام آئے یہ کہکر چند سردارون نے جنمین گوہا۔ اور جے چندیل بڑے سورما تھے۔ دسہزار سوار لیکر شیر شاہ کے لشکر پر ایسی بہادری سے حملہ کیا کہ قریب تھا کہ افغانون کو شکست ہو جائے اس وقت شیر شاہ بیٹھا ہوا قرآن شریف پڑھ رہا تھا ایک سپاہی نے کہا کہ تو بیٹھا ہوا قرآن شریف پڑھتا ہے اور لشکر کو شکست ہو رہی ہے۔ شیر شاہ نے سپاہی سے تو کچھ نہین کہا۔ اشارہ سے گھوڑا منگایا۔ سوار ہوتے ہی خبر آئی کہ خواص خان نے گوہا۔ اور جے چندیل کو معہ اون کے سپاہ کے مار ڈالا شیر شاہ نے جب ان راجپوتون کی بہادری کا حال سنا تو کہنے لگا خیر گذری ورنہ۔

براے یکمشت ارزان سلطنت ہند از دست رفتہ بود۔

یہ مقولہ شیر شاہ کا معنی خیز ہے۔ کیا معنی کہ مارواڑ مین غلہ باجرہ زیادہ پیدا ہوتا ہے
شیر شاہ نے اسکے بعد خواصخان اور عیسیٰ خان نیازی کو ملک ناگور کی تسخیر پر متعین
کیا خواصخان نے قلعہ جودہ پور کے قریب ایک شہر آباد کیا اور اوس کا نام خواص پورہ
رکھا اور کل ملک ناگور- اجمیر- جودہ پور- اور مارواڑ کے اکثر اضلاع پر قبضہ کیا- مالدیو
کو ان خطون کا حال معلوم ہوا کہ وہ جعلی تھے تو اوسکے دل پر بڑا صدمہ ہوا اور وہ گجرات
کی سرحد پر قلعہ سوانہ مین چلا گیا-
شیر شاہ مارواڑ سے راجہ چتوڑ کو مطیع کرتا ہوا کچھواڑہ مین آیا- یہان عادل خان فرزند
کلان شیر شاہ نے باپ سے رتنبھور جانے کی اجازت مانگی- شیر شاہ نے کہا کہ
تیری خاطر اجازت دیتا ہون وہان زیادہ دن نہ ٹھہرنا-

قلعہ کالنجر کی فتح اور شیر شاہ کی وفات

شیر شاہ کچھواڑہ سے کالنجر کے راجہ سے لڑنے کو چلا جسکا سبب یہ تھا کہ شیر شاہ
نے بیر سنگہ دیو بندیلہ کو دربار مین بلایا تھا وہ دربار مین نہ آیا اور کالنجر کے راجہ کے
پاس چلا گیا- شیر شاہ نے کالنجر کے راجہ کیرت سنگہ کو لکھا کہ اس باغی کو ہمارے پاس
بھیجدو- راجہ نے اوسکے بھیجنے سے انکار کیا- اور جب شیر شاہ قلعہ کالنجر کے قریب

آیا - تو کیرت سنگہ اوسکے استقبال کو نہ آیا - اسلئے شیرشاہ نے حکم دیا کہ قلعہ کالنجر کا محاصرہ کیا جاے اور اوسکے گرد ایسے اونچے اونچے مورچے بنوائے کہ قلعہ کے اندر گھرون مین آدمی پھرتے ہوئے نظر آتے تھے جنکو افغان تیر مارتے تھے -

آٹھوین ربیع اولاول ۹۵۲ھ ۱۵۴۵ء کو شیرشاہ نے کھانا منگایا شیرشاہ نے کھانے سے فارغ ہوکر دریاخان لوحانی کو حکم دیا کہ آگ سے بھرے ہوئے حقے لائے اور خود مورچہ پر جاکر کئی تیر چلائے کہ اتنے مین دریاخان لوحانی حقے لے آیا - شیرشاہ بھی مورچہ سے نیچے اتر آیا - اور حقون کے پاس آکر کھڑا ہو گیا - اتفاقاً ایک حقہ قلعہ کی دیوار سے ٹکر کھاکر اولٹا حقون کے ذخیرہ مین آکر گرا جس کے سبب تمام حقون مین آگ لگ گئی - اوسکے شعلون مین شیرشاہ مع شیخ خلیل و ملا نظام دانشمند اور اور آدمیون کے جل گیا - اگرچہ شیرشاہ کا اس صدمہ سے لبون پر دم تھا مگر پھر بھی امیرون کو فتح قلعہ کی ترغیب دیتا تھا - اوسکی ترغیب کا یہ اثر ہوا کہ امیرون نے جی توڑ کوشش کی اور مغرب کے وقت قلعہ فتح ہو گیا - (راجہ کیرت سنگہ ایک مکان مین گھر رہا - رات بھر اوسکی نگرانی قطب خان کرتا رہا - مگر جب امیرون نے نگہبانی مکان مذکور سے اوٹھالی تو راجہ کیرت سنگہ نکل کر بھاگ گیا اور دوسرے روز صبح کو زندہ گرفتار ہو گیا) شیرشاہ کو جب مژدہ فتح قلعہ سنایا گیا تو اوسکے چہرہ پر بشاشت

کے آثار نمایاں ہوئے آخر اسی صدمہ سے ۔ ربیع الاول ۹۵۲ھ مطابق مئی ۱۵۴۵ء کو سرائے فانی سے منزل جاودانی کو کوچ کیا۔

قطعہ تاریخ وفات

شیر شاہے کہ از مہابت او ۔۔۔ شیر و بز آب را بہم مے خورد

چون برفت از جہان بدار بقا ۔۔۔ گشت تاریخ او ز آتش مرد

۹۵۲ھ

پندرہ سال امارت اور پانچ سال سلطنت کی۔ سہسرام مین دفن ہوا۔ مقبرہ شیر شاہ کا ایک تالاب کے اندر ہے جو عمدہ عمارتون مین شمار ہوتا ہے۔

شیر شاہ کے خصائل ۔ انتظامات و قوانین و عدل وغیرہ

شیر شاہ کا زمانہ سلطنت اگرچہ پانچ سال تھا اور وہ بھی زیادہ تر لڑائیون کے نذر ہوا۔ تاہم وہ انتظام ملک سے غافل نہ تھا۔ اس تھوڑے عرصے مین جسقدر اوس نے فوجی و ملکی انتظام۔ رفاہ عام کے کام انسداد جرایم کے قانون۔ ایصال زر مالگذاری کے ضابطہ جاری کئے وہ تعجبات سے ہین۔ اسمین شک نہین کہ اوس کو امورات انتظامیہ کے انضباط مین خداداد قابلیت تھی۔ جس کا عدیل و نظیر مسلمانان

بادشاہون مین جو اُس سے پہلے تھا نہ اوس سے پیچھے۔

اوسکے عہد مین فسق و فجور عبادت و ریاضت کا مغلوب تھا۔ چوری و راہزنی اوسکی سیاست سے مفقود تھی۔ مملکت آباد۔ رعایا شاد تھی۔ سوداگر سپاہی آسودہ تھے۔ مسافر بلا اندیشہ سفر کرتے تھے۔

۱۔ سب سے عمدہ خصلت اوسکی یہ تھی کہ عابد تھا۔

۲۔ وقت کا پابند تھا۔ امورات ملکی خواہ بڑے ہون یا چھوٹے اور انتظام مہمات سلطنت مین وہ خود مصروف رہتا تھا۔ دنیا کے کامون کو مثل عبادت کے کرتا تھا ہر ایک کام کے لیے ایک وقت مقرر تھا۔ اوسنے آدمی مقرر کر رکھے تھے کہ جب رات کا تیسرا حصہ باقی رہے تو اوسکو جگا دین۔ اوٹھکر پہلے وہ نہاتا پھر تہجد کی نماز ادا اوسکے بعد چار گھڑی تک وظیفہ پڑہتا۔ پھر کارخانون کا حساب دیکھتا۔ کارخانون کے منتظم آیندہ کامون کی اطلاع دیتے جسپر وہ لکھتا کہ ہر کارخانہ کے منتظم کو یہ کام کرنا چاہیے۔ وہ اس حکم کو دستور العمل بناتے تھے تاکہ آیندہ اون کو پوچھنا نہ پڑے اتنے مین صبح صادق ہوجاتی۔ وہ وضو کرکے جماعت کے ساتھ نماز پڑہتا۔ اس کے بعد امرا سلام کے لیے حاضر ہوتے نقیب عرض کرتا کہ فلان ابن فلان سلام عرض کرتا ہے آفتاب نکلنے کے بعد نماز اشراق پڑہتا۔ پھر امرا و سپاہیون سے پوچھتا کہ تم مین سے کوئی

بغیر جاگیر کے تو ہمین جس کے پاس جاگیر نہین وہ اب کہدے۔ مہم کے وقت اگر کہے گا سزا پائے گا۔ پھر وہ پوچھتا کہ کوئی مظلوم ہے جس کا انصاف کرون۔ اس کے بعد

پرانے سپاہیون کی موجودات لیتا۔ نئے سپاہیون سے پشتو مین باتین کرتا۔ جو سپاہی کہ فصاحت سے باتین کرتا اوس سے کمان کھچواتا۔ اگر وہ اس امتحان مین بھی پورا اترتا تو اوسکو تنخواہ زیادہ دیتا۔ اسکے بعد اطراف ملک سے جو خبر لاتے آتے اونکو ملاحظہ کرتا۔ پھر امرا یا اونکے وکیل غیر سلطنتون کے سفیر حاضر ہوتے۔ امرا و عمال کی عرائضات پیش ہوتین اون پر اپنی فراست سے حکم لکھوتا۔

جب ایک پہر اور دو گھڑی دن چڑہتا تو اپنی عادت کے موافق علمار و مشائخ کے ساتھ کھانا کھاتا۔ دوپہر کو قیلولہ کرتا۔ پھر نماز ظہر پڑہکر قرآن شریف پڑہتا۔ اسکے بعد پھر اونہین کامون مین مصروف ہوتا۔

۳۔ رفاہ عام کے کامون سے بہت دلچسپی رکہتا تھا۔ دور دراز مقامات کے درمیان سڑکین بنوائین۔ اون پر دونون طرف میوہ دار درخت لگوائے۔

ایک سڑک قلعہ رہتاس سے جو پنجاب مین ہے۔ سنارگانون تک جو بنگالہ مین دریائے شور کے کنارے ہے دوسری سڑک آگرہ سے برہان پور تک جو دکھن مین

کی سرحد پر ہے -

تیسری - سڑک - آگرہ سے جودہ پور و چتوڑ تک -

چوتھی - سڑک لاہور سے ملتان تک -

ان سڑکون پر پانچ پانچ کوس کے فاصلہ پر سترہ سو سرائین بنوائین جنمین ہندو مسلمانونکے لئے جدا جدا مکان تھے ہر سرا کے دروازہ پر پانی کی سبیل لگی رہتی تھی - ہر سرائے مین ہندون کے لئے برہمن رہتا تھا - جو ہندو مسافرون کے پینے کے لئے ٹھنڈا پانی اور اشنان کے لئے گرم پانی لاتا - بچھونا بچھاتا - رسوئی پکاتا - گھوڑون کے لئے دانہ گھاس لاتا غرضکہ جو مسافر سرامین آتا حسب حیثیت کھانے پینے کا سامان -

مویشیون کے لئے دانہ گھاس مفت سرکار سے پاتا -

ہر سرامین ڈاک کے دو گھوڑے رہتے تھے - جن کے ذریعہ شیر شاہ کے پاس نیلاب - آگرہ - بنگال کی سرحدون سے خبرین پہنچتی تھین -

۴ - منتظم و مدبر تھا - ا ظالمون کی سرکوبی کے لئے مظلومون کی حفاظت کے لئے قلعہ تعمیر کرائے -

ایک قلعہ رہتاس خود بنوایا جس سے گھکرون پر دباؤ رہے -

دوسرا قلعہ شہر قنوج کو منہدم کر کے بنوایا جس کا نام شیر گدہ رکھا -

تیسرا قلعہ بہرکنڈ مین بنوایا اور اوسکا نام بسن کنڈل رکھا۔

چوتھا قلعہ کوہستان مین بنوایا اور اوسکا نام شیر کوہ رکھا۔

۴۔ تمام ملک مین پٹھانون کے دباتے سرکشون کو مغلوب کرنے کے واسطے جابجا امرا کو جاگیرین دیکر متعین کیا اور متفرق قلعون مین سپاہ کو رکھا تاکہ انتظام ملک مین خلل نہ پڑے۔

۵۔ مقنن تھا۔ وضع قانون کا اوسکو تعجب انگیز ملکہ حاصل تھا۔

تمام قوانین مجریہ شیرشاہی کو اس محل مین لکھنا میری تاریخ کی بساط سے باہر ہے مجبوراً دوچار پر اکتفا کرتا ہون۔

ایک قانون داغ ہے جسے امیرون اور سپاہیون کے درمیان دغا اور فریب کو بند کردیا کیونکہ بعض بکار امیرون نے یہ طریق اختیار کرلیا تھا کہ جس وقت اون کا ماہانہ مقرر ہوتا تھا تو وہ بہت سے سپاہی دکھا دیتے تھے اور جب جاگیر پر جاتے تھے تو اون کو علیحدہ کردیتے تھے اور جائزہ کے وقت ادھر ادھر سے پھر اکٹھے کرلیتے تھے اس نقص کے رفع کرنے کے لئے شیرشاہ نے قانون داغ ایجاد کیا اور حکم دیا کہ جس شخص کا چہرہ درست نہ ہو اور گھوڑے کو داغ نہ ہو اوس کو تنخواہ نہ دیجاوے۔

دوسرا قانون تحصیل زر مالگذاری کا شیرشاہ نے تمام ملک کو ایک لاکھ سولہ ہزار

پرگنون مین تقسیم کردیا تھا ہر سال زمین کی پیمایش ہوکر اوسکے موافق اور جنس پیداوار کے مطابق رعایا سے مالگذاری لیجاتی تھی - پیداوار کا ایک حصہ کاشتکار کو اور اوسکا نصف مقدم کو دیا جاتا تھا جنس پر نرخ مقرر ہوتی تھی - ہر پرگنہ مین ایک امیر ایک شقہ دار ایک فوطہ دار (خزانچی) اور دو کارکن ایک ہندی خوان دوسرا فارسی خوان مقرر ہوتا تھا -

سرکار (ضلع) مین ایک صدر منصف اور صدر شقہ دار ہوتا تھا تاکہ وہ رعیت اور عمال کے حال سے خبردار رہے اگر کوئی جھگڑا بادشاہی عمال کے درمیان ہو تو اوسکا فیصلہ کرے تاکہ بادشاہی معاملات مین خلل نہ پڑے -

اگر رعیت تمرد اور سرکشی کرکے تحصیل زر مین خلل پیدا کرتی تو اوسکو ایسی سزا دیتا کہ اوسکے فساد کا اثر اورون تک نہ پہونچتا -

تیسرا قانون - انسداد چوری و راہزنی کا - اگر کسی جگہ چوری یا راہزنی ہوتی اور مجرم گرفتار نہوتا تو حقرسی بقدر مال مسروقہ کے اوس مقدم سے کرائی جاتی کہ جس کے علاقہ مین وقوعہ ہوا اگر یہ متحقق نہوتا کہ کس مقدم کے علاقہ مین وقوعہ ہوا تو چارون حدود کے مقدمون سے حقرسی کرائی جاتی اگر بعد اسکے مجرم کہی مقام سے گرفتار ہوجاتا تو پہلے مقدم کو اوسقدر روپیہ کہ جس قدر اوسنے حقرسی مین دیا تھا اوس مقدم

سے دلایا جاتا کہ جس نے مجرم کو پناہ دی تھی اور مجرم کو شرع کے موافق سزا دیجاتی۔

اگر راستہ پر قتل ہوجاتا اور قاتل پکڑا نہ جاتا تو عامل مقدمون کو قید کرتا اور پھر مہلت دیتا کہ وہ قاتل کو تلاش کریں۔ اگر وہ قاتل پیدا کردیتے یا پتہ دیتے کہ قاتل فلان جگہ ہے تو مقدمون کو رہا کیا جاتا۔ اور قاتل کی گردن اوڑائی جاتی اگر اوس گاؤن کے مقدم جس کی سرحد مین قتل ہوا۔ قاتل کو گرفتار نہ کراتے تو مقدمون کو موت کی سزا دیجاتی۔ ایک دفعہ اٹاوہ کے قریب ایک قطعہ زمین پر پاس کے گاؤن والون مین جھگڑا ہوا اور ایک آدمی قتل ہوا اور یہ نہین ثابت ہوتا تھا کہ کس نے قتل کیا

شیر شاہ نے دو آدمیون کو مامور کیا کہ وہ محل واردات کے قریب جاکر ایک درخت کو کاٹین اور جو شخص منع کرے اوسکو میرے پاس لے آئین۔

جب موقعہ پر جاکر یہ دونون آدمی درخت کاٹنے لگے تو مقدم نے انکو آکر روکا۔ اونھون نے مقدم کو بادشاہ کے روبرو پیش کیا۔

شیر شاہ نے مقدم سے کہا کہ تجکو اتنی دور سے درخت کاٹنے کی تو خبر ہوگئی آدمی کے گلا کاٹنے کی خبر نہ ہوئی۔ یہ کہکر اس گاؤن کے تمام مقدمون کو قید کردیا اور

حکم دیا کہ اگر تین دن کے اندر قاتل کو پیدا نکرین تو ان کو قتل کیا جاوے۔ اس حکم کے ہوتے ہی مقدمون نے قاتل کو پیدا کر دیا۔ اس انتظام سے کہ مقدم یا تو قاتل کو پیدا کرین ورنہ خود قتل ہون۔ راستون کا وہ انتظام تھا کہ بڑھیا سونا اچھالتی چلی جاوے کوئی نہین پوچھتا تھا کہ تیرے مونہ مین کے دانت ہین۔

چوتھا قانون لشکر کے سفر کے وقت رعایا کے تحفظ زراعت کا۔ جب لشکر سفر کرتا تو منزل پر پہونچکر نقیب منادی کرتا کہ کوئی رعیت کی زراعت کو نقصان نہ پہونچاوے اگر کوئی زراعت کا نقصان کرتا تو وہ اوسکے خود کان کاٹتا اور حکم دیتا کہ جو کچھ اس نے زراعت مین سے کاٹا ہے وہ اوسکے گلے مین لٹکا کر تمام لشکر مین گشت کرایا جاوے ایکدفعہ ایک شتربان نے اناج کی کچھ بالین توڑلین تو اوسنے اوسکی ناک مین سوراخ کر کے بالون کو اوسمین ڈلوایا اور تمام سفر مین اوسکو ٹانگین منہ ہوا کر سر نیچے ٹانگین اوپر کئے ہوئے ساتھ لئے پھرا۔ اگر کسی وجہ سے زراعت کا نقصان ہوتا تو وہ امین کو حکم دیتا کہ رعایا کو زراعت نقصان شدہ کا معاوضہ دیکر اوسکو راضی کر دے۔

۲۔ عادل تھا۔ انصاف مین اپنے اور بیگانے کا لحاظ نہ کرتا تھا۔ اوس کا مقولہ تھا کہ عدل تمام خصائل مین ایسا محمود ہے کہ وہ سلاطین اسلام اور غیر اسلام کو پسند ہے۔ کوئی طاعت عدل کے برابر نہین۔ کفر و اسلام دونون عدل کے

مستحق ہین ۔ اگر بادشاہون کے عدل کا سایہ مخلوق کے سر سے اوٹھ جاے تو
آبادی خلایق کی جمعیت کا شیرازہ ٹوٹ جاے اور قوی ضعیف کو پیس ڈالین ۔
وہ مہمات ملکی مین خود مصروف رہتا تھا وہ کہا کرتا تھا کہ بادشاہ مہمات ملکی کو حقیر سمجھکر
ارکان دولت کے سپرد کر دیتے ہین ۔ اور خود عیش مین مصروف ہو جاتے ہین ۔
ارکان دولت طمع دنیوی کے سبب مہمات ملکی کو رشوت پر موقوف رکھتے ہین ۔
ملوک زمانہ کے ارکان دولت کی رشوت ستانی نے مجکو بادشاہ بنایا ہے ۔ بادشاہ
کو لازم نہین کہ وہ وزیر رشوت خوار رکھے رشوت خوار رشوت دہندہ کا دست نگر ہوتا
ہے جس سے صاحب غرض ہو جاتا ہے اور صاحب غرض سے خیر خواہی
مفقود ہو جاتی ہے ۔ خود غرضی انصاف پر غالب آجاتی ہے ۔

ایمہ و مخادیم سے سلوک ۔ اوسکا مقولہ تھا کہ بادشاہ کو لازم ہے کہ ایمہ و مخادیم کی
مدد معاش مقرر کرے ۔ کیونکہ شہرون کی رونق ایمہ و مخادیم سے ہوتی ہے ۔
طالب علم ۔ مسافر ۔ محتاج کہ جنکی رسائی بادشاہ تک نہین ہوتی ۔ وہ ان سے
فیض پاتے ہین ۔ اور فایدہ اُٹھاتے ہین ۔ اور اسنے مسافر و مساکین کی رفاہیت
ہوتی ہے ۔ اور ان سے علم حکمت و علم دین کو ترقی ہوتی ہے ۔

افغانون کے ساتھ سلوک ۔ افغانستان سے جو افغان آتا تھا اوس کو

زرِ نقد توقع سے زیادہ دیتا تھا۔ اور کہتا تھا کہ ملک ہند جو میرے ہاتھ آیا ہے اوسمین سے یہ تمہارا حصہ ہے۔ ہر سال لیجایا کرو۔ اور اپنی قوم کو افغانستان مین گھر پیچھے آدمیون کے تعداد کے لحاظ سے وظیفہ بھیجا کرتا تھا۔ اسواسطے کوئی افغان ہو کا ننگا نہ تھا سب اہل نصاب تھے۔

مبارز خان۔ شیر شاہ کا بھانجہ۔ دین کوٹ مین حاکم تھا۔ اسنے او سنبلی (سنبل ایک شاخ نیازیون کی ہے) کی لڑکی پر عاشق ہو کر اوسکے ساتھ نکاح کرنا چاہتا تھا۔ سنبلیون نے نکاح سے انکار کیا۔ کہ وہ ہم کفو اوسکا نہین ہے۔ آخر اس بات پر جھگڑا اڑا۔ سنبلیون نے مبارز خان کو قتل کر دیا۔

شیر شاہ نے مسند عالی ہیبت خان نیازی اعظم ہمایون کو لکھا کہ تیرے ہم قومون نے تیرے علاقہ دین کوٹ مین مبارز خان کو قتل کر دیا ہے۔ تو جا کر سنبلیون کو سزا دے کہ پھر کسیکو حاکم کے مارنے کا حوصلہ نہو۔

جب ہیبت خان نیازی۔ دین کوٹ ہیبت آیا تو سنبلی کابل جانے کے ارادہ سے حصار کو چلے گئے۔ اعظم ہمایون کو اندیشہ پیدا ہوا کہ اگر وہ کابل چلے گئے تو شیر شاہ سمجھیگا کہ ہیبت خان نے اپنی قوم کی سزا دہی سے دیدہ و دانستہ اغماض کیا۔ اس لئے سنبلیون کو وعدہ دلاسا دیکر بلایا۔ او دو ہزار سنبلیون کو گرفتار کیا

اہل وعیال کو شیر شاہ کے پاس بھیجدیا۔ شیر شاہ قوم کا بہی خواہ تھا۔ اوس نے اعظم ہمایون کو لکھا کہ تو نے برا کیا۔ کہ بادشاہ کی خاطر اپنی قوم کو قتل کر دیا۔ کسی افغان نے ایسی شنیع حرکت نہین کی جیسی کہ تو نے کی ہے۔

مخبر۔ قوانین کی تعمیل کی نگرانی کے واسطے مخبر بھی۔ لشکر اور امرا پر چھوڑے ہوئے تھے۔ اور حکم تھا کہ وہ خفیہ اون امورات کی اطلاع دین جنکی اطلاع مقربان درگاہ کسی مصلحت سے نہین دیتے۔

ایک دفعہ۔ شجاعت خان۔ حاکم مالوہ سے کچھ سپاہیون کی تقسیم جاگیر کی بابت ناراضگی ہوگئی۔ سپاہیون نے شجاعت خان کی شکایت کے لیے شیر شاہ کے پاس اپنا وکیل بھیجا۔ شیر شاہ کو بھی اس حال کی اطلاع مخبرون نے کی۔ چونکہ حق بجانب سپاہیون کے تھا۔ اس لئے شیر شاہ نے شجاعتخان سے ناراض ہوکر لکھا کہ تیری خیر اسی مین ہے کہ سپاہیون کا وکیل میرے پاس تیری شکایت لیکر نہ آئے اگر وہ آگیا تو تیری جاگیر کو ضبط کر دون گا۔

شجاعت خان نے منت خوشامد کرکے سپاہیون کو رضامند کرلیا۔ اونھون نے وکیل واپس بلالیا۔

باورچیخانہ اوسکا بہت فراخ تھا۔ کئی ہزار سوار خاصہ اوسمین کھانا کھاتے تھے حکم عام

تھا کہ سپاہی۔ رعیت۔ مخادیم۔ کاشتکار جو بھوکا ہو باورچیخانہ مین کھانا کھا جائے اوسکا دسترخوان خدائی دسترخوان تھا۔

فقرا و مساکین کے لئے لنگر خانے جدا جدا جاری تھے جہان اون کو لذیذ کھانے ملتے تھے۔ لنگر خانون کا خرچ پانچسو اشرفی روز تھا۔

فیلخانہ مین پانچ ہزار ہاتھی تھے۔

اصطبل مین گھوڑے غیر معین تعداد کے تھے روز خریدے جاتے تھے۔ روز دئے جاتے تھے۔ سراؤن مین ڈاک کے گھوڑے تین ہزار چار سو تھے۔

جلال خان فرزند شیر شاہ کی تخت نشینی

شیر شاہ کے انتقال کے وقت اوس کا بڑا بیٹا ولیعہد عادل خان رنتھنبور مین تھا امرا نے اس خیال سے کہ حکمران کی فوری ضرورت ہے جلال خان کو جو ریوان متعلقہ علاقہ پٹنہ مین شیر شاہ اوس وقت قریب تھا بلالیا۔ اور عیسیٰ خان سور حاجب کی سعی سے قلعہ کالنجر کے نیچے ۱۵ ربیع الاول ۹۵۲ھ مطابق ۲۵ مئی ۱۵۴۵ء تخت نشین ہوا اور خطاب اسلام شاہ اختیار کیا۔ مگر عوام مین سلیم شاہ کے لقب سے مشہور ہوا۔ تخت پر بیٹھتے ہی کیرت سنگھ راجہ کالنجر کو قتل کیا۔ فوج کو دو مہینے کی تنخواہ انعام مین دی

باپ کے قوانین میں سے کسی کو قایم رکھا کسی کو ترمیم کیا۔ مگر قوانین جاگیر کو توحرف غلط کی طرح بالکل مٹا دیا۔ اور اپنی شہزادگی کے زمانہ کے ملازمون کو ترقی دی۔ سپاہی کو افسر۔ افسر کو امیر بنا کر آئین شیر شاہی کو بیکار کر دیا۔

امراے اعظم شیر شاہی کے دل کچھہ تو منسوخی قوانین جاگیرات سے اور کچھہ اس بیموقعہ ترقی سے مکدر ہو گئے۔ اور افغانون مین جو یگانگت کا رشتہ شیر شاہ نے بڑی کوشش سے جوڑا تھا ٹوٹ گیا۔

سلیم شاہ نے امرا کی طبیعتون کو اپنی طرف سے بگڑا ہوا دیکھا تو وہ کالنجر سے آگرہ کو چلا اور بھائی (عادل خان) کو لکھا کہ تم دور تھے مین نزدیک تھا۔ اس لئے مینے لشکر کی حفاظت تمہارے آنے تک اپنے ذمہ لی۔ تاکہ کوئی فتنہ برپا نہو مجکو آپ کی اطاعت اور فرمان برداری سے چارہ نہین۔

اسکے بعد ایک اور خط لکھا اور دنیا سازی سے محبت کی باتین بنا کر بھائی کو ملاقات کے لئے بلایا۔

عادل خان نے جواب لکھا کہ اگر یہ چار امیر عیسی خان نیازی۔ خواص خان و جلال خان جلوانی قطب خان نائب اگر میری تسلی کر دین تو مین آتا ہون۔

سلیم شاہ نے ان چارون امیرون کو بھیجدیا۔ ان امیرون نے جا کر عادل خان کی

تسلی کی اور یہ قرار پایا کہ عادلخان پہلی ملاقات کے بعد رخصت کر دیا جاے گا اور ہندوستان مین جہان وہ چاہے جاگیر دیدی جاے گی - عادل خان عہد و پیمان کے بعد امیرون کے ساتھ بھائی سے ملنے کو چلا جب فتح پور سیکری مین پہونچا تو سلیم شاہ بھائی کے استقبال کو سنگاپور مین آیا - یہان دونون بھائیون مین ملاقات ہوئی اور آپس مین دونون نے محبت کی باتین بنائین - تھوڑی دیر کے بعد دونون آگرہ کو روانہ ہوے - سلیم شاہ کا ارادہ بھائی کو دغا سے گرفتار کرنے کا تھا - اس لئے اوسنے حکم دیا کہ قلعہ کے اندر عادلخان کے ساتھ سواے دو چار آدمیون کے اور کوئی نہ آنے پائے - لیکن جب قلعہ کے دروازہ پر پہونچے تو سلیم شاہ کے آدمیون نے عادلخان کے آدمیون کو روکا - مگر اونہون نے کچھ نہ سنا اور بہت سے آدمی عادلخان کے ساتھ قلعہ مین داخل ہو گئے -

جب سلیم شاہ کو اس تدبیر مین ناکامی ہوئی تو اوس نے بدگمانی رفع کرنے کو خوشامد و چاپلوسی شروع کی - بھائی کو تخت پر بٹھایا اور خود اطاعت کے لئے تخت کے نیچے کھڑا ہو گیا -

عادلخان اگرچہ عیش پسند و فراغت جو نوجوان تھا مگر بھائی کی مکاری کو تاڑ گیا اور خود تخت سے نیچے اوتر آیا اور بھائی کو تخت پر بٹھا کر مبارکباد دی - پھر امیرون نے

بھی مبارکباد دیکر رسم ایثار ادا کی۔

سلیم شاہ جب بھائی سے سرور بار اپنی بادشاہی کا اقرار کرا چکا تو حسب قول و قرار بیانہ معہ توابع جاگیرین دیکر بھائی کو رخصت کیا۔ عادلخان کو بیانہ مین آئے ہوئے دو تین مہینے ہوئے تھے کہ سلیم شاہ نے غازی محلی کو سونے کی زنجیر دیکر بھیجا کہ بھائی کو بیش قیمت بیڑی پہنا کر لے آئے۔

عادل خان یہ حال سنکر دوڑا ہوا خواصخان کے پاس میوات مین پہونچا۔ اور بھائی کے نقض عہد کا حال سنا کر رونے لگا۔ خواصخان کا بھی جی بھر آیا اور اوسنے غازی محلی کو بلا کر وہی بیش قیمت بیڑیان اسکو پہنا دین اور علم مخالفت بلند کیا۔ اور جو امیر کہ سلیم شاہ کے پاس تھے اونہین بھی اپنے ساتھ متفق کیا اور لشکر جرار ساتھ لیکر عازم آگرہ ہوا تا کہ سلیم شاہ کو تخت سے اوتار کر عادلخان کو بادشاہ بنائے۔

جب سلیم شاہ کو عادل خان اور خواص کے آنے کی غرض معلوم ہوئی تو وہ بہت گھبرایا اور عیسی خان نیازی اور قطب خان نائب اور دوسرے امیرون سے کہنے لگا کہ اگر مین نے عادلخان سے بدعہدی کی تو خواص خان اور عیسی خان نے مجکو کیون نہین سمجھایا کہ مین اس ارادہ فاسدہ سے باز آتا۔

قطب خان نائب نے سلیم شاہ کو یون مضطرب دیکھ کر کہا کہ آپ کیون پریشان ہو گیا

میں ابھی جا کر صلح کرا دیتا ہوں ۔

سلیم شاہ نے قطب خان کو معہ اور امیروں کے جو عادلخان سے سازش رکھتے تھے ۔ رخصت دی ۔ کہ عادل خان کے پاس جا کر صلح صفائی کی باتیں کریں ۔

سلیم شاہ نے ان مشتبہ امیروں کو عادلخان کے پاس بھیجنے میں یہ مصلحت سوچی تھی کہ وہ چنار چلا جائے اور وہاں کے خزانہ سے سامان درست کر کے پھر بھائی سے لڑے ۔

عیسیٰ خان سور حاجب کو جب سلیم شاہ کا یہ ارادہ معلوم ہوا تو وہ اس منصوبہ کا مانع ہوا اور کہا

کہ اگر حضور کو اوروں پر اعتماد نہیں تو حضور کی شہزادگی کے زمانہ کے دس ہزار افغان فرملی وغیرہ موجود ہیں ان کو لے کر میدان جنگ میں جائیے ۔ یہ ٹھیک نہیں کہ باوجود موجودگی اس قدر قوت کے آپ بھاگ کر چنار جائیں اگرچہ امرا آپ سے مخالفت باطنی رکھتے ہیں مگر انکو دشمن کے پاس بھیجنا نادانی ہے ۔ آپ تمام لشکر کو لے کر کارزار میں سبقت کیجئے اور ثابت قدم رہئے کوئی امیر آپ کے مخالف کے

پاس نہین جائے گا۔

قطب خان کی تقریر نے کرٹے کا کام دیا جس سے سلیم شاہ قوی دل ہو گیا اور اوسنے امیرون کو جنہین عادلخان کے پاس بھیجا تھا۔ واپس بلا لیا۔ اور کہا کہ مین تمکو اپنے ہاتھون دشمن کے سپرد کرنا پسند نہین کرتا۔ مبادا وہ تم کو گزند پہونچا ئے مین ہی میدان رزم مین زبان شمشیر سے باتین کرون گا ؎

اینجا برسول ونامہ برنمی آید کار ۔ شمشیر دو رویہ کار یک رویہ کند

اسکے بعد سلیم شاہ شہر سے نکلکر میدان رزم مین جا کھڑا ہوا وہ ہی امرا جو عادلخان سے سازش رکھتے تھے سلیم شاہ کے لشکر مین داخل ہو گئے۔ آخر دونو بھائیون مین لڑائی ہوئی۔ عادلخان شکست کھا کر پٹنہ کے پہاڑون مین بھاگ گیا۔ پھر اوسکا پتہ نہین لگا کہ زمین کھا گئی یا آسمان نگل گیا۔ خواصخان اور عیسی خان میوات کو بھاگے۔ سلیم شاہ نے اون کے پیچھے لشکر بھیجا۔

فیروز پور جھرکہ کے قریب مڈبھیر ہوئی۔ سلیم شاہ کے لشکر نے شکست فاش کھائی مگر جب پیچھے سے اور لشکر پہونچا تو خواصخان اور عیسی خان نیازی مین لڑنے کی طاقت نہ تھی وہ میوات سے بھاگے اور کوہ کمایون مین راجاؤن کے پاس پناہ لی۔ سلیم شاہ نے قطب خان کو اونکے پیچھے لگایا۔ وہ دامن کوہ کمایون کو تاخت تاراج

کرتا رہا - مگر کوئی کام کارگر نہین کیا -

سلیم شاہ کو جب اس دغدغہ سے نجات ملی تو وہ چنار گیا کہ باپ کا خزانہ قبضہ مین لاوے - لڑائی سے پیشتر جو سازشین تحریر کہ خواصخان اور امرا کے درمیان ہوئین تہین - اونکو اوس نے خوب تحقیق کر لیا تھا - جلالخان جلوانی جو عادل خان کو جاکر ساتھ لایا تھا اور دونون بھائیون مین عہد و پیمان کرانے مین شامل تھا وہ بھی اس سازش مین شریک تھا سلیم شاہ نے مقام گواڑہ مین جلالخان کو چوگان کھیلنے کیلئے بلایا اور اوسکو اور اوسکے بھائی الہ داد کو پکڑ کر ایک افغان کے سپرد کر دیا یہ دونون تلوار کھینچکر افغان کے مارنے کے درپے ہوئے اور اس جرم مین دونون مارے گئے -

سلیم شاہ چنار سے خزانہ لیکر گوالیار مین آیا جو دارالسلطنت کے قریب ایک مستحکم مقام تھا -

اب سلیم شاہ نے مصمم ارادہ کیا - کہ جو امیر عادل خان کے ساتھ یقینی یا مشتبہ شریک تھے اُن سبکو سخت سزا دے - قطب خان جو سازش کا سرغنہ تھا - وہ جلال خان جلوانی کے قتل سے اور سلیم شاہ کی حرکتون سے خائف ہو رہا تھا - وہ کوہ کمایون سے جہان خواصخان اور عیسیٰ خان کے تعاقب مین بھیجا گیا تھا لاہور مین مسند عالی

ہیبت خان نیازی اعظم ہمایون کے پاس چلا گیا۔

سلیم شاہ نے اعظم ہمایون کو فرمان لکھا۔ کہ قطب خان کو اوسکے حوالہ کرے اسوقت سلیم شاہ کے لشکر کی عظمت مسلم ہوچکی تھی۔ کہ کوئی اوس سے مقابلہ نہین کرسکتا تھا۔ ناچار اعظم ہمایون نے قطب خان کو سلیم شاہ کے پاس بھیجدیا۔ سلیم شاہ نے قطب خان اور اپنے بہنوئی شہباز خان و برمزید کور کو معہ اور گیارہ امیرون کے قلعہ گوالیر مین قید رہنے کو بھیجدیا۔ اور قید خانہ کے نیچے ایک گڑہا کہدوایا۔ اور اوسمین بارود بھر کر آگ لگوادی جس سے قیدیون کے چیتھڑے ہوگئے۔ کمال خان گھگر بھی ان قیدیون مین تھا جو خدا کی قدرت سے محفوظ رہا۔

سلیم شاہ نے ان جھلسے ہوئے امیرون کے سر ایک تختہ پر رکھکر اوسکو دیوار کے سہارے کھڑا کردیا۔ اور شجاعت خان حاکم مالوہ۔ اور سنبہالی ہیبت خان نیازی حاکم پنجاب کے قتل کے درپے ہوا۔

سلیم شاہ نے ان دونون امیرون کو بلایا۔ شجاعت خان تو حاضر ہوگیا اور اعظم ہمایون نے اپنے بھائی سعید خان کو جو شجاع اور طباع تھا بھیجدیا۔ سلیم شاہ ان دونون امیرون کو ایک ساتھ قید کرنا چاہتا تھا۔ اسلئے شجاعت خان کو بھی رخصت کردیا۔

سعید خان نے اپنے بھائی اعظم ہمایون کے نہ آنے کے جو عذرات پیش کئے۔

اون سے سلیم شاہ سمجھ گیا کہ اعظم ہمایون بغاوت کے لیے کسی موقعہ کا منتظر ہے۔
سلیم شاہ ایک دن سعید خان کو اپنے ساتھ محل مین لے گیا۔ اور اوسکو امیرون
کے سر دکھائے جو قید خانہ مین بارود سے جھلسے ہوے تخت پر رکھکر دیوار کے
سہارے کھڑے کیے ہوے تھے۔ اور پوچھا کہ تو جانتا ہے کہ یہ کس کس کے
سر ہین۔ سعید خان نے جن کو جانتا تھا اون کے نام بتاوے اور اپنے آپ کو
بھی اسی فہرست مین داخل سمجھا۔

سلیم شاہ آگرہ کے کامون سے فرصت پا کر باپ کے جمع کیے ہوے
خزانون کو رہتاس سے لینے کے لیے روانہ ہوا۔ راستہ مین سے سعید خان
گھوڑون کی ڈاک مین اپنے بھائی کے پاس لاہور پہونچا۔

سعید خان کے چلے جانے سے اور اعظم ہمایون کے نہ آنے سے اور یہہ
تحقیق سنکر کہ خواص خان اعظم ہمایون سے ملنے چلا ہے سلیم شاہ کو یقین ہو گیا کہ
امراے سلطنت اوس کے خلاف سازش کر رہے ہین۔ اس لیے وہ آگرہ
کو اولٹا پھرا۔ اور جسقدر فوج بہم ہو سکی اوسکو لے کر دہلی کو روانہ ہوا۔ دہلی مین پہونچکر
بانتظار دور سے آنے والی فوج کے ٹھیرا رہا۔ اس فرصت کے وقت اوس نے
حکم دیا کہ شہر دہلی کی فصیل جسکو بادشاہ ہمایون نے پتھر اور گارہ سے بنایا تھا

سجاسے اوسکے پتھر اور چونہ سے بنائی جاسے۔ علاوہ اسکے اوسنے دریاے جمنا کے کنارے بہت سی عمارتین بنوائین اور اوسکے گرد حصار بنواکر اوس کا نام سلیم گڈھ رکھا جو ابتک دہلی مین موجود ہے۔

سلیم شاہ دہلی مین لشکر کو مرتب کرکے پنجاب کا عازم ہوا ادہر خواصخان بھی اعظم ہمایون کے پاس لاہور مین پہونچ گیا۔ اعظم ہمایون اور کل سلیم شاہ کے مخالفون نے اوس سے ملاقات کی اسکے بعد ہیبت خان نیازی اور خواصخان ایک لشکر لے کر جو سلیم شاہ کے لشکر کا اضعاف تھا پنجاب سے روانہ ہوئے۔ امبالہ کے متصل دونو لشکر ایکدوسرے کے مقابل خیمہ زن ہوئے۔ لڑائی سے ایک روز پہلے اعظم ہمایون اور اوسکے بھائی خواصخان سے مشورہ کرنے بیٹھے کہ بادشاہ کس کو بنائین۔ خواصخان نے کہا کہ عادلخان کو کہین سے پیدا کرکے بادشاہ بنانا چاہیے اعظم ہمایون کے بھائیون (سعید خان۔ شہباز خان) نے کہا۔ واہ صاحب تلوار تو ہم چلائین ملک اور پائین سہ

ملک بمیراث نگیرد کسے تا نزند تیغ دو دستی بسے

اس اختلاف راے سے باہم امیرون کے کدورت پیدا ہو گئی۔ نیازیون کا ارادہ خواصخان کو ناگوار گذرا اور اوس نے اپنے معتبر ملازم کی زبانی سلیم شاہ کے پاس

کہلا بھیجا کہ

حضور جو خواصخان کو بے وفا ملازم سمجھتے ہین۔ لڑائی کے دن دیکھنا کہ وہ حضور کی کیسی خیرخواہی کرتا ہے وہ دل وجان سے شیر شاہ کے خاندان پر فدا ہے سلیم شاہ کو جب معلوم ہوا کہ امیرون کے باہم نفاق ہوگیا ہے۔ اور خواصخان خیرخواہانہ ارادہ رکھتا ہے تو وہ بہت خوش ہوا

ابھی اثنا رمین خبر آئی کہ نیازیون کا لشکر قریب آگیا پہلے تو سلیم شاہ نے لشکر کے گرداگرد اونٹون کا حصار بنا کر اوسمین زنجیرہ ڈالا مگر جب اوسنے ایک پشتہ پر چڑھ کر نیازیون کے لشکر کو دیکھا تو دہشت سے اوس نے کہا

کہ میری حمیت کا اقتضا نہین کہ لشکر باغی کو دیکھ کر ذرا بھی صبر کرون۔

اسکے بعد سلیم شاہ نے حکم دیا کہ فوج حصار سے نکلکر لڑائی کے لئے آمادہ ہوجائے طرفین سے نقارۂ جنگ بجا۔ اور صفین لڑائی کے لئے آراستہ ہوئین تو خواصخان اور عیسیٰ خان نیازی اس سے معلوم نہین کہ اپنی قوم کا کیون ساتھ نہین دیا۔ غالباً اعظم ہمایون اور اوسکے بھائیون کے ارادہ بد سے) بغیر لڑے چلدے۔ عیسیٰ خان تو پہاڑون مین چلا گیا۔ اور خواصخان پنجاب کو اس ارادہ سے گیا کہ اس افراتفری مین۔ لاہور پر قبضہ کرلے۔ مگر سلیم شاہ کے لشکر نے جو چھاپا دیا اسکے

چلا آتا تھا۔ خواص خان کو اس ارادہ مین کامیاب نہونے دیا۔ اور وہ دریا سے راوی سے عبور کرکے کوہ سوالک مین چلا گیا۔

نیازیون نے حتی المقدور لڑائی مین کوشش کی مگر حرام نمکی کا اثر غالب رہا۔ وہ شکست کھاکر بھاگے سلیم شاہ نے تعاقب کیا۔ قدرت نے بھی سلیم شاہ کی مدد کی انبالہ کے پاس ایک ندی سوکھی پڑی تھی۔ اوسمین پانی زور شور سے آگیا۔ جو نیازیون کا بھاگنے مین سد راہ ہوا جس کے باعث بہت سے نیازی قتل ہوئے بچے کھچے نیازیون نے دین کوٹ کا راستہ لیا۔

سلیم شاہ بھی تعاقب مین قلعہ رہتاس تک گیا۔ اور پھر خواجہ اویس شروانی کو لشکر جرار کے ساتھ اعظم ہمایون کے ساتھ لڑنے کے لئے مامور کرکے آگرہ کو مراجعت کی۔ آگرہ سے گوالیر مین آکر قیام کیا۔

سنہ ۹۵۵ھ کو ہیبت خان نیازی نے دین کوٹ مین آکر خواجہ اویس شروانی کو شکست دی اور سرہند تک ملک کو تاخت و تاراج کیا۔ اوسکا لشکر تمام پنجاب مین پھیل گیا۔

سلیم شاہ نے فوراً اور لشکر اپنے امیر لشکر کے پاس بھیجا۔ اوس نے پھر تازہ دم لشکر سے نیازیون کو دہن کوٹ تک بھگا دیا۔ سمیلہ مین دونون لشکرون میں سخت

لڑائی ہوئی۔ اعظم ہمایون سے نے شکست فاش کھائی۔ اور وہ نمک سار پہاڑ سے گھکرون کی پناہ مین چلا گیا۔

سلیم شاہ اپنی سلطنت کی امن و عافیت اسمین سمجھتا تھا کہ نیازی امیر (ہیبت خان نیازی اعظم ہمایون) کا نام و نشان باقی نہ رکھے۔ اس سلئے وہ گوالیر سے ایک لشکر جرار ساتھ لے کر قلعہ رہتاس مین آیا اور اس قلعہ کے مزید استحکام اور گھکرون کے سلیح بنانے مین مصروف ہوا۔

گھکرون کو اپنی آزادی پر فخر تھا قلعہ رہتاس کو خسار راہ سمجھتے تھے۔ اسلئے وہ قلعہ رہتاس کی مزید استحکام کی تکمیل مین مانع ہوتے تھے۔

سلیم شاہ نے ایک حصہ لشکر کا قلعہ کی تکمیل مین لگایا۔ اور دوسرے کو گھکرون سے لڑایا۔ گھکرون کو افغانون سے لڑتے تھے۔ اور رات کو ان کے لشکر سے جو کچھ پاتے تھے اوٹھا کر لیجاتے تھے سلیم شاہ سلطان آدم خان گھکر کو جو بادشاہ ہمایون کا بڑا دوست تھا گرفتار کرنا چاہتا تھا۔ وہ ہاتھ نہ آتا تھا۔ مگر سلطان سارنگ خان جو گھکرون کا بڑا نامور سردار تھا گرفتار ہو گیا سلیم شاہ نے اوسکی کھال کھچوائی۔ اور اوسکے بیٹے کمال خان کو قید کر کے قلعہ گوالیر مین بھیجدیا۔ (یہ کمال خان پہلے بھی قید ہو چکا تھا۔ جو قید خانہ کے اوڑنے کے صدمہ سے محفوظ رہا تھا۔) اور اس قوم کی

اور سرداروں کو بھی ہلاک کیا۔ اس کوہستان کے بہت سے زمیندار سلیم شاہ کے مطیع ہو گئے۔

سلیم شاہ نے اس نواح میں تھانوں کی نگہبانی کے لئے پانچ قلعہ بنوائے شیرگڈھ۔ اسلام گڈھ۔ اسیرگڈھ۔ فیروزگڈھ۔ مانکوٹ۔ ان کی عمارت دیکھنے سے تعجب ہوتا ہے۔ وہ ہرگز آدمیوں کی بنائی ہوئی معلوم نہیں ہوتی بلکہ یہ معلوم ہوتا ہے کہ جنوں نے بنائی ہیں۔ ان قلعوں کے لئے افغان دو برس پتھر ڈھوتے چونہ پکاتے رہے۔ مگر تنخواہ کے نام سے ان دو برسوں میں ایک پھوٹی کوڑی بھی نہیں ملی۔ جس کے باعث افغانوں کے دلوں میں سلیم شاہ کی طرف سے نفرت بڑھتی جاتی تھی۔ اور کسی امیر کی مجال نہ تھی کہ وہ افغانوں کے حال سے سلیم شاہ کو مطلع کرتا۔

ایک روز محمد شاہ فرملی ایک امیر خوش طبع۔ ظریف۔ ندیم۔ نے جو مخصوص گستاخ تھا سلیم شاہ سے کہا۔

بادشاہ سلامت میں نے رات کو خواب دیکھا ہے۔ کہ آسمان سے تین خریطے اترے۔ ایک میں خاک۔ دوسرے میں سونا۔ تیسرے میں کاغذ تھے۔ انہیں سے خاک تو فوج کے سر پر پڑی۔ سونا دفتر کے

ہندون کے گھر مین گرا۔ بادشاہی خزانہ مین کاغذ رہا۔

سلیم شاہ کو یہ لطیفہ بہت پسند آیا اور وعدہ کیا کہ گوالیر مین جاکر فوج کی تنخواہ کی کوڑی کوڑی دیدیجاے گی۔

اب سلیم شاہ نے نیازیون کا بالکل استیصال کرنا چاہا۔ اعظم ہمایون گکھرون کو مغلوب دیکھکر کشمیر کے پہاڑون مین چلا گیا۔ سلیم شاہ اس وقت شہر کیتالی مین تھا۔ اوسنے کشمیر مین نیازیون کا تعاقب کیا۔ مرزا حیدر والی کشمیر نے نیازیون کی راہ اس لیے بند کر دی کہ سلیم شاہ اوسپر مہمت شاہانہ کرے گا۔ اعظم ہمایون نے جب دیکھا کہ سلیم شاہ پیچھے چلا آتا ہے۔ اور آگا کشمیریون نے روک لیا تو وہ راجوری مین آگیا۔ سلیم شاہ نے منتخب سپاہ کے ساتھ اعظم ہمایون کا تعاقب موضع بدو تک جو ملک نوشہرہ مین ہے کیا۔ اور یہان سے پہاڑون کی تنگ اور دشوار گذار راہون سے سیالکوٹ کے قریب بن گاؤن مین آگیا۔

محمد نذر علی اور صبر علی والی کشمیر کیطرف سے حاکم راجوری تھے اونہون نے سازش کی کہ اعظم ہمایون کو کشمیر مین لیجاکر مرزا حیدر کو معزول کر دین اعظم ہمایون نے افغانون سے مشورہ کیا تو اونہون نے کہا کہ یہ فتح غیبی ہے ضرور جانا چاہیے مگر اعظم ہمایون نے پسند نہین کیا اور مرزا حیدر کو خط بھیجکر امداد کی درخواست کی مرزا حیدر ایک

نوجوان فیاض دل تھا۔ اوس نے اعظم ہمایون کے پاس بہت سا روپیہ بھیجا اور خط کا جواب نہایت اخلاق سے دیا۔

اعظم ہمایون راجوری سے موضع بزرگ مین آیا۔ جب بوقا کشمیریون نے اعظم ہمایون کی ناکامیون کو دیکھا تو وہ اوس سے پھر گئے۔ کچھہ تو اونمین سے سلیم شاہ کے پاس چلے گئے غازیخان چک امرا حیدر کے پاس گیا اور کہا کہ افغانون کی ایک جمعیت کشمیر کی تسخیر کے ارادہ سے آتی ہے اور وہ پرگنہ بالی ہال۔ لوہ کوٹ۔ مالوہ کوٹ مین آپہونچی ہے۔ مرزا حیدر نے اپنے امرا حسین ماکری بہرام چک وغیرہ کو حکم دیا کہ وہ کشمیریون کا لشکر لیجا کر نیازیون سے لڑین۔ طرفین مین خوب لڑائی ہوئی اعظم ہمایون کی بیوی۔ بی بی رابعہ مردانہ وار لڑی اور ایک کشمیری سردار لائی چک کو اپنے ہاتھہ سے قتل کیا۔

کشمیری کثرت سے تھے۔ اونہون نے بے سروسامان نیازیون کو پتھر مار مار کر مار ڈالا کسی نیازی کو زندہ نہ چھوڑا۔ دو ہزار کے قریب نیازی مارے گئے۔ جیسے نیازیون نے سنبلیون کو قتل کیا تھا۔ ویسے ہی نیازی قتل ہوئے۔ ہیبت خان نیازی اعظم ہمایون اور اوسکے بھائی سعید خان و شہباز خان مارے گئے جن کے سر مرزا حیدر نے سلیم شاہ کے پاس بت مین بھیجدیئے جن کو دیکھہ کر وہ بہت خوش ہوا کہ اب نیازیون

کی سرکشی کا سر کٹ گیا۔

سلیم شاہ کے پاس بن مین مرزا کامران - بادشاہ ہمایون کا بھائی کابل سے شکست کھا کر آیا کہ سلیم شاہ سے مدد لے کر پھر ہمایون سے کابل لے لے سلیم شاہ کو جب خبر ہوئی تو اوسنے ہیمون ڈھوسر کو جو ان دنون ذی اختیار تھا۔ افغانون کے ساتھ استقبال کو بھیجا - مرزا کامران اس ذلیل استقبال کو اپنی شان کے خلاف سمجھکر اپنے آنے سے پشیمان ہوا۔ اور چند روز کے بعد جب سلیم بن سے چلکر پاپھواڑہ مین آیا تو مرزا کامران بہ تغیر لباس برقعہ پہنکر چلا گیا۔

سلیم شاہ جب دہلی مین تہا تو اوسکو خبر لگی کہ بادشاہ ہمایون کابل کو فتح کر کے دریائے سندھ کے اس پار آگیا ہے سلیم شاہ اوسوقت جونکین لگائے ہوئے تھا۔ اون کو اوسی دم گلے سے توڑ کر پھینکدیا۔ اور پہلے روز تین کوس چلکر مقام کیا توپخانہ اوسکے ساتھ رہا کرتا تھا۔ مگر اس جلدی مین اوسکے کھینچنے کو بہات سے بیل جمع نہو سکے سلیم شاہ نے حکم دیا کہ آدمی توپون کو کھینچین۔

سلیم شاہ سات روز مین لاہور پہونچا وہان جاکر سنا کہ بادشاہ ہمایون آیا تھا مگر واپس چلا گیا سلیم شاہ بھی گوالیر مین واپس آیا۔

ایک روز سلیم شاہ نے اپنی بی بی بائی سے کہا کہ مین نے تیرے بیٹے فیروز خان

کے لیے سلطنت کی راہ صاف کر دی ہے - صرف ایک تیرا بھائی مبارز خان خار راہ باقی ہے - اگر تو اپنے بیٹے کو عزیز رکھتی ہے تو اجازت دے کہ مین اس کانٹے کو بھی دور کر دون - اگر بھائی کو عزیز رکھتی ہے تو بیٹے کی حیات سے ہاتھ دھو کیونکہ اوسکے لئے مبارز خان کیطرف سے بہت خطرے ہین -

بی بی بائی نے کہا کہ میرا بھائی عیش و عشرت مین زندگی بسر کرتا ہے - ہر وقت ساز و نغمہ مین لگا رہتا ہے اوسکو بادشاہی سے کیا سروکار ہے -

سلیم شاہ نے اس ناقص العقل کو بہت سمجھایا - مگر اوسنے ایک نہ مانا آخر پشیمان ہوئی

سلیم شاہ - جب نیازیون کو - نیز اور بڑے بڑے امیرون کو ٹھکانے لگا چکا - تو خواصخان کی طرف متوجہ ہوا - جو کوہ سوالک کے دامنون کو اپنا ماوا و ملجا بنائے ہوئے تھا - اوسنے تاج خان کرانی حاکم سنبل کو لکھا کہ وہ کسی طرح خواصخان کو اوسکے مامن سے نکال دے -

تاج خان کرانی نے موقعہ کے استحکام کے سبب خواصخان پر قابو نہ پایا تو اوسکے ساتھ قول و قرار کر کے اوس کو بلایا - وہ ایک ذی اعتبار مسلمان کے دم مین آکر چلا آیا -

تاج خان کرانی نے قول و قرار کو بالائے طاق رکھکر خواصخان کو جو شیر شاہ کی

بہت سی کامیابیون کا باعث ہوا تھا۔ دغا سے قتل کر دیا۔ اور سر اوس کا سلیم شاہ کے پاس بھیجدیا۔ جسم کو اوسکے وفادار بلازمون نے دہلی مین لیجا کر دفن کیا مصیبت بعام شد۔ تاریخ وفات ہے۔ خواصخان اوس زمانہ مین ولی مشہور تھا۔ واقعی اوسکی ۱۹۵۹
کامیابیان کرامات سے کم نہین۔

خواصخان کے مرتے ہی سلیم شاہ کا زمانہ حیات بہت جلد ختم ہوگیا۔

سلیم شاہ دفعتاً قلعہ گوالیر مین بعارضہ سلسل بول یا سرطان۔ بیمار ہوکر صاحب فراش ہوگیا۔ اس حالت مین اوسنے اپنی بیوی۔ بی بی بائی کو بلایا اور کہا۔

دیکھ اب بھی کچھ نہین گیا تو مجکو اجازت دے کہ مین تیرے بھائی کو قتل کرکے تیرے بیٹے کے لئے سلطنت کی راہ صاف کردون۔ ورنہ پیچھے پچھتائے گی۔

مگر اوس بدنصیب نے ایک نہ مانا اور وہی جواب دیا جو پیچھے لکھہ آیا ہون۔

آخر سلیم شاہ سنہ ۹۶۰ھ مین فوت ہوگیا۔ اوسکا جنازہ سہسرام مین لیجا کر شیر شاہ کے پہلو مین دفن کیا۔

اسی سال سلطان محمود گجراتی نے اپنے خدمتگار برہان۔ لابرہان لہ۔ کے ہاتھ سے شربت شہادت پیا اور نظام الملک بحری۔ مسافر بحر فنا ہوا۔ ان تینون بادشاہون

کی تاریخ وفات۔ میر سید نعمت۔ رسولی تخلص سے جو سلیم شاہ کا مصاحب تھا موزون کی

قطعہ

سہ خسرو راز وال آمد بیکبار	کہ ہند از عدل شان دار الامان بود
یکے محمود شاہنشاہ گجرات	کہ ہمچون دولت خود نوجوان بود
دویم اسلام شاہ سلطان دہلی	کہ اندر عہد خود صاحبقران بود
سویم آمد نظام الملک بحری	کہ در ملک دکن خسرو نشان بود
ز تاریخ وفات این ہر سہ خسرو	چہ سے پرسی۔ زوال خسروان بود ۹۶۰

سلیم شاہ کے خصایل اور انتظام ملک

سلیم شاہ کی قوت جسمانی خلقی بہت زیادہ تھی۔ اور ورزش سے اوس نے اوربھی ترقی دی تھی۔ اسی قوت کی بدولت وہ افغانون کو اپنے قابو مین رکھتا تھا جس نے ذرا بھی سر اوٹھایا اور اوسے کچلا۔

علما و صلحا کی صحبت پسند کرتا تھا اور اونکی قدر کرتا تھا۔

سلیم شاہ کو باپ کی طرح قانون بنانے کا رعایا کو آرام پہونچانے کا بہت شوق تھا۔

ایک بہت بڑی سپاہ رکھتا تھا۔ توپخانہ اوس کا درست اور مرتب رہتا تھا۔ فوج کو قواعد کا

پابند رکھتا تھا۔ اگرچہ سپاہ کو آزردہ ۔ مگر رعایا کو خوش رکھتا تھا۔

پرگنون مین جو قانون گو رہتے تھے۔ اور اوسکا حساب لکھتے تھے اونکو حکم تھا ۔ کہ وہ رعیت زراعت پیداوار فصل۔ جرایم اور خطاؤن کی کیفیت لکھہ کر بھیجتے رہین ۔ وہ عاقل اور تیز ہوش تھا۔ بہت کم بادشاہ ایسے ہوتے ہین جو ملکی اور جنگی دونو کامون سے ماہر ہون ۔ وہ رفاہ عام کے کامون مین ۔ فیاض ۔ خیرات کے کامون مین دریا دل تھا اوسنے اپنے باپ (شیر شاہ) کی بنائی ہوئی سراؤن کے درمیان ایک ایک اور سرا بنوائی ۔ ڈاک چوکی کے گھوڑون کو زیادہ کیا جن کے ذریعہ اوس کے وسیع ملک کے ہر حصہ سے بہت جلد خبر آتی تھی۔

شیر شاہ کے عہد مین لشکر شاہی مین ایک خیرات خانہ تھا اوس نے ہر سرا مین ایک ایک خیرات خانہ جاری کیا۔

غرضکہ سلیم شاہ ذی لیاقت اور صاحب فراست تھا وہ معمولی بادشاہون مین نہ تھا۔

سلطنت کا انتظام ضوابط و قواعد کے ساتھہ چاہتا تھا۔ وہ اپنی ذات خاص کو تمام اختیارات کا مرکز بنانے مین کوشش کرتا تھا۔ اوسنے تمام امیرون سے جنگی ہاتھی چھین لئے ۔ ایک ایک بڑہی ہتنی باربرداری کے واسطے رہنے دی ۔ سرا

سرخ اپنے واسطے مخصوص کر لیا تھا۔ تمام ملک کو خالصہ بنا لیا تھا۔ قانون داغ منسوخ
کیا بجائے جاگیر کے سپاہیون کی نقد تنخواہ مقرر کی۔ اسکی ممالکت کے ہر حصے
سے معاملات دینی۔ ملکی۔ مالی۔ کی رپورٹین ہر روز اوسکے پاس آتی تھین۔ اور
اونمین مفصل حال لکھا ہوا ہوتا تھا کہ وہ رعیت۔ سوداگر۔ وغیرہ مین سے کس کے
متعلق ہین۔ سلیم شاہ ان رپوٹون پر حکمنامے لکھ کر ہر حصہ مین روانہ کرتا۔ ان حکمون
کے لئے نہ قاضی سے پوچھتا نہ مفتی سے اور نہ یہ خیال کرتا کہ وہ شرع کے موافق
ہین یا نہین۔

فیروز خان۔ فرزند سلیم شاہ

سلیم شاہ کے انتقال کے بعد امرائے سلطنت نے فیروز خان کو جس کی عمر
بارہ برس کی تھی تخت سلطنت پر بٹھایا۔ فیروز شاہ خطاب دے کر سکہ و خطبہ اوسکے
نام کا جاری کیا۔

فیروز شاہ کو تخت پر بیٹھے ہوئے تین دن ہوئے تھے۔ کہ اوسی خطرہ کا سامنا ہوا
جس سے اوسکا باپ سلیم شاہ اوسکے لئے ڈر رہا تھا۔ اور اپنی بیوی کو کئی بار لعنت
ملامت کر چکا تھا کہ مبارز خان کے قتل سے منع کر کے تو کیون اپنے بیٹے کے حق

مین کاٹنے بوتی ہے مگر یہ بدنصیب یہی کہتی رہی کہ میرا بھائی ناچ گانے کا عاشق ہے اوسکو سلطنت کا کب خیال ہے آخر وہی ہوا کہ سویم کے دن جلاد ماموں (مبارزخان) اپنے بہانجے پر تلوار سونت کے چڑہ آیا۔ بہن بہائی کے آگے ہاتھ جوڑتی تھی ناک رگڑتی تھی۔ پیرون مین گرتی تہی۔ گڑگڑا کے کہتی تھی کہ خدا کے واسطے میرے ننہے سے بچے کو نہ مار۔ مین اسکو لے کر ایسی جگہ دور چلی جاؤنگی کہ اوسکو کوئی جانے گا بھی نہین۔ اور وہ بادشاہی کا نام بھی نہین لے گا۔ اسکو مار نہین۔ قید خانہ مین ڈالدے۔ مگر اس سنگدل نے ایک نہ سنا۔ اور معصوم بہانجے کو اوسکی ماں کی گود مین ہی ذبح کر ڈالا۔ تین دن وہ بھی سلطنت کر گیا۔

سنہ ۹۶۰ھ ۱۵۵۲ع کو مبارزخان اپنے بہانجے کو مار کر بادشاہ ہوا۔ اور خطاب اپنا محمد شاہ عادل رکھا۔ مگر عوام نے عادل کے الف کو اوڑا کر۔ اور لام کے ساتھ یائے تانیث ملا کر عدلی کہنا شروع کیا۔ اور جب اوسکے کام اور اوہنڈ دیکھے تو اندہلی (اندہا) کہنے لگے عدلی نے بادشاہ ہو کر پاجیون کو بڑے بڑے عہدے دئے۔ وزارت اور وکالت کا عہدہ شمشیر خان خواصخان کے چھوٹے بہائی کو۔ اور دولت خان نومسلم تربیت کردہ کو خسان کو مفوض ہوا ہیمون ڈہوسر سکنہ ریواڑی کو جمیع مہمات ملکی ومالی کا مالک بنا دیا۔

افغان ان تقررات اور سیون ڈہوسر کے اختیارات سے جلے بیٹھے تھے۔ جاگیرون کے تغیر کا خوف لگا ہوا تھا۔ اُنہون نے عدلی کی سلطنت کے اول ہی مہینے مین ہر طرف فساد اوٹھانے کا ارادہ کیا۔

ایک روز گوالیر کے دیوانخانہ مین عدلی دربار عام کر رہا تھا۔ اور جاگیرین تقسیم ہو رہی تھین کہ اوسنے حکم دیا کہ محمد شاہ فرملی کی جاگیر قنوج۔ سرمست خان شروانی کو دیجاے محمد شاہ فرملی کا بیٹا سکندر خان۔ جوانی کے زورون پر تھا۔ وہ اس حکم تغیر جاگیر سے غصے کے مارے آپے سے باہر ہو گیا۔ اور کہنے لگا کہ خدا کی قدرت اب ہماری یہ نوبت پہونچی۔ کہ ہماری جاگیرین شروانی سگ فروشون کو ملنے لگین۔ اس وقت اسکا بوڑہا باپ (محمد شاہ) بیمار تھا۔ اوسنے اپنے بیٹے کو غصہ سے روکا تو اوسنے اپنے باپ سے کہا کہ ایکدفعہ شیر شاہ نے تمکو آہنی پنجرے مین قید کیا تھا۔ اوس وقت تو تو سلیم شاہ کی سفارش سے بچ گیا۔ اب تمکو افغان سور نہین چھوڑین گے۔ اب ہم ان سے دب کے نہ رہین گے۔ سرمست خان بڑا قد آور جوان تھا۔ اوس نے اس نوجوان کے کندہے پر ہاتھ رکھکر کہا کہ بیٹا اتنا غصہ۔ اس بہانہ سے وہ اسکو گرفتار کرنا چاہتا تھا۔ مگر وہ پھرتیلا جوان بات کو پا گیا۔ اور ایک خنجر کا ہاتھ ایسا صحیح کیا کہ سرمست خان ستون کی طرح لڑکھڑا کر گرا۔ عدلی تخت سے کود کے محل سرا کی طرف

بھاگا۔ سکندر خان بھی پیچھے جا لگا عدلی کو اوسان آ گئے کہ اوسنے اندر جا کر دروازہ

بند کر لیا۔ سکندر خان کی پھر تو یہ حالت ہو گئی سے

چشمت کہ بخون ریزی عشاق سر و داشت میگشت یکے را و نظر بر دگرے داشت

اسکو مارا اوسپر لپکا تھوڑی دیر مین سترہ آدمیون کا ستھراو کر دیا۔ دیکھنے والے

کہتے تھے کہ جب سے ہندوستان مین خنجر مستعمل ہوا ہے اوسوقت سے کسی نے

ایسی صفائی سے نہین چلایا۔ جیسا کہ سکندر خان نے آخر ابراہیم عدلی کا بہنوئی ایک

جمعیت لیکر اوسپر ٹوٹ پڑا۔ اور اوسکا قیمہ قیمہ کر دیا۔ بڑے بہادر شاہ محمد کو دولت خان

لوحانی نے قتل کر دیا۔

اوسی روز۔ اس واقعہ سے پہلے تاجخان کررانی عدلی کے دیوانخانے جاتا

ہوا شاہ محمد کو ملا اوسنے حال پوچھا تاجخان کررانی نے کہا کہ اب حالت اور ہو گئی ہے

تو اس گھر سے پاؤن نکال لیا تو میرے ساتھ چل شاہ محمد نے قبول نہ کیا اور سلام علیک

کر کے دیوانخانہ مین عدلی کے پاس چلا آیا کہ اوسکا یہ حشر ہوا۔

تاجخان کررانی۔ گوالیر سے بنگالہ کو گیا۔ عدلی کو تاجخان کررانی کے چلے جانیکی

اطلاع ہوئی تو اوسنے لشکر بھیجا اور خود بھی جانے کا ارادہ کیا۔ عدلی کے لشکر نے

چھبیرامئو کے مقام تاجخان کو جا لیا۔ تاجخان نے لڑکر شکست کھائی۔ اور چنار

کو بھاگ گیا۔ راستہ مین خالصہ شاہی کے عمالون کو پکڑ دھکڑ کے نقد و جنس لیا اور عدلی کے سو ہاتھی چر رہے تھے اونکو پکڑ کر ساتھ لے گیا۔ اور اپنے بھائیون عماد۔ خواجہ الیاس۔ اور سلیمان سے جو خواص پور ٹانڈہ اور دریاے گنگا کے پرگنون مین حاکم تھے جا ملا۔ اور علم بغاوت بلند کیا۔

اسی اثنا مین عدلی گوالیر سے خزانہ لینے کو چنار مین آیا۔ اور کرانیون کے دھمکانے کو آگے بڑھا۔ دریاے گنگ کے مقابل کے کنارون پر دونو فوجین آمنے سامنے آئین۔ اور کچھہ دنون بغیر لڑائی کے پڑی رہین۔ آخر ہیمون نے عدلی سے کہا کہ اگر آپ مجھکو ایک حلقہ فیل (سو ہاتھی) عنایت ہو تو مین اوس پار جا کر کرانیون کو اوتے ڈال کا بھاؤ بتا دون۔ عدلی نے ہیمون کی درخواست منظور کی ہیمون نے اوس پار جا کر تاج خان کرانی کو شکست فاش دی۔

تاج خان ہیمون سے شکست کھا کر بنگالہ کو بھاگ گیا۔ جہان ایک عرصہ کے بعد حکمران ہوا۔

اگرچہ ہیمون کی شجاعت نے تاجخان کی سرکشی کو دبا دیا مگر بغاوت کا بازار چارون طرف گرم تھا۔ عدلی سے سب امیر بیزار تھے۔ صوبون مین حاکم بڑے صاحب قدر تھے جن کے اختیار مین قوی سپاہ تھی۔ عدلی ان سب امیرون کو اپنا دشمن جان

سمجھتا تھا اوسکو ابراہیم خان سور (غازی خان کا بیٹا۔ اور عدلی کا بہنوئی تھا) پر باغی ہونے کا شبہ ہوا۔ اور اوسنے اوسکی گرفتاری کا قصد کیا۔ عدلی کی بہن (ابراہیم خان سور کی بیوی) کو جب اسبات کی اطلاع ہوئی تو اوسنے اپنے خاوند (ابراہیم خان سور) کو لکھ بھیجا۔ کہ بھائی (عدلی) کا ارادہ تیری گرفتاری کا ہے۔ ابراہیم خان یہ خبر پاکر چنار سے لباس بدل کر اپنے باپ غازی خان کے پاس جو ہنڈون بیانہ کا حاکم تھا۔ چلا گیا۔ عدلی نے اوس سے لڑنے کو عیسیٰ خان نیازی کو بھیجا۔ کالپی مین لڑائی ہوئی۔ عیسیٰ خان نے شکست کھائی ابراہیم کھلے بندون باغی ہوگیا۔ اور اپنے باپ کے ملک مین لشکر جمع کرکے دہلی گیا۔

ابراہیم خان سور کی دہلی مین تخت نشینی

تخت پر بیٹھ کر بادشاہ بنا۔ اور اپنے نام کا سکہ و خطبہ جاری کیا۔ پھر دہلی سے آگرہ گیا۔ اوسپر اور اوسکی نواح پر قبضہ کر لیا۔

جب عدلی کو خبر ہوئی کہ اوسکی مملکت کے مرکز مین بغاوت ہوئی تو اوسنے کرانیون کا پیچھا چھوڑا اور جلدی سے چنار سے آگرہ کی طرف کوچ کیا۔ اور جب دریاے جمنا کے کنارے آیا۔ تو ابراہیم خان سور نے پیغام بھیجا کہ اگر حسین خان جلوانی

اور بہار خان شروانی اعظم ہمایون - اور بڑے بڑے امیرون کو بھیکر خاطر جمع کرو۔
تو مین صلح - معافی قصور - اور آیندہ اطاعت کے لئے حاضر ہون - احمق عدلی نے
ان امیرون کو ابراہیم کے پاس بھیجا۔

ابراہیم خان سور نے اونکو ایسی پٹیان پڑہائین - کہ وہ اوسی کے ساتھ ہوگئے اور
اون کے اتفاق سے ابراہیم خان سور کا پلہ بھاری ہوگیا۔

عدلی کو ان امیرون کے دغا دینے سے یقین ہوگیا کہ وہ ابراہیم خان سور سے
لڑ نہین سکتا اسلئے اوس نے دہلی واگرہ سے ہاتھ اولٹایا - اور چنار مین جاکر اوس کو
دارالقرار ٹھیرایا - اور بہار پر مستقل قبضہ رکھنے کا ارادہ کرکے یہان اوس نے اپنی
حکومت کو جمالیا۔

عدلی کی بدنصیبی کا پیش خیمہ ابراہیم سور کی ہی کامیاب بغاوت نہتھی بلکہ دور دور
کے صوبون مین آتش بغاوت مشتعل ہورہی تھی - اس نازک وقت مین شیرشاہ
کی مملکت خاندانی فسادون کے سبب پانچ افغان بادشاہون مین منقسم تھی

۱ - عدلی - (شیرشاہ کا بھتیجا - نظام خان کا بیٹا) بہار - جونپور - اور گنگا کے مشرقی
ملک کے بڑے حصہ مین بادشاہت کرتا تھا۔

۲ - ابراہیم سور (شیرشاہ کا بھتیجا - حاجی خانکا بیٹا) نظام خان کا داماد عدلی کا بہنوئی)

دہلی۔ اگرہ۔ دوآبہ اور جمنا کے مغربی اضلاع مین حکمران تھا۔

۳۔ احمد خان سور (شیر شاہ کا بھتیجا۔ سدو کا بیٹا۔ عدلی کا بہنوئی) جس نے سلطان سکندر لقب اختیار کیا تھا۔ پنجاب مین حکومت کرتا تھا۔

۴۔ شجاعت خان جس کو شجاول خان بھی کہتے ہین۔ شیر شاہ کے وقت سے مالوہ مین فرمان روا تھا۔

۵۔ سلطان محمد شاہ سور گوریہ بنگال مین بادشاہی کرتا تھا جس سے تاجخان کررانی رقابت رکھتا تھا۔

ان فرمان رواؤن مین جس نے اپنے ہمسایہ کے ملک پر دست درازی کی وہ احمد خان سور یا سلطان سکندر تھا۔ جو پنجاب مین حکمران تھا۔ اوس نے جب سلطنت کا حال پراگندہ دیکھا تو پنجاب پر قانع نہ رہا۔ بلکہ دہلی کی بادشاہت کی ہوس دامنگیر ہوئی۔ اوس نے امرائے پنجاب سے جو عدلی سے ناراض تھے مشورہ کیا اور عدلی کا ناقابل حکومت ہونا۔ اور اوسکی سلطنت سے طرح طرح کی قباحتون کا پیدا ہونا اون کے ذہن نشین کر دیا۔ اور بامداد تاتار خان کاسی و حبیب خان و نصیب خان طغوچی۔ (یہ لقب شیر شاہ نے دئے تھے) سلطان سکندر کے خطاب سے مخاطب ہوا۔ اور لشکر لیکر دہلی اور اگرہ کی طرف متوجہ ہوا۔ ابراہیم بھی لشکر عظیم ہمراہ لیکر فرہ مین جو

آگرہ سے دس کوس پر آپہونچا۔ اکثر امراے نامدار جیسا کہ حاجی خان سلطانی
حاکم الور کہ بادشاہ نشان تھا اور راے حسین جلوانی و مسعود خان و حسین خان غلزئی
ابراہیم کے جانب دار تھے۔

سکندر کے پاس کل جمعیت دس بارہ ہزار سواروں کی تھی۔ اوسنے جو ابراہیم
کے لشکر کی کثرت دیکھی تو آنے سے پشیمان ہوا۔ اور صلح کی تحریک کی جسکو ابراہیم
نے بھی مان لیا۔ اور باہم ایک عہدنامہ لکھا گیا جس کا مضمون یہ تھا۔

دہلی اور آگرہ اور اوسکے متعلقات اور ہند کے مشرق رویہ جو ملک فتح ہوں وہ
وہ ابراہیم سے اور ولایت پنجاب و ملتان جہانتک ہاتھ لگے
وہ سکندر شاہ سے متعلق ہو۔ اور جب ہمایوں دریاے سندھ کو عبور
کرکے ادہر چڑھ آئے تو دونو یکدل ہوکر ہمایوں کو ہند سے خارج کریں

اس صلح سے دونو طرف کے افغان جو باہم عزیز و یگانہ تھے بہت خوش ہوئے
مگر سکندر کے چچیرے بھائی کالا پہاڑ نے اس صلح میں یہ حجت نکالی کہ عدلی کے
خزانہ اور ملک پر ابراہیم کا قبضہ قریب الوقوع ہے ان دونو میں بھی ہمارا ساجھا ہے
سکندر کو اوسکی یہ حجت پسند آئی۔

ادہر ابراہیم کے امرا نے کہا کہ اس شرط کے قبول کرنے میں ہمارا کیا ضرر ہے جب

خزانہ اور ملک پٹنہ ہاتھہ آئے گا۔ اوس وقت دیکھہ لین گے کہ کون سا بہا بٹوانا ہے اور کہدین گے کہ وہ دو ہاتھہ ہمارے تمہارے ہو جائین بالفعل دفع الوقتی کیجاے

ابراہیم بہی راضی ہو گیا:

مگر مسعود خان نمازی اور بعض نو دولت امرا نے کہا۔ کہ جب آخر کو ہمارے اور سکندر کے درمیان تلوار سے کام پڑے گا۔ تو اوسی وقت کیون نہ نبٹ لین۔ ہماری جمعیت کثیر اور اوسکی جمعیت قلیل ہے۔ اس وقت صلح کرنے مین ہماری ذلت اور دشمن کی دلیری ہے اور عدلی جو چوہے کی طرح بل مین چھپا ہوا ہے وہ لشکر جمع کر کے ہم سے لڑنے کی ہوس کرے گا۔

آخر لڑائی کی ٹہیری۔ طرفین اپنے اپنے لشکر آراستہ کر کے میدان رزم مین لائے سکندر کے میمنہ نے ابراہیم کے میسرہ کو شکست دی۔ اور مارتے مارتے آگرہ تک بہگایا۔ اور آگرہ کو لوٹ کر۔ سکندر کی بادشاہت کی منادی کی۔ اور ابراہیم کے میمنہ نے سکندر کے میسرہ کو شکست دیکر بہوڈل۔ بلول تک تعاقب کیا۔ ابراہیم ایک مقام نشیب مین معہ چار سو آدمیون کے قایم رہکر لڑتا رہا۔ مگر جب اوسنے دیکہا کہ اوسکی سپاہ نے میدان خالی کر دیا تو وہ بہی بہاگ کر سنبل پہونچا۔ اور یہان ایک مہینے مین تین ہزار سوار جمع کر لئے۔ یہان سے کالپی گیا تاکہ لشکر بڑہا کر عدلی سے لڑے

عدلی نے اس وقت ہیمون ڈھوسر کو اپنا وزیر اور وکیل مطلق بنا رکھا تھا - اوسکو چنار سے بڑے بڑے امیرون کے ساتھ پانسو ہاتھی اور بہت سا خزانہ دے کر آگرہ اور دہلی کیطرف بھیجا - ہیمون نے پہلے ابراہیم کا دفع کرنا ضروری سمجھا - ابراہیم بھی اوسکے مقابلہ کو آیا - مگر بہادری سے لڑکر شکست کھائی اور بیانہ چلا گیا - ہیمون نے تعاقب کیا - ابراہیم نے جاتے ہی نوحانی افغان - اور زمینداروں کو جمع کیا اور قصبہ خانوہ کے قریب جو بیانہ سے دس کوس ہے ہیمون سے لڑا مگر پھر شکست کھائی اور قلعہ بیانہ مین محصور ہوا - ہیمون نے چارون طرف سے قلعہ کا محاصرہ کرلیا - قلعہ کے اندر سامان آتش باری بکثرت تھا - اور سامان آذوقہ غازی خان والد ابراہیم ہنڈون سے بھیجتا تھا - اسلئے لاچی تین مہینے تک محاصرہ کئے پڑے رہے -

اسی اثنا مین محمد خان سور - حاکم بنگالہ نے (چونکہ دار السلطنت بنگالہ کی گوڑ تھی اسلئے محمد خانکو گوریہ بھی کہتے تھے) اپنا خطاب جلال الدین رکھا - اور بنگالہ سے جونپور تک قبضہ کرکے آگرہ اور دہلی کیطرف متوجہ ہوا -

عدلی نے اس تازہ قوی دشمن کے دفعیہ کے لئے ہیمون کو بلایا - وہ محاصرہ چھوڑ کر منڈاکیہرہ مین جو بیانہ سے چھ کوس پر گنہ کاپی مین ہے پہنچا تھا کہ پیچھے

سے ابراہیم جیسے ہو کا جرہ اشتیانہ نے نکالا کالنک پر دوڑتا ہے ہیمون پر چڑھ بیٹھا مگر بدقسمتی سے شکست کھائی۔ اور یا سید احمد حاجی خان الوری کے پاس پہونچا وہ نہ اسکے آنے سے خوش ہوا نہ امداد دی۔ ابراہیم یہان سے مایوس ہوکر پنہ ڈھونڈتا گیا اور اسنے قبائل۔ اپنے باپ غازی خان کے پاس چھوڑ کر پٹنہ چلا گیا۔ اور سپاہ جمع کر کے رام چند راجہ پٹنہ سے لڑا۔ اور گرفتار ہو گیا۔ مگر رام چند۔ اسکے ساتھ تعظیم و تکریم سے پیش آیا۔ انہین دنون مین میانی کے افغانون اور باز بہادر ابن شجاع خان حاکم مالوہ کا بڑا بیٹا ہے جس کا نام بایزید تھا) مین جھگڑا ہوا میانی کے افغانون نے باز بہادر کے مقابلے کے لئے۔ ابراہیم کو بلا کر اپنا سردار بنایا۔ رانی درگاوتی جو ریاست گڈہ کٹنگہ مین فرمانروا تھی اور بوجہ قرب جوار کے باز بہادر کے ساتھ اوسکا بھی جھگڑا رہتا تھا وہ بھی ابراہیم کی مدد پر آمادہ ہو گئی۔ مگر باز بہادر نے رانی کو ایسی پٹی دی کہ وہ واپس اپنے ملک کو چلی گئی ابراہیم اوسکے چلے جانے سے دل برداشتہ ہو کر اوڑیسہ سرحد بنگالہ مین چلا گیا۔ یہان اوسنے زمینداروں سے سازباز شروع کیا مگر جب سلیمان کرانی نے اوڑیسہ مین غلبہ پایا تو یہان کے راجہ سے سازش کر کے ابراہیم کو قول و قسم دے کر بلا لیا۔ اور ۹۷۵ھ مین دغا سے قتل کر دیا۔

ہیمون ابراہیم کو منڈاکھیر گہنہ کالپی مین شکست دے کر۔ عدلی کے پاس پہونچا۔ موضع

چھپر کٹھہ مین کالپی سے پندرہ کوس پر عدلی اور محمد خان سور حاکم بنگالہ کے لشکر دریا جمنا کے ادہر اودہر کے کنارون پر آمنے سامنے آگئے۔

محمد خان سور کے ساتھہ بہت لشکر اور ہاتھی تھے۔ اس لئے وہ عدلی کیطرف سے خاطر جمع رکہتا تھا مگر ناگاہ پاسہ پلٹ گیا ہیمون نے فوج اور ہاتھیون کو ساتھہ لیا اور جمنا سے پار اترا اور ایسا گوریہ کے لشکر پر چھاپا مارا کہ ہوش اڑا دئے۔ محمد خان گوریہ کام آیا۔ عدلی معہ ہیمون کے محمد خان کو شکست دیکر چنار مین آیا۔ اور لشکر کی فراہمی مین مصروف ہوا تاکہ ہمایون کو ہندوستان سے نکالدے۔

سکندر نے ابراہیم کو شکست دے کر دہلی و آگرہ پر قبضہ کرلیا۔ جیسا کہ پیچھے لکھہ آیا ہون اور اوس تمام ملک کا مالک ہوا جو دریاے گنگا سے لیکر اٹک تک ہے سکندر یہ چاہتا تھا کہ افغان اوسکو سلطنت کے لئے منتخب کرین اس لئے اوسنے ایک بڑا جلسہ دعوت کا کیا اور کل امرا و اکابر افغانونکو بلایا جب سب جمع ہوگئے تو اوسنے موثر تقریر سے اپنی حکومت کو بترجیح عدلی کے منوالیا سبنے قرآن شریف اوٹھایا کہ ہم سکندر شاہ کے خیر خواہ رہینگے اور آپس مین مصالحت اور یگانگت رکھینگے۔ یہ کہکر سکندر شاہ کو تخت پر بٹھایا۔ اور سب نے بیعت کی مبارکباد دی۔ اور نذر دی جیسے بادشاہون کو دیتے ہین۔

مگر جب سکندر نے جاگیرین اور منصب عطا کئے تو پھر وہ اپنی قسم اور عاقلانہ نیک عہد وپیمان کو بھول گئے۔ نااتفاقی۔بغض بیر کی باتین کرنے لگے۔

اسکے بعد سکندر۔عدلی کیطرف متوجہ ہوا ہنوز اٹاوہ سے پرے نہ گیا تھا کہ پیچھے سے بادشاہ ہمایون۔ہندوستان سے اپنے خیر سگالون کی عرضیان اس مضمون کے پہونچنے پر کہ سلیم شاہ کا انتقال ہو گیا ہے۔ملک ہند مین غدر مچا ہوا ہے۔جلدائیے عازم ہندوستان ہوا۔

یہان دعویداران سلطنت بادشاہ ہمایون کی خوش نصیبی سے باہم لڑ لڑکر اپنی قوت گھٹا رہے تھے۔اور ہمایون کے لئے راستہ صاف کر رہے تھے۔اور سلطنت دہلی بھی دمبدم اپنے بادشاہ بدل رہی تھی۔

ان دعویدارون مین ایک سکندر شاہ حاکم پنجاب تھا جو اپنی نادانی سے پنجاب کی تمام فوج کو اپنے ساتھ لے کر چلا آیا تھا۔بلکہ قلعون کی فوجین بھی بلاکر اون کو بلا حفاظت چھوڑ دیا تھا۔

اس غیر متوقعہ موقعہ کو ہمایون جیسا بادشاہ کب ہاتھ سے جانے دیتا تھا۔ وہ دریاے سندھ کو عبور کرکے پشاور ہوتا ہوا قلعہ رہتاس پر آیا۔یہان تاتارخان کاسی تاعہ دار تھا۔وہ بادشاہ ہمایون کے آنے سے پہلے ہی چلا آیا تھا جسپر ہمایون آسانی

سے قابض ہو گیا۔

یہان سے جھیلم ۔ چناب کو عبور کرکے لاہور مین آیا۔ اور تمام پنجاب شمالی پر قابض ہو گیا۔ اور اپنے امیرون کو سرہند تک بھیجکر قبضہ کر لیا۔

جب سکندر کو ہمایون کے پنجاب مین آجانے کی اطلاع ہوئی تو اوس نے فوج کو تقسیم کیا۔ بڑا حصہ تو اپنے پاس رکھکر عدلی سے لڑائی کو جاری رکھا اور چھوٹا حصہ اوسی تاتار خان کاسی کے پاس بھیجا جو قلعہ رہتاس سے بھاگ آیا تھا۔ اور ہدایت کی کہ اولٹا چلا جاوے اگر دشمن کے لشکر کے ٹکڑے ٹکڑے نہ اوڑا دے تو اتنا تو کرے کہ اوسکو آگے نہ بڑھنے دے۔

تاتار خان کاسی ۔ بیس ہزار فوج لیکر آگے بڑھا۔ سکندر خان اوزبک جس نے ہمایون کی طرف سے سرہند پر قبضہ کر رکھا تھا۔ سرہند سے جالندھر چلا گیا تاتار خان بھی پیچھے پیچھے دریاے ستلج کے کنارہ پہونچا اودھر سے ہمایون کا لشکر دریاے ستلج کو عبور کرکے اس طرف آیا۔ بیرم خان نے لشکر کو چار حصون پر تقسیم کیا۔

قول (قلب) مین بیرم خان

برانغار (میمنہ) مین خضر خان افغان ہزارہ۔

جرانغار (میسرہ) مین تردی بیگ۔

ہراول (مقدمۃ الجیش) سکندر خان اوزبک -

تاتار خان نے ہمایون کے لشکر کو جب اپنے لشکر سے کم پایا تو اوسی وقت کہ آفتاب غروب ہونے والا تھا - لڑائی شروع کر دی - اتفاقاً رات کو ایک گاؤن مین آگ لگی جس کے قریب افغانون کا لشکر تھا - اسکی روشنی مین ہمایون کے لشکر کو سکندر کے لشکر کی نقل و حرکت صاف معلوم ہوتی تھی اور وہ تاک تاک کر افغانون کے تیر مارتے تھے - بادشاہ ہمایون کا لشکر تاریکی مین تھا - افغان اندھا دھند تیر لگاتے تھے - پہر رات تک لڑائی جاری رہی - آخر اس قدرتی امداد سے سکندر کے لشکر نے ہزیمت اوٹھائی بیرم خان نے بڑھکر سرہند پر قبضہ کر لیا -

سکندر اٹاوہ مین تھا - کہ اوسکو اپنے لشکر کی ہزیمت کا حال معلوم ہوا تو اوسنے سب جاگیردارون کو جھنجوڑا اور لشکر جمع کرکے جس کی تعداد ستر اسی ہزار تھی - مع توپخانہ اور جنگی ہاتھیون کے اس خوفناک طوفان کے روکنے کو عازم پنجاب ہوا - جب سرہند کے قریب پہونچا تو بیرم خان قلعہ سرہند کو مستحکم کئے ہوئے لڑائی پر آمادہ تھا - سکندر بھی وہان ہی خیمہ زن ہوا - بیرم خان کے بلانے پر بادشاہ ہمایون بھی سرہند مین آگیا - اور اپنے لشکر کو چار حصون مین تقسیم کیا ایک حصہ اپنے اور دوسرا شہزادہ اکبر اور تیسرا ابو المعالی اور چوتھا بیرم خان کے نام نامزد کیا - ہر روز لڑائی جاری تھی طرفین مین مردی اور مردانگی

کے سبب یہ قاعدہ مقرر ہوگیا تھا کہ زخمی اور مُردون کو عزت اور احترام کے ساتھ ایک دوسرے کے سپرد کر دیتے تھے۔ بادشاہ ہمایون کا لشکر پانچہزار اور سکندر کا لشکر ستر۔ اسی ہزار تھا۔ اسلئے بادشاہ ہمایون کو اندیشہ تھا کہ دیکھئے نتیجہ کیا نکلتا ہے مگر افغانون کے ادبار۔ اور ہمایون کے اقبال سے ہمایون کے لئے عمدہ نتیجہ نکلا۔ کہ کالا پہاڑ سکندر کا بھائی جو ایک بہادر سپہ سالار تھا مارا گیا۔ سکندر نے بھائی کے انتقام کے لئے سنگر سے نکلکر بیرم خان کے لشکر پر یہ سمجھکر کہ بادشاہی لشکر کا سب سے بڑا حصہ یہی ہے پر جوش حملہ کیا۔ بیرم خان حملہ کی برداشت نہ کرسکا اور وہ پیچھے ہٹ کر مورچون مین چلا گیا اور وہان جنگ محافظانہ کرتا رہا۔ بادشاہ ہمایون نے ثبات قدمی بیرم خان پر اطمینان کرکے تردی بیگ اور ابو المعالی کو حکم دیا کہ سکندر کے لشکر کے دایئن بایئن اور پیچھے حملہ کرین۔ یہ حملہ ایسا کارگر ہوا کہ سکندر نے شکست کھائی اور کوہ سوالک کے اوس حصے مین چلا گیا جو پنجاب سے ملحق ہے۔ بادشاہ ہمایون نے سکندر کے تعاقب مین ابو المعالی کو مامور کیا۔ سکندر نے کوہ سوالک سے نکلکر کلانور پر قبضہ کرلیا۔ اور مالگذاری وصول کرنے لگا۔

بادشاہ ہمایون نے شہزادہ اکبر کو باتالیقی بیرم خان پنجاب کا حاکم بناکر سکندر کے استیصال پر مامور کیا جب شہزادہ اکبر ہریانہ مین پہونچا تو پیچھے سے خبر آئی کہ بادشاہ

ہمایون نے کتب خانہ کی چھت سے گر کر ربیع الاول ۹۶۳ھ مطابق ۲۴ جون ۱۵۵۶ء کو انتقال کیا۔ بیرم خان نے شہزادہ اکبر کو کلانور مین لاکر تخت نشین کیا۔ بعد تخت نشینی بادشاہ اکبر سکندر کی طرف متوجہ ہوا۔ اور تین مہینے تک سکندر کے استیصال کی کوشش کرتا رہا۔ مگر جب ہیمون نے دہلی پر قبضہ کیا تو بادشاہ اکبر خواجہ خضر خان کو سکندر کی مہم پر مامور کرکے دہلی مین آیا۔ سکندر نے کوہ سوالک سے نکلکر خواجہ خضر خان کو شکست دی۔ بادشاہ اکبر خضر خان کی شکست کا حال سنکر پھر سکندر کے استیصال کو روانہ ہوا جب بادشاہ اکبر کلانور سے آگے بڑہا تو سکندر قلعہ مانکوٹ مین متحصن ہوا۔ بادشاہ اکبر نے قلعہ کا محاصرہ کیا سکندر نے صلح سے قلعہ حوالہ کیا اور خود بنگالہ چلا گیا اور وہان فوت ہوگیا۔

ہیمون اور عدلی کا اکبر بادشاہ اور خضر خان فرزند محمد خان کورید کے ہاتھ سے مارا جانا

اوپر لکھا گیا ہون کہ عدلی محمد خان سور حاکم بنگالہ کا کام تمام کرکے چنار مین اس غرض سے آیا کہ یہان لشکر جرار بہم پہونچا کر بادشاہ ہمایون کو ہندوستان سے نکالدے عدلی فراہمی لشکر مین مصروف تھا کہ بادشاہ ہمایون کے انتقال کی خبر آئی۔ عدلی نے ہیمون ڈہوسر کو پچاس ہزار سوار اور پانسو ہاتھی دے کر آگرہ اور دہلی کی طرف روانہ کیا

ہیمون اگرہ کے قریب آیا تو یہان کا حاکم سکندر خان اوزبک دہلی چلا گیا - اوس کے دیکھا دیکھی قیا خان اٹاوہ سے اور عبداللہ خان اوزبک کالپی سے وحید محمد خان بیانہ سے - دہلی مین تردی بیگ کے پاس چلے گئے -

ہیمون نے اگرہ پر قبضہ کرکے دہلی کا رخ کیا - دہلی کا حاکم تردی بیگ تھا وہ لڑا - اور شکست کھا کر پنجاب کو چلا گیا - ہیمون نے دہلی مین پونچکر اپنے آپ کو راجہ بکرماجیت کے لقب سے ملقب کیا اور پنجاب کو چلا - جب پانی پت مین پونچا - جو ہمیشہ ہندوستان کی قسمت کا فیصلہ کرتا ہے تو بالندہر سے بادشاہ اکبر بھی جو بغرض استیصال سکندر سور گیا تھا پانی پت مین آگیا - اگرچہ اور بادشاہی امیرون کے حوصلہ پست ہوگئے تھے - اور اکبر بھی بوجہ خورد سالی کے ہراسان تھا مگر بیرم خان کا حوصلہ بڑا ہوا تھا آخر ایک جنگ سخت ہوئی - اور اتفاقاً ایک تیر

* پانی پت کے میدان مین پہلی لڑائی کورو پانڈون کی - دوسری شہاب الدین اور پرتھی راج کی - تیسری محمد بابر اور ابراہیم لودی کی - چوتھی بیرم خان اکبر اور ہیمون کی جسکا اس مین ذکر ہے - پانچوین احمد شاہ درانی اور بہاؤ کی - ان لڑائیون کے پتہ اس تاریخ مین ملین گے) سنہ ۱۸۸۵ء مین مصنوعی جنگ گورنمنٹ انگریزی کی افواج مین پانی پت کے میدان مین ہوئی - حملہ آور فوج مین ریاست نابہ کی فوج شامل تھی جسمین میرے بھائی محمد منور علیخان ریاست کی طرف سے پولٹیکل افسر تھے - اور یہ خود دار محمود علیخان لیلٹی ریاست نابہ مین صوبہ دار تھا - اور یہ بھی خصوصیت اس میدان مین ہے کہ فتح حملہ آور کی ہوتی ہے -

جہان نستان ہیمونکی پیشانی پر لگا اور وہ سر نیچا کیا کہ افغان جو اوسکے تحکم سے تنگ آئے ہوئے تھے بھاگ گئے ہیمون گرفتار ہو کر اکبر بادشاہ کے سامنے آیا جسکو بیرم خان سے قتل کر دیا۔

محمد خان سور کا بیٹا خضر خان باپ کا جانشین ہوا اور اپنا خطاب سلطان بہادر رکھکر لشکر جرار کے ساتھ عدلی پر چڑھ آیا۔ عدلی بھی خلاف توقع خوب بہادری سے لڑا اور مارا گیا۔ گور بہ یکشبت تاریخ ہوئی۔

سنہ ۹۶۵ھ

خصائل عدلی

عدلی مین کوئی اخلاقی خصلت نہ تھی۔ مگر فن موسیقی مین کمال رکھتا تھا تانسین استاد مانتا تھا۔ اور باز بہادر حاکم مالوہ عدلی کی شاگردی پر فخر کرتا تھا۔

نفاست پسند بہت تھا۔ اسکے پاخانہ مین سے دو تین سیر کافور جلا کر اوٹھاتے تھے مگر باایںہمہ صوم و صلوٰۃ کا پابند تھا۔ نماز کبھی قضا ہونے نہ دیتا تھا مسکرات سے سخت متنفر تھا۔ افسوس کہ جب مرا تو کفن بھی اوسکو میسر نہوا یہ بھی پتہ نہ لگا کہ جسم کہان گیا۔

عدلی کے مرنے کے بعد اسکا بیٹا شیر شاہ چنار مین تخت نشین ہوا۔ مگر اسکا زمانہ ایسا مختصر تھا کہ مورخون نے اسکا حال بہت کم لکھا ہے۔

ہندوستان مین افغانون کی سلطنت ایک سو چھ برس رہی جسکا آغاز سلطان

بہلول لودی سے ہوا اور انجام عدلی پر ہے

حالات قوم لوحانی - ابن اسمٰعیل نبیرہ لودی

لوحان ابن اسمعیل کی دو زوجہ تھین -

۱ - سماۃ شیری جسکے بطن سے مروت پیدا ہوا جس کی اولاد اوسکے نام پر مروت مشہور ہے -

۲ - توری جس کے بطن سے پانچ فرزند - ہما - میا - تتور - ہود - تیخ پیدا ہوئے جنمین سے دو آخر الذکر لاولد فوت ہو گئے -

لوحانیون کا قدیمی مسکن کٹہ واز تھا - غلزیون کے غلبہ سے کٹہ واز چھوڑ کر چلے آئے اور ٹانک و دردڑی کو ٹہنگیون سے چھین کر اوسکو چار حصون مین تقسیم کیا - ایک حصہ دولت خیل ہما کے نبیرہ کا - ایک حصہ میاخیل کا - ایک حصہ مروت کا - ایک حصہ تتور کا - تتور اپنے حصہ پر قابض ہو کر کاشتکاری کرنے لگا - خانی ٹانک کی قوم کی ہما کے نبیرہ دولت خیل کی شاخ گنی خیل مین رہی -

کچھ عرصہ کے بعد مروت دولت خیلون وغیرہ سے لڑ کر ٹانک پر قابض ہوئی اور پھر بیدخل ہو کر شمالی تھل پر قابض ہو گئی جسکو اب علاقہ مروت کہتے ہین

جو ضلع بنون میں ہے -

کچھ عرصے کے بعد دولت خیلون نے میا خیلون کا حصہ ضبط کر لیا - اور وہ ڈیرا اسمٰعیل خان میں پرشنر وانیون کو بید خل کر کے قابض ہو گئے -

دولت خیل بقایمی حصہ تنور کے کل ٹانک کے مالک ہو گئے - دولت خیلون کا خان شہ نواز خان تھا جسکو بصلہ خدمات غدر ۱۸۵۷ء گورنمنٹ نے خطاب نوابی معہ خلعت فاخرہ عطا کیا -

نیازی - ابن لودی

نیازی دوسرا فرزند لودی کا ہے اسکی اولاد نیازی کے نام سے مشہور ہے - قدیمی وطن انکا شلگر نواح غزنی ہے وہان سے نیازی سلطان بہلول لودی کے زمانہ میں ہندوستان میں چلے آئے شیر شاہ کے عہد میں نیازی بڑے بڑے عہدون پر قایم تھے ہیبت خان نیازی جس کا حال سلیم شاہ فرزند شیر شاہ کے حالات میں مفصل درج ہے وہ حاکم پنجاب تھا - اور مخاطب بخطاب اعظم ہمایون تھا - جو بوجہ بغاوت کے سلیم شاہ کے ہاتھون تباہ و برباد ہوا جس کا مفصل حال سوریون کی سلطنت میں ملیگا - نیازی کی مشہور شاخیں عیسی خیل - موشانی

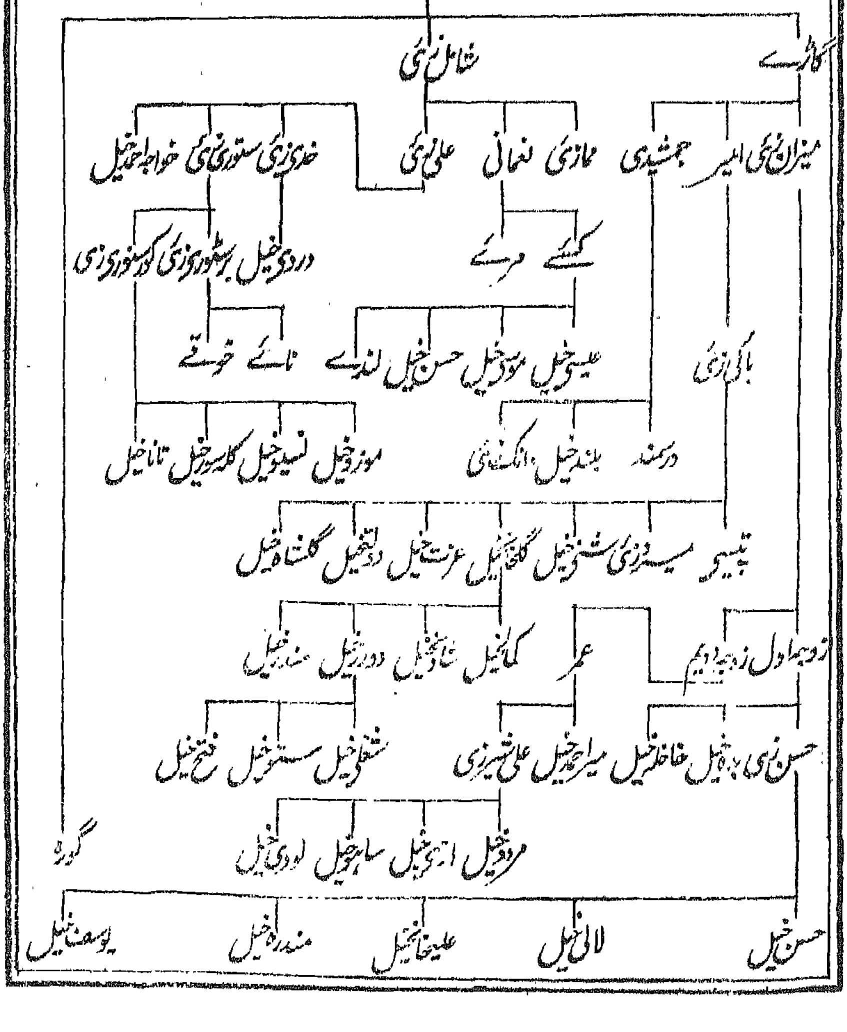
سرہنگ میں جو پرگنہ عیسے خیل ضلع بنوں میں آباد ہیں۔

حالات قوم دوتانی ابن لودی

اس قوم کی تعداد کم ہے علاقہ واڑہ میں آباد ہے۔

سلسلہ نسب و حالات قوم بنگش

اسمٰعیل معروف بنگش



حالات

بنگش اپنے آپکو اولاد عبداللہ ابن خالد بن ولید بتا کر اپنا سلسلہ قریش[1] سے ملاتے ہین چونکہ قیس عبدالرشید کا نکاح سارہ بنت خالد بن ولید سے ہوا تھا اس رشتہ سے بنگش افغانون کے ماموں زاد بھائی ہوئے اسمٰعیل عرف بنگش عبداللہ ابن خالد بن ولید سے نوین پشت مین تھا اوسکے بیٹون مین اپسمین سخت خون ریزی ہوئی اسلئے انکو بن گش (جڑ کاٹنے والے) کہنے لگے آخر تمام قوم اس تسمیہ سے موسوم ہوئی لفظ بنگش بگڑ کر بنگش ہوگیا -

بنگش اپنے قدیمی وطن گردیز علاقہ زرمت کو اپنی کثرت تعداد اور غلزیون کے غلبہ سے چھوڑکر میرانزہ اور شلوزان مین آبسے اور پھر باامداد قوم خٹک کوہاٹ اورکزیون سے چھین لیا بنگش میران زری کی اولاد ہنگو کے باشندہ اوپر زاے اور کوہاٹ کے نیچے والے مشہور ہین - اوپر والے بنگشون مین سے غضنفر جنگ نواب محمد خان رئیس فرخ آباد تھے ابتدا مین فوج شاہ دہلی مین ایک چھوٹے عہدہ پر مامور تھے مگر بعد فرخ سیر بمقابلہ عظیم الشان بصلہ حسن تدبیر و شجاعت منصب ہزاری پایا اور رفتہ رفتہ منصب ہفت ہزاری سے ممتاز ہوئے اور اپنے لواحقون کو بھی مناصب جلیلہ سے سربلند

(۱) تاریخ گل رحمت مین بنگشون کے نسب کی نسبت یہ فقرہ درج ہے -

بنگش قبیلہ ایست از کررانی و کررانی منشعب شدہ اند از افغانان سڑبنی -

کرایا جس سے مجموعی تعداد مناصب کی باون ہزاری ہوگئی اسیواسطے نواب محمد خان
باون ہزاری مشہور تھے۔ نادر شاہ ہندوستان سے واپس جاتے ہوئے افغانان
یوسف زئی کو گرفتار کرکے لے گیا تھا انہون نے تین لاکھ روپیہ بھیجکر افغانون کو رہا کرادیا
انکے بعد انکے فرزند قایم الدولہ قایم جنگ نواب قایم خان پیشگاہ محمد شاہ بادشاہ دہلی
منصب پدری پر فایز ہوئے مگر نواب صفدر جنگ منصور علیخان کے جتھہ* مین آکر بطمع
ملک کٹھیر (روہیلکھنڈ) جان سے گئے۔ بعد قتل نواب قایم خان نواب صفدر جنگ نے فرخ آباد
پر قبضہ کرکے اپنے نایب نول راے کے سپرد کیا۔ والدہ نواب قایم خان نے اپنے دوسرے فرزند
نواب احمد خان کو جو بھائی سے ناراض ہوکر دہلی چلے گئے تھے بلایا اونہون نے
آتے ہی بامداد روسا مئو وغیرہ نول راے کو قتل کردیا اور جب نواب صفدر جنگ
لڑنے آئے تو اونکو بھی شکست فاش دی اور قلعہ الہ آباد کا جاکر محاصرہ کیا اور اونکے
فرزند محمود خان نے لکھنؤ کو جا لوٹا نواب صفدر جنگ اپنی حمایت پر مرہٹون کو ۲۵ ہزار روپیہ
یومیہ اور راجہ سورج مل والی بھرت پور کو ۲۵ ہزار روپیہ یومیہ دینا کرکے فرخ آباد پر چڑہا لائے
اور شکست کے انتقام مین حکم بھیجکر اسیران قلعہ الہ آباد کو بے گناہ قتل کرادیا۔ احمد خان
نواب صفدر جنگ کی یورش کا حال سنکر تسخیر قلعہ الہ آباد کو ملتوی چھوڑ کر فرخ آباد مین آئے

* اس واقعہ کا مفصل حال تاریخ روسا رام پور مین ملاحظہ کیجیے۔

سخت جنگ کے بعد مرہٹون نے دونو فریقون سے کروڑون روپیہ لیکر صلح کرادی۔
نواب احمدخان کے بعد عرصہ دراز تک ریاست فرخ آباد انکے خاندان مین رہی غدر
سنہ ۱۸۵۷ء مین سرکار انگریزی نے
نواب تفضل حسین خان سے ناراض ہوکر ریاست فرخ آباد ضبط کرلی نواب
تفضل حسین خان مکہ شریف مین جاکر فوت ہوگئے۔
ضلع کوہاٹ مین نواب زادہ رستم خان فرزند نواب بہادر شیرخان وسید لخان وتاج محمد
خان فرزند عطا محمد خان۔ الہ یار خان فرزند غلام حیدر خان ہنگو عثمانخان خان بہادر
ولد خان بہادر محمد امین خان ورستمند بنگشون مین سربرآوردہ اور معزز اشخاص ہین۔

صحت نامہ حصہ سویم حیات لودہی معروف بہ شوکت افغانی

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۹	۱	ہندواون کو	ہنداون کو	۹۶	۶	خنجر مقتول	خنجر مصقول
″	۵	(جواز غلزات مین ہے)	(جواز غنداب مین ہے)	۹۷	۱۵	جامع مسجدین	جامع مسجد دہلی مین
۱۰	۳	انڈرسکے	انڈر	۱۰۷	۵	سعید ہاکرادن گا	سعید ہاکردون گا
۱۹	۱۰	اداسے نہنیت	اداسے تہنیت	۱۱۱	۸	شیخ شرف انیری	شیخ شرف منیری
۲۱	۴	شور ایک	شورابک	″	″	دانیان	دانیال
۲۳	۴	بازی غیر اور سواغر	باری غر اور سورغر	۱۱۴	۳	توحانی	نوحانی
″	۷	سردار تلخی	سردارلخی	۱۱۹	۹	اوسیر دستگیر	اسیر دستگیر
۲۷	۶	ژرمست	زرمست	۱۲۷	۱	کرسلطان	کہ سلطانی
۳۷	۴ حاشیہ	سال انتقال مین ہے	سال انتقال چاہیے	″	۲	کھڑا ہوا ـ لڑائی	کھڑا ہوا لڑائی
۳۸	۱۱	جس مین	زائد ہے	۱۲۸	۱	جیندری	جیندیری
۴۰	۱۱	انبالہ چلے	انبالہ چلنے	۱۲۹	۳	کوہوی	کوہوگئی
۶۰	۱	مسروت	مروت	۱۳۲	۱	زآستان گگدر	زر استان گگذر
″	۳	ڈگر خیل	ڈکٹر خیل	۱۳۶	۱۰	تو مختوق	تو مستحقون
″	۴	بارکخیل	بازکخیل	۱۳۹	۴	جس مین فرق نہ آتا	زائد ہے
″	۱۰	انیائی	اسپاہی	۱۴۱	۵	جبکہ تیون کی نوبت ائی	جب شوہردن کی نوبت آئی
۶۱	۳	تمہیے زئی	سمجھتے زئی			تواونون سے	تواونین سے کاتیون نے
۶۳	۸	ہاتہہ بھی	ہاتھ سے چلے	۱۷۲	۳	لارڈ بیک	لارڈ لیک
۶۶	۵	دیبال پور	دیبالپور	۱۷۳	۴	مگر یہ بحبٹ	مگر یہ بچت
۸۴	۳	قرابت بھی	قرابت ہی	۱۷۵	۳	گورنمنٹ انگریزی	زائد ہے

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۱۷۸	۱	آی-اسے	آئی-اِی
"	۱۵	بساور	بہادر
۱۹۱	۲	دلوادون گا	دلوادونگا اسکے بعد
"	۱۵	سنگلی خان	منگلی خان
۱۹۴	۴	جلدایر	جلایر
۱۹۵	۵	بیسوکاری	بیسوکائی
"	۸	ا یلغور	ایلغور
۱۹۸	۱۱	یادگارمرنا	یادگار مرزا
۱۹۹	۹	ابدوبگزید	ابدبگزید
۲۰۰	۲	محمودسنے	محمد نے
۲۰۵	۱۵	جنید برلاس کے	جنید برلاس کے پاس
۲۰۶	۷	اور زرا	اور وزرا
۲۰۷	۱۲	باپپ	باپ
۲۱۷	۵	بندوبیگ	مندوبیگ
۲۲۱	۵	خانخان	خانخانان
۲۲۳	۱۵	اہل وعیال	اہل وعیال کو
۲۴۹	۱۵	خیل وخداع	خیل وخدع
۲۵۰	۲	کشادیازاری	کسادبازاری
"	۴	ملک دادای	ملک دادالہی
۲۶۶	۳	گنگور	گھگور
"	۹	معی کمال	ملی کمال

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۲۶۹	۲	ستورس	سستواس
"	۱۴	سسندلور	سنتواس
۲۷۰	۲	نیازیون کو	سوریون کو
"	۳	شجاعت خان نیازی	شجاعت خان سوری
۲۷۱	۵	بحال رکھے رہنے دیکے	بحال رہنے دے
۲۷۲	۲	سلمان کے	مسلمانون کے
۲۷۴	۱	اتنادلی	رتنادلی
۲۷۶	۱۵	یکشت ارزان	یکشت انزن
۲۸۲	۱۴	رہتاس خود	رہتاس خورد
۲۹۶	۶	مقام کو اڑہ	مقام کوڑہ
۳۰۲	۱۰	گمگردن کو	گھگرون کو
۳۰۶	۶	جب سلیم بن سے کا ماچھیواڑہ مین	جب سلیم شاہ بن سے چلکر ماچھیواڑہ مین -
۳۱۱	۵	ہرحصہ مین	ہرحصہ ملک مین
"	۱۴	اپنی بیولی	اپنی بیوی
۳۲۰	۵	تو ادسی وقت	تو اسی وقت
"	۱۲	ہوڈل بلول	ہوڈل-پلول
"	۱۵	کوریہ بکشت	گوریہ یکشت